

کیسے ہو گئی محبت



عالمی
مہمان



ناول: "کیسے ہو گئی محبت"

مصنفہ: "ماہا علی"

(مکمل ناول)

وہ کب سے سونے کی کوشش کر رہی تھی

پر پریشانی کی وجہ سے نیند اسکی آنکھوں سے بہت دور تھی

پریشانی تھی بھی تو اس

وہ ایک اسکول میں پڑھتی تھی

جہاں پر غریب اور یتیم بچوں کو فری تعلیم دی جاتی تھی ایک ٹرسٹ کا اسکول تھا

جس کو میر اللہ و دین نے بنوایا تھا اور اسکے سارے اخراجات وہی اٹھاتے تھے

انہوں نے اسکول کو بہت شاندار بنوایا تھا ایک پرفیکٹ اسکول تھا ہر طرف
پینٹینگ کی ہوئی تھی گارڈن میں بہت ہی خوبصورت پودے پھول درخت تھے ہر
جگہ کو دیکورائڈ کیا ہوا تھا

میر اللہ دین صاحب کی ڈیوٹی ہونے کے بعد اسکول کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا
پڑا کیوں کہ میر اللہ دین صاحب کی موت کے بعد ان کے بیٹوں نے اسکول
کو چلانے سے صاف انکار کر دیا

اور جیسے تیسے کر کے اسکول کی پرنسپل میڈم نے کچھ عرصے کے لیے اک
انسٹیوٹ ڈھونڈا جو کچھ وقت کے لیے اسکول کے اخراجات اور ضروریات کے
کام میں مدد کر دے جب تک اسکول کو کوئی اچھا اور پرمیننٹ سپورٹ کرنے
والا نال جائے اور بہت کوششوں کے بعد اب جا کے ایک ٹیم ملی تھی جو ٹرسٹ
کو چلنے کا ذمہ لے رہی تھی پر انکی شرط تھی کہ پہلے وہ کچھ ٹائم کے لیے اوبسرو
کرے گے کہ یہ اسکول واقعی میں ضروریات نہیں اٹھا سکتا اور اسکو ہیلپ کی
ضرورت ہے

اس لیے وہ پہلے او بسرو کرے گے بعد میں یہ فیصلہ کرے گے کہ وہ اس تروستی
اسکول کی ذمہ داری اوٹھے گے یا نہیں

وہ ٹیم اسکول کے * غریب اور یتیم بچوں * کی تعلیم کے لیے کم کرے گی
انکی سڑی روایات پوری کرے گی جو جو چیز ان کو ڈر کر ہو گئی وہ موہیا کرے گی
جیسے میر اللہ و دین صاحب کرتے تھے

ان کے اسکول کی پرنسپل میڈم سائقہ سخت عورت تھی
اور ہر چھوٹی چھوٹی بات پر دانٹ دیتی تھی اور پریشا تو انکا شکار تھی
کیوں کے پریشا ہمیشہ کچھ نا کچھ ایسا کام کر دیتی تھی کہ ان کو غصہ آ جاتا تھا
کبھی لیٹ آنا

کبھی فائل وقت پے نا پونچھنا
تو کبھی بچوں کے ساتھ مل کر شرارتیں کرنا

بچوں کے ساتھ مل کر وہ بالکل نیکی بن جاتی تھی اور ایسے ہی چھوٹی چھوٹی اور
غلطیاں بھی پریشا سے اکثر ہو جاتی تھیں

پر میڈم سائقہ کو پریشا بہت اچھی لگتی تھی کیوں کہ وہ اک بہت ہوشیار تھی اور
بیسٹ ٹیچر تھی اور وہ اسکے بابا کی کلاس فیلو بھی تھی اسی وجہ سے پریشا کو بچپن
سے ہی جانتی تھی

اسکی غلطیوں کو سودار نے کے لیے وہ اسکی دانٹ ڈاٹ کر دیا کرتی تھی

اور اسکو دھمکی دیتی تھی کہ اسکول سے نکال دیا جائے گا تمہیں اور کبھی کا بار
اسکو پیار سے بھی بتاتی تھی کہ نیو ٹیم میری جیسی ناہوگی کے تمہاری غلطیوں کو
انگور کرے

یہی بات تھی جو پریشا کو اداس کر رہی تھی کہ یہ نیو ٹیم سٹریک ناہو

اگر ایسا ہوا تو اسکی شامت آنی تھی

اور نیو ٹیم نے اسکو اسکول سے باہر پھینک دینا تھا

اور وہ اب ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی کہ اسکی سیلری کم ہو یا وہ نوکری سے ہی ہاتھ گوا بیٹھے کیوں کہ یہ جاب اس کے لیے بہت ضروری تھی گھر میں بیٹھی بیٹھی وہ بور ہو جاتی تھی

اگر یہ جاب چلی گئی تو اسکے بابا اسکو دور کسی اسکول میں جاب کرنے کی پرمیشن نہیں دیں گے

اور اگر سیلری کم ہو گئی تو کیا فائدہ پورا ماہینہ محنت کر کے بھی کچھ ہاتھ میں نا آئے

اس وجہ سے آج ساری رات اسکو نیند نہیں آئی تھی یہی سوچ سوچ کے

اور آلارم کے بجنے سے پہلے ہی وہ بیڈ سے اٹھ پر ہی

جب سے وہ یونیورسٹی سے آئی تھی صبح سویرے اٹھنا اسکی عادت ہو گئی تھی حسب

معمول وہ فجر کی نماز کے لیے وضو کر کے نماز کو کھڑی ہو گئی اور اللہ سے دعا

کرنے لگی کہ یا اللہ سب بہتر کرنا پھر قرآن پاک کی تلاوت کر کے سارے گھر

کا کام نبٹانے میں لگ گئی

ناشتہ بنانے کے لیے کچن میں گئی تاکہ جلدی جلدی کھانا بنائے وہ اسکول کے لیے
ٹائم پر نکلے کھانا بنانے کے بعد اپنے بابا کے روم میں انکا ناشتہ لیکر گئی وہی پر اس
نے ایک دو نوالے کھالیا اور جلدی سے تیار ہونے اپنے روم میں چلی گئی
وہ کبرڈ کی طرف بڑھی اور اک پر نٹڈ شرٹ ساتھ ہی ہم رنگ دوپٹہ اور پجامہ
نکالا

جلدی سے واش روم میں گھس گئی

جیسے ہی وہ واش روم سے نکلی وال کلاک پر نظر پڑھی جلدی جلدی میں بالوں کا
جوڑا بنا کے ہیر کلپ اس میں ڈالی

ستر پے سہی سے دوپٹہ سیٹ کیا اور اک لمبی چوڑی شال اپنے اوپر اوڑلی
پرس اٹھا کے اپنے بابا کے روم میں گئی ان کو اللہ حافظ کہنے کے لیے

پھر جلدی سے باہر کی طرف بھاگنے لگی

کیوں کے جلدی سے بس اسٹاپ پر اسکو پوچھنا تھا ورنہ بس چلی جاتی

اور ہر روز کی طرح وہ آج پھر بس مس کر چکی تھی
جس کی وجہ سے اس کو اسکول تک پیدل جانا پڑھا کیوں کے کوئی رکشہ بھی نظر
نہیں آ رہا تھا اور اسکو بہت لیٹ ہو رہی تھی
جیسے ہی وہ اسکول پونجی سانسے پھول رہی تھیں
تیز سپیڈ سے چلی تھی جیسے اسکے پیچھے کتے پڑھ گئے ہوں
چوکیدار کو سلام کر کے وہ اندر داخل ہوئی

اور دبے دبے قدموں کے ساتھ اسٹاف روم میں جانے لگی تاکہ کوئی ٹیچر اس کو
دیکھ نالے اور پھر سے اسکو میڈم سے لیکچر سنا پڑھ جائے
صبح صبح اسکو لمبا سا لیکچر نہیں سنا تھا

پر جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

پیچھے سے صبا کی زوردار چیخ آئے ہائے پریشا!
آج پھر لیٹ آئی ہو میڈم کو پتہ چلا تو تمہاری خیر نہیں

صبا کے چہرے پر شیطانی بھری مسکراہٹ تھی اور اس نے سر پکڑ لیا اور دل ہی
دل میں کہنے لگی کس شیطان سے ٹکرائی

پھر اس نے شکل بنا کر صبا کو دیکھا جو شیطانی مسکراہٹ سے اسکو دیکھ رہی تھی
پریشانے کہا کہ اگر تم نے یہ کیا تو میں میڈم کو بتا دوں گی تم نے اس دن علی
محسن کو منہ پر تھپڑ مارا تھا

وہ بے چارہ بچہ رورہا تھا تمہیں تو پتہ ہے پر نسل کو یہ بالکل پسند نہیں کے بچوں پر

ہاتھ اٹھایا جائے

اور تم نے تو اس کے منہ پر مار دیا

پھر دیکھنا تمہاری کیسی شامت آتی ہے

صبا کے تو جیسے ہوش ہی اڑ گئے وہ ہکا بکارہ گئی کے اسکو کس نے بتایا

اور وہ اٹے منہ چلی گی

پاریشانے سکھ کا سانس لیا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

شکر کرنے لگی کے یا اللہ تو نے بچا لیا ورنہ اس ناگن سے میں کیسے بچتی

* ناگن کہی کی کوئی موقع نہی چوڑتی مجھے مروانے کا * اس نے منہ بنا کر آہستہ

سے کہا

وہ جیسے ہی اسٹاف روم میں گھسی کچھ ٹیچرز ہی بیٹھی ہوئی تھی باقی سب کلاس لینے
گئی ہوئی تھیں

پریشانے سب کو سلام کیا اور جلدی سے بڑی چادر اتاری اور دوپٹے کو سیٹ کیا

اب اسکی نظر اسٹاف روم کے ارد گرد گھوم رہی تھی وہ اپنی فرینڈ شفاء کو

ڈھونڈنے لگی جب وہ نظر نا آئی تو سمجھ گئی کے وہ کلاس لینے گئی ہوگی

اس نے بھی اپنی چیئر پر چادر رکھی اور بیٹھ گئی

نوج رہے تھے آج اسکی کلاس نوبے اسٹارٹ ہونی تھی اس لیے وہ ٹائم دیکھتے ہی

اٹھ پڑی اور کلاس کی جانب رخ کر لیا

جیسے ہی وہ کلاس روم میں اینٹر ہوئی پوری کلاس نے گرم جوشی سے ہر روز کی طرح استقبال کیا

گڈ مارنگ میم

ہائو اریو میم؟

اس نے بھی سب کو گڈ مارنگ کہا اور فائن کہہ کر سب بچوں کو سیٹ ڈاؤن کہا
سب بچے اپنی چیئرس پر بیٹھ گئے اور سب بچوں نے

تھنک یو میم بولا

وہ بھی اپنی چیئر پر بیٹھ گئی

دو گھنٹے کی کلاس لیکر جب وہ باہر نکلی تو اچانک اس کو یاد آیا کہ آج ٹیم آئے گی
یا نہیں

11:30 پر بریک ہوگی شاید وہ لوگ (ٹیم) بریک کے بعد آئے

میں شفاء سے معلوم کرتی ہوں پکا وہ اسٹاف روم میں ہوگی

وہ جیسے ہے اسٹاف روم میں داخل ہوئی کچھ کچھ ٹیچرز بیٹھیں تھیں
ساتھ ہی اسکی فرینڈ شفاء بھی بیٹھی ہوئی تھی جس نے جلدی سے پریشا کو ہاتھ سے
اشارہ کر کے اپنے پاس والی چیئر پر بیٹھنے کا کہا

پریشا نے بھی دیر ناکی اور جلدی سے جا کے بیٹھ گئی اور پھر شفاء نے خاصی اسکی
دانٹ لگائی کے اتنا لیٹ کرتی ہو

عزت پیاری نہیں ہے کیا تمہیں

روزانہ سٹ کروانے کے موقع ڈھونڈتی ہو

تب ہی پاریشا نے معصوم شکل بنا کے جو ب میں کہا میں کیا کروں کام کرتے
کرتے لیٹ ہو جاتی ہوں

اور بس بھی نکل جاتی ہے اوپر سے پیدل آنا پڑھتا ہے میں بیچاری ننھی سی جان
کیا کیا کروں

شفاء نے کہا اچھا اچھا بس سن لیا ڈرامہ کو نین کہی کی

پاریشا نے اسکو بازو پر تھپڑ مارے

اور دونوں ہسنے لگیں

تب ہی پاریشا نے پوچھا کہ آج وہ ٹیم والے آرہے ہیں کے نہیں

شفاء نے اسکو بتایا کہ وہ آج نہیں آرہے ہیں کیوں کے ان کے باس کا بہت بڑا

بزنس ہے کوچ بزنس کی ڈیلینگس کی وجہ سے مصروفیت ہیں ان کی

اسی وجہ سے وہ سب یہاں آرام سے آئے گے تاکہ وہ یہاں کا سارا کام چیک کر

سکیں

سنا ہے بہت امیر لوگ ہیں پاریشا نے صرف ہممم کہہ کر چہرہ بگھڑا

ابھی بریک ٹائم ہونے لگا تھا وہ اور شفاء دونوں چائے کی چکیاں لے رہی تھیں اور

ساتھ ساتھ لنچ کرنے لگی تھیں

پاریشا تو لنچ نہی لیکر آتی تھی پر شفاء ہمیشہ اپنا اور اسکا لنچ لیکر آتی تھی

پاریشا اسکو منع کرتی تھی پروہ نہی مانتی تھی

دونوں لہجہ کرنے لگیں اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگیں ٹائم نکل گیا اور بریک
ٹائم پورا ہو گیا

دونوں اپنی اپنی کلاس لینے چلی گئیں

ایک بجے پریشا اپنی کلاس لیکر آ جاتی اور ساتھ ساتھ شفاء بھی آ جاتی آج دونوں
جلدی فارغ ہو گئیں تھیں

پھر چھٹی ہو گئی دونوں واپسی پے گھر اک ہی بس میں نکلتی تھیں

بس میں سے پہلے شفاء کا گھر آتا تھا وہ پہلے اتر جاتی تھی پھر پریشا جاتی تھی

پریشا گھر آتے ہی اپنے روم میں چلی گئی اور

فریش ہو کر اپنے بابا کے روم میں چلی گئی

انکا حل احوال لیا اور ان کو میڈیسن وغیرہ دیں

~~~~~

پریشا کی ماں بابا کی پسند کی شادی تھی اور ماں پٹھان تھی



کسی شادی پر اسکے بابا کو پسند آئی تھی خاندان میں کوئی رازی نا تھا کیوں کے پریشا  
کی ماں یتیم تھی اپنے چچا کے یہاں رہتی تھی پر پھر پریشا کی دادی شادی کے لیے  
رازی ہو گئی اپنے بیٹے کی خوش کے لیے

پریشا کی ماں پریشا کو جنم دے کر اس دُنیا سے چلی گئیں پریشا چھوٹی سی جان کا  
کوئی نا تھا جو اس کا ماں جیسا خیال رکھے اسکے بابا اسکی دیکھ بھال کرتے تھے پر ان کو  
بھی کام پر جانا ہوتا تھا دادی بھوڑی تھیں تھوڑا بہت کر لیتی تھیں اور ایک چچی  
تھی پر وہ دیکھتی تک نا تھی

تبھی اسکی دادی نے پریشا کے بابا کی شادی اپنی بھانجی سے کروانے کا سوچا اور  
اسکے بابا سے بات کی پر پریشا کے بابا نے منع کر دیا

دادی نے ان کو سمجایا کے پری ابھی بہت چھوٹی ہے اسکی دیکھ بھال کون کرے گا  
اسکو ابھی سے ماں مل جائے گی

اور ماں کا پیار ملے گا بس پھر اسکے بابا رازی ہو گے

شادی سادگی سے کر دی



دوسری ماں کے آنے کے بعد بھی پریشا کو دادی نے پالا اسکی سوتیلی ماں اسکو  
دیکھتی تک نا تھی

وہ دادی کے ساتھ بہت خوش رہتی تھی انکا خیال رکھتی تھی ان کو تنگ بھی کرتی  
تھی کیوں کے شرارت کے جراثیم اسکے اندر جو تھے تبھی اسکی دادی اسکو  
شیطانوں کی نانی کہتی تھیں

وقت کے ساتھ اسکے چچا کی فیملی بھی الگ ہو گئی اسکے بابا گورنمنٹ ایڈوکیٹ تھے  
اچھی خاصی انکی سیلری تھی ساتھ ساتھ چھوٹی سی سائڈ بزنس بھی کرتے تھے اور  
ان کے کچھ شوپس رینٹ پر دے ہوئے تھے وہاں سے بھی کرایہ آتا تھا  
کسی چیز کی کمی نا تھی ان کو ہر سکھ تھا گھر میں بہت اچھا تھا اسکے بابا کو گھر بنانے  
کا بہت شوک تھا وہ اپنے گھر کو ہمیشہ سیٹ رکھتے تھے

ہر چیز تھی ان کے گھر میں ہر آرائش تھی  
وہ اپنے بابا کی بہت لاڈلی تھی

وہ ہر چیز اسکو لا کر دیتے تھے تاکہ اسکو کبھی اپنی ماں کی کمی محسوس نا ہو



پر جب وہ سات سال کی ہوئی تو دادی بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں

~~~~~

پریشا بہت ہی ہوشیار اور ذہین بچی تھی پر شرارتی بھی بہت تھی

شروع سے ہی اسکو پڑھنے لکھنے کا بڑا شوق تھا

ساتھ ساتھ شرارتیں کرنا بھی نا بھولتی تھی پڑوس میں کوئی ایسا نا تھا جو اسکی

بدماشوں سے تنگ نا ہو

پڑھائی وہ جی جان سے کرتی تھی اور ہر بار اچھے نمبرز سے پوزیشن لیتی اور اچھے
مارکس لینے پر بابا اسکو بہت پیار کرتے تھے اسکی تعریفیں کرتے تھے اسی وجہ سے
اسکے سوتیلے بھائی بہن اور ماں غصے سے آگ بھگولا ہوتے تھے انکی نفرت میں

دو گنا اضافہ ہو جاتا تھا

خیر سے پاریشا نے میٹرک مکمل کر لیا تھا اور اب میٹرک کے رزلٹ کا ویٹ کر
رہی تھی

اسی دوران اسکے بابا نے اس سے پوچھا کہ آگے کا کیا ارادہ ہے میں سوچ رہا ہوں تم میں بی بی ایس کرو تب ہی اس نے بابا سے کہا کہ بابا مجھے سائنس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں ایم بی اے کرنا چاہتی ہوں تو اسکے بابا نے کہا کہ ٹھیک ہے تم پہلا ایئر انٹر میٹھس میں کر لو تو اس نے بھی یہی کیا

اسکے بھائی بہن اُس سے بہت جلتے تھے ہر کوشش کرتے تھے کہ وہ نا پڑھ سکے اور اسکی ماں اسکو ہر وقت کام پر لگا دیتی تھی

جب جب اسکے بابا گھر پر نا ہوتے تھے وہ اسکو بہت اذیت دیتی تھی کبھی کا بار تو مار بھی دیتی تھی اسکے بھائی بہن اسکو کھیل کھیل میں بہت مار دیتے تھے اور وہ بھی کچھ کم نا تھی اپنا بدلہ پورا کر دیتی تھی اپنے بابا سے شکایت نا کرتی تھی پر کوئی ایسا طریقہ کار نکال لیتی تھی کہ ان کو سبق مل جاتا تھا

کبھی اپنے بابا کے سامنے جان بوجھ کر شیشے کا گگ توڑ دیتی اور اسکے بابا اسکی سوتیلی ماں کو کہتے کہ اسکو صاف کر دو

اور وہ صاف کر دیتی تھی کیوں کے وہ اپنے شوہر کے سامنے پاریشا کو کچھ نا کہتی
تھی

اور ایسے ہی کہی شرارتیں وہ کرتی تھی

انٹر کے ایگزام دینے کے بعد اس نے بابا سے فرمائش کی کے وہ آگے بھی پڑھنا
چاہتی ہے تو اسکے بابا نے اسکو کہا کے وہ میتھس میں بیچلر کرے

اسکی دل کی خواہش پوری ہو گئی بابا مان گئے تھے

آخر وہ میتھس میں بہت اسٹرونک تھی اس نے جی جان لگا کے ٹیسٹ کی تیاری کی
اور بیچلرز کرنے کے لیے ٹیسٹ کلیئر کیا اور اچھے نمبرز حاصل کر کے اسکو اسلام
آباد کی بیسٹ یونیورسٹی میں ایڈمیشن مل گیا

وہ بہت خوش تھی

تب ہی بابا نے اسکو بہت شاپنگ کروادی کیوں کے دو یا تین مہینوں کے بعد اسکو
یونیورسٹی کو جوائن کرنا تھا

اور وہ وہاں ہاسٹل میں رہے گی

دیکھتے ہی دیکھتے اسکے یونیورسٹی جانے کا ٹائم قریب آ گیا۔۔۔۔۔

بابا سے مل کر وہ ابھی اپنے روم میں آئی

اور بیڈ پر گر گئے اسکے بابا کی پینشن آتی تھی کیوں کے اب وہ بیمار رہنے لگے
تھے اسی لیے انھوں نے ریٹائرمنٹ لے لی تھی ان کے دوکان بھی تھے وہاں سے
بھی کرایہ اچھا خاصا آ جاتا تھا وہ سب پیسے اسکی ماں لیتی تھے اور ہر تیسری دن وہ
اور اسکی بیٹی شاپنگ کرنے جاتی کبھی اون لائن آرڈر، کر کے مانگواتی۔۔ پریشا کو
اک پیسہ نہی دیتی تھی پر ہر بار یہی جاتاتی تھی کے ہم تمہارے خارچے پورے
کر رہے ہے مہنگے مہنگے موبائل اسکے دونوں سوتیلی بھائی بہن کے پاس تھے۔۔

پر پھر بھی وہ اسکے سامنے ہر وقت روتی تھی پیسے نہیں کیسے ہو گا تا کہ پریشا پیسے نا مانگ لے۔۔ پریشا کو بھی جاب کرنے کی ضرورت نا تھے پر وہ گھر میں بور ہوتی تھی تو اسکے بابا نے اسکو کہا کہ اسکول میں جاب کر لو۔۔ اسکی سوتیلی بہن اور ماں صرف پلنگ توڑتی رہتی تھے۔۔ پر پریشا کے بابا کچھ نا کہتے تھے جب بی وہ اکیلے سارے گھر کام کرتی تھی یا پھر اس کے ساتھ وہ اچھا سلوک نا کرتی تھے کیوں کہ وہ بیمار رہنے لگے تھے اور ان کو اپنی زندگی پر بھروسہ نا تھا اس لیے وہ نہیں چاہتے تھے اسکی ماں اور بہن بھائی اس سے لڑے اور ان کے مرنے کے بعد پریشا کے رکھوالے وہی تو تھے۔۔

پریشا بیڈ پر لایٹے ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئے شام کو وہ اٹھی وضو کیا اور نماز پڑھنے لگی نماز پڑھ کے کچن میں گئے لنچ کرنے لگی کیوں کہ اس نے نہی کیا تھا۔ وہ روز شفاء کے ساتھ 11:15 بجے لنچ کرتی تھی اسکول میں اسی وجہ سے اسکو

گھر آ کر بھوک نا لگتی تھے گھر آ کر بابا کا حل احوال لینے کے بعد بابا اسکو آرام کرنے کے لیے بھیج دیتے تھے۔۔ اس وجہ وہ پھر شام کو لنچ کر لیتی تھی۔۔ لنچ کرنے کے بعد وہ اپنے بابا کے روم میں گئے ان سے بتائے کرنے لگی اور ان کو

بتانے لگی کے اسکول میں کیا کیا ہوا۔ وہ ان کو اسکول اور اسٹوڈنٹ کی بتائے
بتاتی تھی تو وہ خوب ہستے تھے پریشا کی بتائے اور حرکتیں ان کو بہت اچھی لگتی
تھی وہ اسکو دیکھ کر خوش ہوتے تھے دیکھتے ہے دیکھتے 8 بج گئے وہ کچن میں گئی
اور کھانا بنانے لگ گئے جلدی سے 3، 4 ڈشز بنائی اور اپنے روم میں جانے لگی
تبھی اسکی بہن نے پیچھے سے اسکو آواز دی... آئے رک وہ پیچھے موڑی تو اسکی
بہن کھڑی تھی ہما جو اس س اک سال چھوٹی تھی.. پریشا نے اس سے پوچھا
کوئی کام تھا تب ہی اس نے کہا کہ یہ ڈریس تم رکھ لو مجھے بہت ٹائیٹ ہو رہا ہے
تو پریشا سوچ میں پڑ گئی کہ اتنا نیا ڈریس مجھے کیسے دے رہی ہے۔۔۔ خیر مجھے
کیا۔۔۔ تب ہی پریشا نے کہا ہاں دو مجھے میں پہن لوں گی.. جب سے اسکے بابا کی
طبیعت خراب ہوئی تھی پریشا کے بابا کہی آتے جاتے نا تھے۔ انکا گھر سے نکلنا
بالکل نہیں ہوتا تھا.. اسی وجہ سے پریشا کو کپڑے اسکی بہن دے دیتی تھی جو
ان کو پسند نہ آتا تھا پھر اسکی ماں اسکے بابا کو جانتی تھے کہ دیکھو تمہاری بیٹی کا
کتنا خیال رکھتی ہوں۔۔۔۔ پریشا روم میں گئی اور دیکھنے لگی سوٹ بالکل نیا تھا فل
وائٹ کلر کا تھا بس تھوڑا سا اوپر سے پھٹ گیا تھا پر اس نے تعزے لگا کے سیٹ کر

دیا۔ اور اسکو اپنے اوپر رکھ کے شیسے میں دیکھنے لگی۔۔ پھر اسکو سیٹ کر کے
کمرڈ میں رکھ دیا۔ اسکو اسکول کے کچھ ٹیسٹ تھے وہ چیک کرنے لگی بچو کی فیئر
کا پیس بھی تھے وہ بھی چیک کی اسکے بعد ڈنر کر کے سونے لگی۔۔

آج صبح بھی وہی کم کر کے گھر سے جلدی نکلی کیوں کے کچھ دن اسکو سویرے
پونچھنا تھا اسانا ہو ٹیم والے آئے اور اسکو لیٹ ہو جائے یا پھر نیو ٹیم کے سامنے
اسکول کی پرنسپل سے بیزتی ہو جائے۔۔

وہ وہاں بس کاویٹ کر رہی تھی بس آئی تو اس میں چڑھ گئے اور اسکول پونچھ
گئے۔۔

آج بھی وہی روٹین تھے جیسی ہر روز ہوتی ہے۔۔ اور جیسے تیسری کر کے یہ ہفتہ
گزر گیا اور ویکنڈ بھی پورا ہو گیا۔۔

آج منڈے تھا سب کو بے صبری سے انتظار تھا کہ کب نیو ٹیم آئے گی۔۔ انکی
طرح پریشا کو بھی بے صبری سے انتظار تھا کہ کب آئے گے۔۔

تبھی بریک کے دوران پوئن اسٹاف روم میں آیا اور سب ٹیچرز کو کہتا گیا کہ
نیکسٹ پیریڈ فری ہے، میڈم نے میٹنگ رکھی ہ کوئی بی ٹیچر پیریڈ لینے نا جایے...
سب ٹیچرز نے اسکو ہاں کر کے اسکو بیجج دیا...

تبھی شفاء نے پریشا سے پوچھا اب میڈم کو کونسا کم پڑھ جیا... پریشا نے بولا کونسا
کیا کام وہی نیو ٹیم کا بتانا ہو گا. تو شفاء نے کہا اچھا...
بریک کے بد سب ٹیچرز وہی پر نسل کا انتظار کرنے لگی...

پر نسل میڈم سائقہ آئی اور اسٹاف روم میں سب س پہلی چیئر پی بیٹھ گئے اور
سب کو کہنے لگی کل انشا اللہ نیو ٹیم آجائے گی اور سب ٹیچرز کو تعقید کی جاتی ہے
کہ سب ٹائم پر پونچھ جائے گا کل اور وہ لوگ آپکا پڑھانا بے چیک کریں گے
تاکہ وہ دیکھ سکے کے آپ قابل ٹیچر ہے اپنے سبجیکٹ میں یا نہیں... اور آپکو
اپنے سبجیکٹ کی کتنی معلومات ہے... انکو دیکھنا ہے کہ ہم نے قابل استاد رکھے
ہے یا... وہ وہی چپ ہو گئی... سب ٹیچرز کو ٹینشن ہو گئے... کے اللہ رحم
کرے... پتہ نہی کیا ہو گا

پر پریشاں کو نفیڈنٹ تھی کہ وہ اپنے سو بھیکتس من بیٹ ہے۔۔ پریشاں بہت
سو بھیکتس پڑھاتی تھی اور خاص کر میتھس تو اسکا امپورٹنٹ سبجیکٹ تھا وہ اس
میں بہت ماہر تھی، اور وہ ڈرائنگ میں بے کچھ کم نا تھی اسکول میں ہر بار جب
بے کوئی کمپیشن ہوتا تھا وہ پہلا پوزیشن آتی تھی۔۔ اینڈ کیمسٹری بی اس نے پڑھی
ہوئے تھی تو وہ بھی اسکو اچھی طرح س آتی تھے۔۔ جب پرنسپل نے اپنی بات
مکمل کی اور جانے لگی تبھی انہوں نے پریشا کو خاص طور پر کہا کہ مس پریشا
آپ پلینز ٹائم پر آنے کی کیجیے گا۔۔ ساری ٹیچرز ہنسنے لگی اور وہ شرمندہ ہو گئی پر
ان کے سامنے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجالی۔۔ میڈم سائقہ کے جانے کے
بد سب ٹیچرز آپس ایم ڈسکس کرنے لگی۔۔

~~~~~

آج جب وہ گھر آئی تو کام پنٹا کے اپنے روم میں گئے اور بیڈ پر لیٹ گئی۔۔ لیتی تو  
اسکو یاد آیا کہ کل ٹیم والے آئے گے۔۔ اسکے پس کوئی نیا ڈریس نہیں تھا۔۔  
اب وہ کیا کری۔۔ فرسٹ امپریشن تو اچھا پڑھے نا۔۔ جب وہ کمرڈ کو کھل کے



دیکھنے تو اسکو وہ وائٹ کلر کا ڈریس یاد آ گیا کی اسکی بہن نے اسکو دیا تھا وہی پہن  
لونجی۔۔ اس نے وہ ڈریس نکالا اور پریس کرنے کے لیے لی گئے۔۔ پریس کر کے  
اس نے وہ ڈریس ہینگر میں کر کے کبرڈ میں ہینگ کر دیا  
پھر سو گئے۔۔

رات کو وہ نماز پڑھ کے جلدی سو گئے۔۔ صبحا سویرے اٹھ کر نماز پڑھ کے قرآن  
پاک کی تلاوت کی اور

گھر کا سارا کم وہ جلدی جلدی پورا کر کے اپنے روم ایم گئے کپڑے چینج کیے اور  
وائٹ فروک پہنا اور اپنے آپکو مر ریم دیکھنے لگی خوبصورت تو وہ پہلے سے ہی تھی  
آج اسکی خوبصورتی میں چار چند لگ گئے تھے۔۔

پریشا بالکل اپنی ماں جیسی تھے۔۔ گورا چٹا دودھ جیسا رنگ بڑی بڑی شرارت  
بھری آنکھ، آنکھوں کا کلر بے لائٹ گرے کلر تھا۔۔ چھوٹی سی پیاری ناک،  
پیاری سے ہونٹ اسکے بال بے گولڈن برائون کلر کے کمر تک آتے تھے اسٹریٹ  
اور سلکی بال اسکی خوبصورتی کو اور نکھار دیتے تھے۔۔ معصوم سا چہرہ پر شرارت



کوٹ کوٹ کے بھری ہوئے تھی بالکل ہے پتلی جسامت تھی۔۔ جو بے اسکو دیکھتا تھا تعریف کیے بنانا رہ سکتا تھا۔۔ وائٹ کلر اس پر بہت جان رہا تھا۔۔

اس نے دیکھا ابھی ٹائم ہے جانے میں تو اس نے جلدی س اپنے بالوں کی فرینج چوٹی بنائی۔۔ ہلکا سا لپ گلوں لگایا، سر پر دوپٹہ لیکر لمبی شال اڑلے۔۔

گھر سے نکال کر بس تک پونجی، اپنی منزل کا انتظار کرنے لگی، جب اسکول آیا وہ اتاری اور اندر کی طرف داخل ہوئے اسٹاف روم کی جانب بھرنے لگی وہاں دیکھا تو وہاں کا ماحول ہے الگ ہوا ہوا تھا۔۔ اسالگ رہا تھا کوئی فنکشن ہو رہا تھا اس

نے جلدی س شال اتاری اور دوپٹے کو سیٹ کرنے لگی تب ہی پیچھے سے شفاء نے اسکو بلایا پریشا آگئی تم۔۔ پریشا نے سلام کیا اور پوچھنے لگی یہ کیا ہو رہا تھا اتنی

تیار یاں اور تم بی اتنا تیار ہو کر آئے ہو خیرہ نا۔۔ شفاء نے کہا پاگل تم اتنا سہیل ہو کر کیوں آئے ہوں اور یہاں سب اس لیے اچھا تیار ہو کر آئے ہ تاکہ ٹیم کا اچھا سا ویکم کر سکے اور ان پر اچھا امپریشن پرے۔۔ پریشا نے طنزیہ جواب میں کہا کونسا وہ لڑکیاں پسند کرنے آرہے ہے۔۔ شفاء اسکی بات پر قہقہہ لگائے بنانا رہ



سکی۔۔ اور پریشا کو کہنے لگی پاگل اب چلو اندر میرا میک اپ پڑھا وہ کر لو،  
پریشا نے صاف انکار کر دیا میک اپ کرنے سے۔۔

پریشا اسٹاف روم میں سائنڈ لیکر بیٹھ گئے باقی سب ٹیچرز میک اپ کرنے امین گھے  
لگانے میں مگن تھی اور شفاء بی ان کے ساتھ ہے لگی ہوئے تھے۔۔۔

پریشا اور باقی سب ٹیچرز کلاس لینے گئے ہوئے تھے۔۔ جیسے ہے وہ کلاس لیکر  
فارغ ہو کر باہر آئے تو دیکھا پرنسپل سائقہ اپنے آفیس سے باہر نکال رہی تھے  
اسٹاف روم اور میڈم کی آفیس ساتھ ساتھ ہے تھے۔۔ دو بلڈنگس تھے اک  
بلڈنگ میں میل اسٹاف روم اور کلرک آفیس تھا اور دوسری بلڈنگ میں فیمیل  
اسٹاف روم اور پرنسپل کی آفیس تھی۔۔۔

وہ اسٹاف میں چلی گئے بہت ٹیچرز پیریڈ لیکر آگئی تھی پریشا بی آکر بیٹھ گئے شفاء  
نے آتے ہے سب کو بتایا کہ وہ آگئی ہے جلدی س باہر چلو، سب انکا ویکم  
کرنے کے اسٹاف روم سے نکال آئے اور وہی کھڑی رہی۔۔ پرنسپل بھی وہی آگئی



.. پہلے اک وائٹ کرو لائٹ ہوئے تھوڑی دیر کے بعد اک بلیک کلر کی اودی  
اینٹر ہوئی...

وہ کارسیدھا ہے اندر آرہی تھی پریشا کا دل پتہ نہیں کیوں زور زور سے دھڑکنے  
لگا جیسے کوئی خاص اسے ملنے والا ہو.. پھر اس نے سوچا شاید ایکسائٹمنٹ کی وجہ  
سے.. پر مجھے کیسی ایکسائٹمنٹ ہے---

وائٹ کرو لاسے 2 آدمی نکلے اک ایجنڈ آدمی تھا اور اک نارمل اتج کا آدمی اور  
ایک 30 سال کی عورت ساتھ میں 2 لڑکیاں بی تھی.. پیچھے گری کا دروازہ کھولا  
تو پریشا کو لگا اس کا دل ابھی باہر نکال آئے گا.. پتہ نہیں اس کو کیوں میچینی سی ہو  
رہی تھی..

تبھی پیچھے سے پریشا کو اک ٹیچر بولا رہی تھے وہ وہاں ان کے پاس چلی گئی..  
اوڈی سے ایک ینگ اینڈ ہینڈ سم لڑکا نکلا ڈیشنگ پر سنیلٹی تھے 6 فوٹ کی ہائیٹ  
، گورارنگ، آنکھوں پر بلیک کلر کے سن گلاس لگائے ہوئے تھے جس کو کار  
من سے نیکلے وقت اتر دیا.. ڈارک برائون کلر کی آنکھیں جن من کوئی کشش



محسوس ہو رہی تھے، تیخے نین نا کوش... داڑی بی ہلکی سی بڑھی ہوئی تھی جو اسکی  
پر سنیلپیٹی کو چار چند لگا رہی تھے، جیل سے بال سیٹ کیے ہوئے تھے جس میں  
وہ اور بی خوبصورت لگ رہا تھا بلو کلر کافل سوٹ پہنا ہوا تھا وائٹ شرٹ اور بلو  
ٹائی پر... رولیکس واچ پہنی ہوئے تھی... کوئی بی لڑکی اسکو دیکھتی تو فدا ہو جاتی  
ساتھ میں دو دوسرے بھی لڑکے تھے وہ اس سے عمر ایم تھوڑے بڑے لگ رہے  
تھے... شفاء نے تودل پر ہاتھ رکھ دیا اور اسکی زبان سے ہائے! نکال گیا...  
پریشا کو ٹیچر نے بلایا تھا اور اسکو (پھولوں کا گل دستہ) تھما دیا کہ ٹیم کے لباس  
کو دے دینا کوئی ٹیچر نہیں آرہی تھی اسی لیے انہوں نے پریشا کو بولا لیا...  
پریشا (پھولوں کا گل دستہ) لیکر نکلی تو سامنے اسکو دیکھ کے اسکی آنکھیں پھٹی کی  
پھٹی رہ گئے اور اسکا جسم وہی آکر گیا... کہی وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی تھے یا یہ  
واقعی سچ تھا... اور وہ سوچنے لگی کیا یہ ہینڈ سم لڑکا وہی کمینا ہے یا من کوئی  
خواب دیکھ رہی ہوں

~~~~~?????~~~~~


اسکے بابا آج اسکو یونیورسٹی چھوڑنے جا رہے تھے وہ بہت ایکسیکیٹڈ تھے۔ وہاں وہ نیو فرینڈز بنائے گی پڑھائی بی آرام سے کر لے گی۔ اور خاص کر اسلام آباد دیکھنے کا موقع ملے گا اسکو۔

لاہور سے پریشا کے بابا اسکو خود چھوڑنے آئے تھے یونیورسٹی۔

اسلام آباد پونچتے ہی انہوں نے پریشا کو ہاسٹل چھوڑا اور لاہور کے لیے روانہ ہو گئی اس کے روم میں دو اور روم میٹس تھے۔ وانیزا اور سوہا۔۔ دونوں ہی اچھی لڑکیاں تھیں وانیزا گوجرانولہ کی تھی جب کے سوہا اسلام آباد کی ہے رہنے والی تھیں پر اسکا گھر مین پڑھنا مشکل ہو گیا تھا تب ہی اس نے ہاسٹل من رہنا اسٹارٹ کیا۔۔ پریشا ایک دن مین ہی ان کے ساتھ سیٹ ہو گئی۔ کیوں کے وہ ہر کسی کے ساتھ گل مل جانے والی تھیں۔

اور اک دن میں ہی پریشا نے سوہا اور وانیزا کو ہنسا ہنسا کے ان کے پیٹ مین دَر د کر دیا۔

سوہا اور وائیز دونوں بہت خوش تھی کہ ان کو پریشا جیسی روم میٹ مل گئی تھی۔۔۔

انکا آج پہلا دن تھا یونیورسٹی میں دونوں صبح جلدی اٹھ گئے۔۔ پر سوہا کی آنکھ کھل ہی نہیں رہی تھی۔۔

پریشا بار بار اسکو اٹھا رہی تھی پروہ طس سے مس نا ہوتی تنگ آکر اسکے منہ پر پانی کا گلاس اُلٹا کر دیا۔ سوہا کو غصہ تو بہت آیا۔۔ پر پھر تینوں اس بات پر بہت ہنسی۔ اور اگے کے لیے ڈن کر دیا کہ اینداجو بھی نہیں اُٹھے گا، اس پر پانی پھینکا جائے گا۔۔ بعد میں پریشا کو ٹینشن ہونے لگی کہ یہ اس نے کیا کر دیا کیوں کہ آج تو اتفاق سے اسکی آنکھ جلدی کھل گئی تھی پر باقی دن کیسے ہو گا کیوں کہ وہ بہت سوتی تھی اور اسے سوتی تھی جیسے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئے ہو۔۔

پریشا کا موڈ ہے خراب ہو گیا یہ سوچ کر کہ ہر صبح اگر اسکی آنکھ جلدی نا کھلی تو اس پر پانی ڈلا جائے گا۔

ہاسٹل میں گرلز بتائے بھی کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ بس کاویٹ بھی کر رہی تھے۔۔ ان کے یونیورسٹی کی بس تھی جو ان کو ہاسٹل سے یونیورسٹی تک پک اپ اینڈ ڈروپ کرے گی۔۔

بس آگی تو۔۔

وہ سب لڑکیاں اس میں بیٹھ گئیں۔۔

یونیورسٹی پہنچتے ہی وہ تینوں ساتھ میں کلاس ڈھونڈنے لگی۔۔ تبھی سوہا کو ایک لڑکی نے آواز دی وہ اسکی فرینڈ تھی سوہا اسکے پاس چلی گئی ساتھ ساتھ وائیز اور پاریشا کو بھی روک لیا۔۔ وائیز اٹھوڑاویٹ کرنے کا بعد پاریشا کو یہ کہہ کر چلی گئی کہ میں کلاس ڈھونڈنے جا رہی ہوں تم اس کے ساتھ رکو اور وہ وہاں سے نکل گئے۔۔

وائیز اکب سے کلاس ڈھونڈ رہی تھی پر اسکو کلاس مل نہیں رہی تھی۔۔ پر پھر بھی اس نے ہمت ناہاری پھر سے ڈھونڈنے میں لگ گئی۔۔ ایک لڑکی اسکے پاس

آئی جو بالکل ٹام بوئے لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ پینٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی بال
بھی بالکل چھوٹے تھے۔۔۔۔۔ اس نے پوچھا کہ کیا ڈھونڈ رہی ہیں آپ۔۔۔ وائیزا
نے کہا میں بیچلرز کی کلاسز ڈھونڈ رہی ہوں تو اس لڑکی نے کہا اچھا اچھا آپ نیو
ایڈمیشن آئی ہے۔۔ وائیزا نے کہا ہاں جی۔۔ چلیں میں آپ کو کلاس دکھاتی ہوں
میرا نام حفصہ ہے یہاں ایم بی اے کے دوسری سال میں ہوں۔۔۔ وہ دونوں
بتائے کرتے کرتے کلاس تک پونچھ گئی۔۔

وائیزا نے اس کا شکریہ کیا اور وہ لڑکی چلی گئی۔۔ وائیزا جیسے ہی کلاس روم میں
اینٹر ہوئے وہ ٹھٹھک کر رہ گئے۔۔ وہ کوئی کلاس روم نہ تھا بلکہ یونیورسٹی کا
واٹر روم تھا۔۔ وہ غصے سے باہر نکل آئی تو سارے سینیرز اس پر ہنس رہے تھے اور
ساتھ میں وہ لڑکی حفصہ بھی تھی۔۔



پریشا اور سوہانے کلاس ڈھونڈ کر نکلی اور وہاں جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔ کلاس میں
ادھر ادھر دیکھنے لگی کے شاید وائیزا وہی ہوگی۔۔ پر وہ وہاں نہ تھے۔۔ دونوں

پریشان ہو گئی کہ ہم سے پہلے گئی تھی اور ابھی تک نہیں پہنچی۔۔ تھوڑا ویٹ کرنے کے بعد وائیز ابھی کلاس روم میں اینٹر ہوئے اس نے دیکھا کہ پریشا اور سوہا بیٹھی تھی تو انکے پاس چلی آئی۔۔

سوہانے پوچھا کہاں رہ گئے تھی اتنی دیر سے۔۔ وائیز نے سارا قصہ اسکو بتا دیا۔۔ پریشا کو غصے آ گیا اس نے کہا مجھے بتاؤ کہاں ہے وہ لوگ میں ان کی خبر لیتی ہوں کسی کی ہمت کیسے ہوئے تم کو تنگ کرنے کی اور تم کچھ کہے بنا واپس آ گئی۔۔ وائیز نے کہا کہ کوئی بات نہیں ریٹنگ تو ہوتی ہے یونیورسٹی میں نیو اسٹوڈنٹ کے ساتھ۔۔۔ پریشا نے کہا پر ایسے کیسے چلو میں ان کو سبق سکھاتی ہو پر دونوں نے مل کر اس کو ٹھنڈا کیا۔۔ تو وہ چپ ہو گئی۔۔۔ سب اسٹوڈنٹ کلاس میں آ گئی تھیں اور اپنی اپنی چیئرس پر بیٹھ کر گپے لگا رہے تھے۔۔ تھوڑی دیر کے بعد کلاس میں ٹیچر اینٹر ہوئے تو ساری کلاس چپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔

ٹیچر کو سب اسٹوڈنٹ نے سلام کیا۔۔ انہوں نے وعلیکم السلام کہا اور کہنے لگے ویکم ٹو آل یونیورسٹی۔۔ بہت خوشی ہوئی آپ سب کے آنے کی۔۔ میں اساتذہ

ہو جو آپ سے بالکل دوستو کی طلحہ رہو گا جو بھی آپکو مجھے سے پوچھنا ہو وہ آپ پوچھ سکتی ہے۔۔ میں آپکی ہمیشہ ہیلپ کالو گا۔۔ سر تھوڑا تو تلا بولتے تھے۔۔ ساری کلاس دھبی دھبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔ اچانک ایک لڑکے کا زور سے قہقہہ نکل گیا۔۔

سر سمجھ گئے کے وہ انکے بولنے پر ہنس رہا ہے۔۔

سر نے اسکو اسٹینڈ اپ کہہ کر اسکا نام پوچھا اس لڑکے نے ڈرتے ڈرتے اپنا نام نعمان بتایا۔۔ سر نے اسکو کہا مجھ پل ہنس لا حے ہوں اس نے کہا نو سر۔۔ سر نے کہا پھر کس بات پل ہنسی آ لاجی تھی میں نے تو کوئی جوک نہیں سنایا ہے۔۔

نعمان کی پھر سے ہنسی نکل گئے۔۔ تبھی سر نے غصے سے اسکو اپنے پاس بلایا۔۔

اور اسکو ٹیبل پر اوپر کھڑا ہو کر اٹھک بیٹھک کرنے کا کہا نعمان نے سر کو کہا سوری سر ایندا نہیں کرو گا سر نے کہا نو ایکسیوز اگل نہیں کالنا ہے تو نکل جاؤ کلاس سے نعمان کلاس سے جانے لگا سر نے اسکو روک دیا۔۔ اور کہنے لگے یہی لو کو اور ٹیبل پل چال کے اٹھا ک بیٹھھا ک کالو۔۔

نعمان نے اٹھا کر بیچٹھک اسٹارٹ کی اور سر تیزی سے ایگزیٹ والے دروازے سے بھاگ کر نکل گئے۔۔۔ وہ پریشان ہو گیا کہ یہ ٹیچر ایسے کیوں بھاگ گئے۔۔ اور ایک دوسرا آدمی آیا۔ اس نے نعمان سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔ نعمان نے کہا وہ سل کہہ کر گئے تھے آئی مین سر کہہ کر گئے ہے۔۔ نعمان کی زبان بھی پھسل رہی تھی۔۔

ساری کلاس ہسنے لگی۔۔ تبھی ٹیچر نے کہا کہ وہ ٹیچر نا تھا تمہارا سینئر تھا۔ نعمان تو جیسے تپ گیا۔ اور اپنی چیئر کے پاس جانے لگا تبھی سر نے اسکو روکا اور کہا ادھر آؤ نعمان پیچھے مڑا اور ان کے پس گیا سر نے اسکو کہا ٹیبل کے اوپر چڑھو نعمان پریشان ہو گیا کہ اب کیا کر دیا میں نے سر نے کہا ہری وپ۔۔ وہ جلدی سے ٹیبل پر چڑھ گیا۔۔ سر نے کہا اب مر غا بنے رہو پورا پیریڈ۔ نعمان تو جیسے شرمندہ ہو گیا پوری کلاس کے سامنے تھوڑی دیر کے بہ 8 دسر پھر بھاگ گئے۔۔

اور اسکو ایک دم جھٹکا لگا کہ پھر سے کوئی سینئر تھا۔ وہ ٹیبل سے اتر کر اپنی چیئر پر چلا گیا اور اپنے دوستوں کو کہنے لگا یہ مجھے ملے نہیں چھوڑو گا میں ان کو اور ساتھ ساتھ گلایاں کسنے لگا۔ ساتھ بیٹھے اسکے دوست جنید اور فارس ہسنے لگے جنید

تو خوب ہنس رہا تھا اور اسکو تنگ کرنے لگا بیٹا دیکھتے ہے کیا کرتا ہے تو۔۔ فل
حال تو تیری ہوائ نکل کر گئے ہے پوری کلاس کے سامنے ساری لڑکیوں کے سامنے
بے عزتی ہو گئی تیری اب میری کوئی بھابی نہیں بنے گی۔۔ کون پسند کرے گی تجھ
جیسے پیندو کو۔۔ ہائے رے نعمان تولٹ گیا برباد ہو گیا۔۔ وہ پوری ایکٹنگ کر رہا
تھا فلمی ہیر و مین کی طرح۔۔ اور پھر فارس اور جنید اس ایکٹنگ پر زور سے ہسنے
لگے جس پر نعمان اور تپ گیا۔ وہی اسکو گھوسو سے نوازنا شروع کیا پر سر کا لحاظ
کر کے رک گیا۔ کیوں کا اس بار رینل ٹیچر آگئے تھے۔ دھمکی دینے لگا تم
دونوں ملو مجھے باہر دونوں کی خبر لوں گا۔۔ جنید نے کہا چل چل۔۔ کلاس پوری
ہونے کے بعد وہ کینیٹین ڈھونڈنے کے لیے تینوں ساتھ میں نکلی ہوئی تھی وہی پر
پریشا کا موبائل بجا اس نے پرس سے نکل کر دیکھا تو بابا کا فون تھا۔ وہ سائڈ
ہو کر بات کرنے لگی دیکھتے دیکھتے سوہا اور وانیزا دور نکل گئے۔ اس نے جلدی
سے بابا کو اللہ حافظ کہا اور موبائل پرس میں ڈالا کرا انکی طرف چلنے لگی۔ کہی پر
اسکا پیراٹک گیا اور وہ وہاں ڈھرم سے سیدھے منہ زمین پر گر پڑھی۔۔ پھر سے

وہی سینئر زاس پر ہنس رہے تھے جن میں شہریار، میکال، اذان، حفصہ اور
ثانیہ تھی...

پریشا کو بہت غصہ آیا۔ اس نے دیکھا پوری یونیورسٹی کے جتنے بھی اسٹوڈنٹ
تھے سب اس پر ہنس رہے تھے غصے سے وہ آگ بجھا گھولا ہو گئی۔ وہاں سے
جنید اور فارس گزر رہے تھے وہ دونوں اسکی ہیلپ کے لیے آگئے اور اسکی کتابیں
اٹھا رہے تھے جو اسکے ہاتھ سے گر گئے تھی۔

پریشا اٹھی اور اپنی تیز نظروں سے ان سب سینئرز کو دیکھا تھا جنہوں نے وہ
رسی دونوں طرف سے ٹائیٹ کر کے باندھ رکھی تھی جس سے وہ زمین پر گر گئی
۔ وہی پر اسکی نظر شہریار پر گئے۔ جس کا چھ فوٹ کا نکلتا تھا کلین شیو
گہرے نقوش رف طریقے سے بال بنے ہوئے آنکھوں پر بلیک سنگلاس لگائے
ہوئے تھے گرے جینس پروائٹ شرٹ پہنی ہوئی جس کی استخینو کو تھوکیوں
تک فولڈ کر رکھا تھا بہت ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا اسکا اک بازو میکال کے کاندھے پر
تھا اور زور زور سے ہنس رہا تھا پہلے تو وہ اسکو دیکھتی رہ گئے کتنا معصوم اور کیوٹ

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

لگ رہا تھا پر اگلی ہے پل وہ اسکو زہر لگنے لگا وہ اپنی ہی خیال میں گم تھی تب جنید نے اسکو اسکی بکس دے تب شہریار کے خیالوں سے باہر آئی فارس نے اس سے پوچھا کہ آپکو کہیں چوٹ تو نہیں لگی پریشا نے کہا نہیں شکر ہے بچ گئی اور انکا شکریہ ادا کیا۔ وہ سب سینیرز کو انور کرتے ہوئے آگے نکل گئے جنید نے بتایا کہ وہ بھی پیچلرز کے اسٹوڈنٹ ہے، پریشا نے پوچھا اچھا کس سبجیکٹ میں۔۔ انہوں نے بتایا کہ میتھس میں پریشا نے کہا اچھا میں بھی میتھس میں پیچلرز کر رہی ہوں۔۔

جنید فارس اور پریشا تینوں ساتھ ہی کینیٹین پر گئے۔۔

وہاں پر سوہا اور وائیز امل گئی تو پریشا نے ان کو بتایا کہ یہ بھی ہماری کلاس کے ہی اسٹوڈنٹ ہے۔۔ اور ان دونوں نے اسکی ہیلپ کی ان سینئر سے۔۔۔۔۔ وہی پر نعمان بی جنید اور فارس کو دیکھ کر اگیا۔۔

ان چھ کی وہی دوستی ہو گئی بتائے کرتے انہوں نے کینیٹین میں کھانا منگوایا اور کھانے لگے تھے کہ اچانک سے کچھ کا کروچ ان کے کھانے میں آگرے۔۔ وہ

سب اپنی چیئرس سے اٹھ پڑھے اور سامنے دیکھا تو وہاں پروہی سینیر تھے اور شہریار بھی تھا، سب زور زور سے ہنس رہے تھے۔

اب پریشا کی برداشت پھٹ پڑھی وہ ان کے پس جا رہی تھے تب ہی وانیزا نے اسکو روکا کے مت جاؤ خامخا پنگا ہو جائے۔

فل حال تو وہ چپ ہو گئی

وہ سب کینٹین سے نکل کر اپنی کلاس کی طرف آگئے تھے۔ انکا کلاس روم اوپر

تھا۔ وہ سب اپنی کلاس سے باہر آپس میں باتیں کر رہے تھے اور نیچی جھانک

رہے تھے تب ہی پاریشا نے نیچے دیکھا وہاں پر کچھ سینیر زکھری تھے ان میں

شہریار بھی شامل تھا پریشا کو بھی موقع مل گیا۔ اس نے اپنے آس پس دیکھا

سامنے ہے اسکو ٹیبل پڑھی ہوئے نظر آئے جس پر بکس اور پانی کا جگ گلاس

پڑھا ہوا تھا پہلے پریشا پانی کا گلاس بھر رہی تھے پھر اس نے سوچا گلاس سے کام نا

ہوگا۔ اور پورا کا پورا جگ لیکر آگئی۔ باقی سب اسے دیکھ رہے تھے کے آخر کر

کیا رہی ہے۔ پریشا نے جلدی سے وہ پانی نیچے پھینک دیا جو شہریار اور میکال

کے اوپر گر گیا۔ پر ریشا کے دوستوں کی آنکھیں نکل آئی کہ یہ کیا کر دیا اس نے پر جنید کا قہقہہ نکل گیا۔۔ پھر سب ساتھ میں ہنس دیے۔۔ تب ہی شہریار نے اوپر دیکھ تو وہ سب ہنس رہے تھے اور وہ آگاہ برساتی نظروں سے پریشا کو دیکھنے لگا۔۔۔ پریشا اک آئی برو اوپر کر کے طنزیہ مسکرا نے لگی۔۔۔ سر ہلار ہی تھی۔۔۔

واپسی پر پریشا اور اس کے دوست یونیورسٹی سے ساتھ نکلے تب ہی پریشا پر اک بلیک ہیوی بانیک نے کیچڑا چھل دیا جس سے اسکے کپڑے خرب ہو گئی۔۔ پریشا نے اپنے کپڑے دیکھے پھر اسکو کہنے لگی اندھے ہو کیا۔۔ جاہل انسان۔۔ ہیوی بانیک والے نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا بانیک تھوڑا آہستہ ہوئے اور بانیک والے نے ہیلمٹ کا شیشہ اوپر کیا اور طنزیہ مسکرا نے لگا وہ کوئی اور نا تھا وہ شہریار تھا۔۔ پریشا تو آگ بجا گھولا ہو گئی۔۔ شہریار بانیک زور سے ہوا میں اڑاتا لے گیا۔۔ پریشا نے بی زور سے کہا ڈر پوک بھاگتے کہاں ہو۔۔ سامنا کرو تو مانو۔۔ اور ساتھ ساتھ اسکی بانیک کا نمبر بھی نوٹ کر لیا

وہ ہاسٹل آئے تو پاریشا کا غصہ تھم نہیں رہا تھا سوہا اور وانیزا اسکو ہر ممکن
کوششیں کر رہی تھی کہ وہ چپ ہو جائے۔۔۔ پر بار بار اسکو وہی بات یاد کر کے
غصہ آرہا تھا۔۔۔

دوسری دن تو ان سب کی حالت ہو گئی سینئر نے ان سب جو نٹرس پر پانی کی
برسات کر دی تھی۔۔۔ جہاں کھڑے ہوتے پانی پھینک مرتے۔۔۔ پریشا والے بچ بچا
کر کے کینیٹین آئے۔۔۔ کینیٹین میں شہریار اور اسکی گینگ بیٹھی ہوئے تھے پر پاریشا
والے آگے جارہے تھے تب ہی ثانیہ نے فارس کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔
وہ اسکے پاس گیا تو ثانیہ نے حکم دیا کہ ہمہارے لیے 5 سینڈوچ بناو کے لاؤ
جلدی اور ہاں ساتھ میں کافی کے 5 کپس بھی۔۔۔۔۔

فارس نے سر ہاں من ہلایا اور سینڈوچ کافی لینے چلا گیا۔ ثانیہ کو یہ کر کے برا
لگ رہا تھا کیوں کا وہ شہریار والوں کے اس طرح مذاق کرنا اور دوسرو کو تنگ کرنا
پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ پر شہریار کی دھمکیوں کی وجہ سے اسکو کرنا پڑھتا تھا۔۔۔ ورنہ
وہ اسے ہفتوں بات نا کرتا۔۔۔ پریشا کو پھر سے غصہ آ گیا کہ ہم انکے نوکر ہے کیا، یا

پھر اللہ نے ان کو ٹانگیں نہیں دی۔ وہ فارس کے پاس گئی تاکہ اسکو ڈانت سکے پر
پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئی۔ پریشا نے باقی دوستوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ ٹیبل
پر بیٹھو میں آتی ہوں۔ پریشا سیدھا فارس کے پاس گئی جو کاؤنٹر پر سٹو پیچس
اور کو فیئر کاویٹ کر رہا تھا۔ پریشا ساتھ کھڑی ہو گئی جیسے ہی ویٹر نے فارس کو
ساندو پیچس اور کافی کے بھرے کپ دیئے وہ اٹھنے لگتا ہی پریشا نے اپنے بیگ
سے لال مرچ اور نمک نکالا فارس پوچھنے لگا یہ کیا کر رہی ہو۔ پریشا نے اسکو
خاموش رہنے کا کہہ دیا۔ اور فارس کو کہا یہ لے جاؤ ان کے پاس۔ فارس
ڈرتے ڈرتے وہ ٹرے ان کے پس لے گیا۔ شہریار اور اسکی گینگ نے فارس سے
ٹرے لیکر اسکو بھاگادیا۔ پریشا اپنے فرینڈز کے ساتھ بیٹھ گئی تھی فارس بھی
واپس اپنے دوستوں کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔ پریشا نے اپنے دوستوں کو کہا اب
آئے گا مزہ۔۔ سب اسے پوچھ رہے تھے کہ کیسا مزہ۔۔ پر پریشا نے کاندھے
اچھا کر کہا جسٹ ویٹ اینڈ وائچ۔

جیسے ہی شہریار اور اسکی گینگ نے سینڈوچ کھائے جھٹ سے سب نے پھینک دیا
کیوں کہ ان میں لال مرچ بہت تھی پھر انہوں نے کافی کا سپ لیا تاکہ مرچیں

کم لگے پر کافی بھی جیسے زہر تھے جلدی سے۔ انہوں نے منہ سے نکل باہر پھینکی۔
سب لوگ انکی حالت پر پرہنس رہے تھے۔۔۔ شہیریاری کی نظر پریشا پر گئے جو
طنزیہ مسکرا رہی تھے۔ وہ سمجھ گیا یہ اس چوڑیل کا کام ہو گا ورنہ کسی میں اتنی
ہمت کہاں تھی۔۔۔ پر اس نے فل حال پریشا کو اگنور کیا اور جلدی سے کاؤنٹر پر
گئے کولڈ ڈرنک مانگو اور جلدی جلدی اسکے گھونٹ پینے لگے۔

چھٹی پر پریشا اور اسکے فرینڈز ساتھ نکل رہے تھے نعمان اپنی ہیوی بائیک لیکر
کھڑا ہوا تھا ساتھ میں پاریشا، سوہا اور وانیزا بھی کھڑی ہوئی تھی اور اپنی بس کہ
آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ نعمان جنید کا ویٹ کر رہا تھا جو واشروم میں کب
سے مر گیا تھا۔۔۔ پاریشا کو سامنے ایک بلیک ہیوی بائیک نظر آئی اس نے پلیٹ نمبر
دیکھا تو اسکا دل خوش ہو گیا۔ جنید کو آتا دیکھ کر اسے اور خوشی ہوئے جیسے ہی
جنید آیا۔۔۔ پریشا نے اسکے کان میں کچھ خوشی پھوسور کی پھر۔

پریشا اور جنید کام پر لگ گئے۔ کام کر کے وہ اپنی اپنی جاگا پر کھڑے ہو گئی۔
جیسے ہی شہیریاری اور اسکی گینگ آئی سب نے ایک دوسری کو اللہ حافظ کیا اور اپنی

اپنی کارز میں بیٹھنے لگے۔ شہریار بایک پر تھا۔۔۔ جیسے ہی کار اور بایکس اسٹارٹ ہوئی جنید اور پریشانے ایک دوسرے کو ہائی فائیو کی۔۔

سب سے پہلے میکال اپنی کار پارکنگ سے نکالی ساتھ ساتھ دوسری بھی نکلنے لگے۔ تھوڑا اگی جا کے میکال کی کار رک گئے۔ شہریار اور وہ سارے دوست اسکو کو ہارن کرنے لگے وہ کار سے نکل آیا اور ٹائر چیک کرنے لگا کار کے ٹائر کی ہوائنکی ہوئی تھی شہریار نے پوچھا کیا ہوا یا۔۔ تو جواب میں اس نے بتایا کہ کار کا ٹائر پنچر ہے۔ شہریار نے کہا چل کار کو سائنڈ کر کے کھڑا کر دے میرے ساتھ چل اس نے وہی تھوڑا اگی کار پارک کر دی اور

وہ شہریار کے ساتھ اسکی بایک پر بیٹھنے لگا تو اسکی نظر شہریار کی بایک کے ٹائر پر گئے۔۔ جس کی ہوائنکی ہوئی لگ رہی تھی اس نے شہریار سے کہا یاں میرا تو ٹائر پھس ہے تیرا کون سا سیٹ ہے۔۔ سب نے وہی کار میں سے بیٹھ کر قہقہہ لگائے۔۔

شہریار نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا تو میکال نے اسکے ٹائر کی طرف اشارہ کیا۔۔ وہ بایک سے اتارا اور چیک کرنے لگا کہ یہ کب ہوا۔ کیوں کا وہ بایک کا بہت

خیال رکھتا ہر وقت بائیک سیٹ ہوتی تھی کے کہی کوئی پرو بلم ناہور یس کرتے
وقت میں کیوں کے شہریار ویک اینڈز کی راتوں میں اکثر ہی کامیٹیشن رکھتا تھا
کسی ناکسی کے ساتھ۔۔ یا پھر روز رات کو وہ تینوں لڑکے آوارہ گار دیا کرتے
پھرتے تھے۔۔ اسی لیے پریشا اس کو بگھڑا ہوا امیر زدا کہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ پریشان
ہو گیا کہ دونوں کہ ایک ساتھ ٹائر کیسے پنچر ہو گئے ہے۔۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اسکی نظر پھر سے پریشا اور اسکے دوستوں پر گئے جو طنزیہ
ہنس رہے تھے۔۔ شہریار کی آنکھوں میں خون آگیا۔۔ وہ ان کے پاس جانے لگا کہ
میکال نے اسکا ہاتھ پکڑ کر رک دیا یہ کہہ کر کے جلدی چلو آج کل دیکھ لے گے
آج لیٹ ہو گئے ہے۔۔

اگلے دن شہریار فل تیاری کے ساتھ آیا تھا کہ پریشا اور اسکے دوستوں کو سبق
سکھا کر رہنا ہے۔۔۔۔۔

بہت ہنسی آرہی تھی ان کو۔۔۔۔۔ آج میں بتاؤ گا کہ کس سے پنکالیا ہے چوڑیل نے
اور اسکے ان چاچوں نے۔۔

وہ اپنے گروپ کو سارا پلان بتا رہا تھا وہ سب خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔
پریشا، سوہا اور وانیزا یونیورسٹی پونچی تھی کے وہی پران کو جنید، فارس اور نعمان
مل گئے وہ بھی سب مل کر کلاس روم میں جا رہے تھے ساری یونیورسٹی کا جتنے
بھی اسٹوڈنٹ اُن سے راستے میں مل رہے تھے سب ان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

..

پہلے تو سب نے انکو ر کیا پر بعد میں جنید نے کہا ہم سب جو کرس تو نہیں لگ
رہے ہیں پھر یہ سب ہم کو دیکھ کر کیوں ہنسے جا رہے ہیں
نعمان نے کہا باقیوں کا تو پتہ نہیں پر تجھے دیکھ کر ضرور ہنس رہے ہوں گے تم
سے بڑا جو کر یہاں کون ہو سکتا... جنید نے نعمان سے پوچھا کیوں بے مجھ پر
کیوں ہنسی گے.. بیوقوف وہ دن بھول گیا جس دن تم کو اٹھک بیچھٹھک کر وائے
تھے.. سب اسکی بتاؤ پر ہنس رہے تھے اور نعمان اپنے بکس لیکر جنید کی طرف
بھاگا جنید نے بھی سپیڈ پکڑی پر نعمان کے ہاتھوں سے بچ ناسکا اور بکس اسکے سر
پر جا لگے گئے..

بتائے کرتے ہستی مسکراتے وہ سب کلاس روم میں پونچے وہاں پر بھی سب ان پر
ہنسے جارہے تھے کلاس پوری ہونے کے بعد وہ سب کینیٹین گئے تب ہی پریشا
والوں کو سامنے شہریار اور اسکی گینگ دیکھ کر ہنسی اور باہر کی طرف نکل گئے۔
ان کو انور کر کے وہ سب اک ٹیبل پر بیٹھ گئے پھر نعمان نے اپنی اک کلاس
فیلو سے پوچھا یہ تم لوگ ہمیں دیکھ کر ہنسی کیوں جارہے ہوں ہمہارے منہ پر
جوک لگے ہوئے ہے کیا۔ تبھی اس لڑکی نے نعمان سے کہا کیا تم لوگوں نے
نوٹس بورڈ نہیں دیکھا۔ نعمان نے نامیں سر ہلایا۔ تو اس لڑکی نے کہا جا کر
نوٹس بورڈ چیک کرو نعمان اور جنید وہی کینیٹین پر رک گئے ان کو بہت بھوک لگی
تھی تو پریشا، فارس، وائیزا اور سوہا وہاں گئے۔ ان کے چہرے دیکھنے والے ہو گئی
تھے شرم سے پانی پانی ہو گئی تھے۔ پریشا نے جلدی سے نوٹس بورڈ سے وہ پکچر
اتاری جس پر اسکی اور اسکے دوستوں کا کسی نے اسکیچ بنایا تھا چہرہ انہی کے تھا پر
جسم جانوروں کے جیسا تھا ساتھ میں انکے نام بھی لکھے تھے۔ وہ سب سمجھ گئے
کے یہ کس کی حرکت ہو سکتی۔

پریشا کا غصہ بی آسمان پر چڑھ گیا وہ جلدی سے آڈیٹوریم کی طرف بھاگی اسکو پتہ تھا ان سب شیطانوں کا ٹولا وہی ہو گا۔۔ جیسے ہی وہ وہاں پونجی سامنے ہی شہریار کھڑا تھا ساتھ میں میکال اور حفصہ بھی تھے کسی سے بتائے کر رہے تھے پاریشا بڑے بڑے قدم اٹھاتی اسکے پاس گئی۔۔ پیچھے سے فارس اور سب اسکو آوازیں دیتے رہے کے رک جاؤ۔۔ پروہ کسی کی کہان سننے والی تھی۔۔ شہریار کے ہاتھ میں چارٹ پیپر تھا شاید کوئی اسائنمنٹ تھا۔۔ پریشا نے اسکے ہاتھ سے کھینچ کر اسکے تکرے تکرے کر دیا۔۔ اتنا جلدی ہوا کے شہریار کو بچانے کا موقع تک نامیلا۔۔۔ شہریار کا چہرے غصے کی وجہ سے بالکل لال پڑھ گیا۔۔ اس نے پریشا کے دونوں بازو اپنے ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیے۔۔ پریشا اپنے آپکو چوڑوانے کی کوشش کر رہی پر اسکی مضبوط گرفت سے خود کو نہیں نکل سکی آخر تھی تو ایک نازک سی لڑکی۔۔ شہریار نے کہا کیا حرکت کی تم نے ہاں۔۔ تمہارے کیے کا بدلہ دیا میں نے۔۔ تم نے ہماری فگرس بنا کے نوٹس بورڈ پر لگائے میں نے تمہارا چارٹ پھاڑ دیا۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہی تھے۔۔ پر تھوڑی ہی دیر میں پریشا نے آنکھے نیچے کر لی۔۔ شاید شہریار کی آنکھوں سے اسکو کوئی

کشش نظر آہی تھی جس کو وہ برداشت نہ کر سکی۔ شہریار کی آنکھوں میں آگ
برس رہی تھی اس نے کہا میڈم ہم سینئر زریلنگ کر سکتی ہے ہمیں یونیورسٹی سے
اجازت ہے پر تم جو نیئرس کو اجازت نہیں کے ہمہارے ساتھ بد تمیز کرو تم
لوگوں کو ہم کچھ نہیں کہہ رہے اور نا ہی پرنسپل کو تمہاری کمپلین کر رہے ہے۔
اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم لوگ ہمہارے سر پر بیٹھ کر نا چو۔۔۔ پر اب
لگتا ہے مجھے پرنسپل سے کمپلین کرنی پڑھے گی۔۔۔ اتنے میں فارس نے شہریار کو
کہا سوری پلینز غلطی ہو گئی ایند اسانہیں ہو گا اور چور دینے کو کہا پروہ غصے سے
پریشا کو دیکھتا جا رہا تھا۔ وہ اسکے اتنے قریب تھا کہ پریشا کو اسکی خسو جو محسوس
ہو رہی تھے جو اسکو ایک عجیب سا احساس دلا رہی تھی۔ آخر شہریار نے پریشا کو
چھوڑا اور زورس دھکا دے کر پیچھے کیے۔ فارس نے اسکو پکڑا۔ شہریار نے
اسکو کہا ایک بٹ پر معاف کرو گا۔ فارس اور پریشا نے نا سمجھی سے اسکو دیکھنے
لجی تو اسنے کہا اگر یہ لڑکی پریشا کی طرف اشارہ کر کے کہا مجھ سے سب کے
سامنے سوری بولی گی۔ چلو اگر سب کے سامنے نہیں۔ تو یہی بول دے تو میں
اسکو معاف کر دو گا۔ پریشا پہلے چپ ہو گئے پھر دل من کہا ہوں سوری اور اس

کمینے کو بالکل نہیں میری جتنی کرتی ہے اسکو سوری۔۔ وہ تھوڑی دیر یہ سوچنے کے بعد اسکے قریب آنے لگی اور بالکل اسکے سامنے آکر رکی اور جھوٹ سے اپنا ہیل والا صندل شہریار کے پیر پر دے مارا۔ اور شہریار نے زور سے۔۔ اوٹھٹ
کہا۔۔۔۔۔ پریشا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا سوری وہ بھی تم سے مائی فوٹ۔۔۔۔۔
جو کرنا ہے کر لو۔۔ اور وہاں سے نکل گئی۔۔

پریشا اور اسکے دوست کلاس روم کے باہر کی سیڑیوں پر بیٹھے تھے نعمان یہاں
وہاں چکر لگا رہا تھا اور ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا کہ۔۔ اس شہریار کے بچے کی
ہمت کیسے ہوئے تم سے یہ سب کرنے کی میں وہاں ہوتا تو اسکی آنکھیں نکل دیتا
اور اسکو مار مار کر اسکا منہ سجا دیتا اسکے دانت توڑ دیتا۔۔ جنید نے زور سے قہقہہ لگایا
اور کہنے لگا ہو تم اسکو گھو سے مارتے۔۔ وہ تمہارے سامنے آتا ہے تو تمہاری ہوا
نکل ہو جاتی ہے اور بات کر رہے ہو اسکے دانت توڑ دینے کی۔۔ سب اسکی بات
پر سب ہسنے لگے۔۔۔

نعمان نے آرام سے جنید کے کان میں کہا کمینے اپنی زبان کو قابو میں رکھ ہر وقت تیرا بکواس کرنا ضرور نہیں ہوتا۔ میں تو ان کو امپریس کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اب تو روز پریشا اور اسکے فرینڈز۔ شہریار اور اسکی گینگ کے ہر وقت پانگے لگے رہتے تھے۔

دونوں طرف سے کوئی موقع نہیں چھوڑا جاتا اگلوں کا خون جلانے کا۔ خاص کر شہریار اور پریشا کے۔۔۔۔

شہریار نے تو پاریشا کا نام چوڑیاں رکھ دیا ہر وقت کوئی نا کوئی ایسا کام کرتی تھی کے شہریار کا دل کرتا وہ اپنے بال نوچے یا اس چوڑیل کا گلا دبا دے۔ کبھی اسکی بائیک کا کوئی پارٹ توڑ کر جاتی تو کبھی اسکی کار کو اسکرینچ دے دیتی۔ آج تو شہریار بہت تپا ہوا تھا۔ کیوں کے ابھی ابھی اسکے بابا نے برانڈ نیو سپورٹس کار امپورٹ کروائی تھی اسکے لیے جس پر پاریشا نے یہ بڑے بڑے اسکرینچز کر دیئے تھے۔

وہ کارز کا بہت دیوانہ تھا جس وجہ سے میکال اسکو کہتا تھا کارز اسکی بیویاں ہے۔۔

شہریار اپنے پیرینٹس کا بڑا ڈلا تھا

اسکی ہر خواہش پوری کی جاتی تھے۔ ہلا کے اسکا بڑا بھائی بھی تھا اور چھوٹی بہن بھی۔۔۔ پر گھر کا لاڈ لا وہ تھا۔ کوئی اسکو کچھ نہ کہتا تھا تبھی شہریار دنیا جہاں کی فکر کیے بنا ہر وہ چیز کرتا تھا جو اسکو اچھی لگتی تھے۔ اسکی ماں اسکے بابا سے لڑتی تھی کہ انہوں نے شہریار کو بگھار رکھا اور مسٹر عالمگیر مسز سارا عالمگیر کو کہتے کے بہت لاڈ کرتی ہوں اپنے بیٹے سے تب ہی بگھار گیا ہے۔ پر سچ تو یہ تھا کہ دونوں نے ہے اسکو بہت لاڈ پیار دے کر بگھار رکھا تھا۔ شہریار کے پیڑینٹس لندن میں رہتے تھے اسکے بابا مسٹر۔ عالمگیر کا اپنا بزنس تھا، شہریار کا بڑا بھائی روحیل بھی ان کے ساتھ ہی کام کرتا تھا انہوں نے شہریار کو بھی ایم بی اے کرنے کا

کہا تا کہ اگی چل کے دونوں بھائی مل کر ان کے بزنس کو اگے لی کر چلے۔ پہلے
پہلے تو شہریار نہیں منا کیوں کے اسکو سنگر بنے کا بڑا شوک تھا یا پھر وہ اپنا کار اور
بانیک کا شوروم کھولنا چاہتا تھا پر وہ اپنے بابا سے بہت پیار کرتا تھا اور کوشش کرتا
تھا کہ انکی ہر بات مان لے کبھی انکی بات کا انکار نہ کرتا تھا پر بدلے میں کوئی
سپورٹس کار، بانیک یا گیتار ضرور لیتا تھا۔ اس نے اپنے بابا کی خواہش کو ترجیح دی
اور ایم بی اے کا لیے رازی ہو گیا پر شہریار اور میکال نے مل کر ڈیپارٹمنٹ کیا کہ
وہ دونوں پاکستان سے ایم بی اے کرے گے جو کہ میکال کے بابا مسٹر عالمگیر کے
کانج فرینڈ تھے اب انکا بزنس بی ساتھ ساتھ تھا اسی وجہ سے شہریار اور میکال کی بی
گہری دوستی ہو گئی تھی وہ دونوں ساتھ ہی اسکول کانج پڑھے گھر میں بھی آنا جانا لگا
رہتا تھا۔۔۔ اور اب اگی بے انہوں نے ساتھ ہی سب کچھ کرنے کا ارادہ کیا۔
مسٹر عالمگیر نے شہریار کو اجازت دے دی کہ وہ پاکستان سے پڑھ لے کیوں کے
وہ جانتے تھے اگر وہ شہریار کو لندن سے پڑھنے کی ضد کریں گے تو کہی اسکا موڈ نا
بدل جائے اس لیے وہ خوشی خوشی رازی ہو گئی شہریار کی ماں مسز سارا عالمگیر بالکل
نہی رازی تھی کیوں کے وہ اپنے لاڈلے بیٹے کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی پر ان کو

شہریار نے راضی کر دیئے یہ کہہ کر کہ جب آپکا مجھ سے ملنے کا دل ہو میرے پاس آجائیے گا۔۔۔۔۔ شہریار کو پڑھنے میں کوئی انٹرسٹ نا تھا ہر وقت نیو کارز، بایک خریدنا، ریسنگ کرنا، پارٹیز، لیٹ نائٹ گھرانا۔۔ سنگنگ کا جنون تھا اس پر۔۔ ہر گید رنگ مین اسکا اک سونگ سنا جاتا تھا۔۔ اور وہ بھی تیار ہوتا تھا سنانے کے لیے۔۔

لڑکیاں اسکے اگی پیچھے گھومتی تھی اور وہ بھی کسی لڑکی کو اگنور نا کرتا۔۔ ہر کسی کے ساتھ کوشش کرتا کہ اچھے سے بات کرے۔۔ جہاں تک پریشا کی بات تھے تو وہ اسکے لیے ناممکن سا تھا۔۔ کیوں کا وہ پہلی لڑکی تھی جو اسکو بالکل پسند نا تھی۔۔ سب سے زیادہ وہ اپنے گروپ کی لڑکیوں ثانیہ اور حفصہ کے ساتھ بالکل فری تھا۔۔ وہ دونوں بھی شہریار کی کمپنی بہت انجوائے کرتی تھی۔۔

پریشا اور اسکے فرینڈز آپس میں بہت گھل مل گئے تھے وہ سب ساتھ پڑھتے بی تھے تو مزے بی کرتے تھے۔۔ پریشا کے بابا بھی کبھی کا بار مل کر جاتے اور وہ بی

اک دوبار گئی تھی۔۔ پر پڑھائی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہر ویکنڈ نہی جاپاتی تھی۔
پریشا نے اپنے سارے فرینڈز کو دھمکی دے رکھی تھی کہ کوئی بی اس کے بابا کو
اسکی اور شہریار کی گینگ سے پانگے کا بھول کر بھی نہی بتائے گا اور نا ہے ان کو
کانوں کان پتہ چلنا چاہی۔۔ سب نے وہ بات پریشا کے بابا مسٹر رضا سے چھپا کر
رکھی تھی۔۔

پریشا اور اس کے سب دوست کینیٹین میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے جب
نعمان نے کہا یا ران دونوں کے پانگو کے چکر میں میں کنوارا مر جاؤ گا ابھی تک
کوئی لڑکی مجھے نہیں ملی ہے۔۔

سوہانے کہا تم یہاں پر پڑھنے کے لیے آئے ہو یا پھر لڑکی ڈھونڈنے۔۔

جنید برگر کا ایک بائٹ لیتے ہوئے بولا پہلے تو اس شہریار سے تو نیٹ لے۔۔ اس کے
سامنے تیری ہوا نکال جاتی ہے اور یہاں تجھے لڑکی چاہئے۔۔

تبھی پریشا نے کہا سہی کہہ رہا ہے پہلے تم اسکو سبق تو سکھاؤ بعد میں لڑکی بی
ڈھونڈ لینا۔۔

بہت ہے لکھے تو دیکھ اسکی.. میکال نے کہا کیوں تم معصوم بچوں کا نام خرب کر رہے ہوں..

بابا بابا بابا بابا شہر یار نے زور سے قہقہہ لگا کر کہا جنگلی بلیوں کے جیسی انکھ

... ہے اسکی..

حفسہ نے کہا بیٹا اسکی طرف دیکھنا بے مت آنکھیں نکال کر انسے کھیلے گی۔۔ سب اسکی بتاؤ پر ہسنے لگے۔۔ اذان نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا نہیں بھائی میری تو باکے میں اسکی طرف دیکھو یا سوچو۔۔ اللہ کرے شہریار کو اس پریشا سے پیار ہو جائے اور انکی شادی ہو جائے۔۔ آمین۔۔ میکال نے بی زور سے کہا آمین آمین۔۔ اور شہریار کے کاندون پر ہاتھ مارا۔۔ شہریار نے اذان کے سر پر چھیٹ ماری اور میکال کے شوز کے اوپر کیچپ گرا دی۔۔ دونوں خوب ہنسنے جا رہے تھے انکی ہنسی کو بریک نہیں لگ رہا تھا اور شہریار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان دونوں کو الٹ الٹ کر پھینکی۔۔

اور حفصہ نے کہا کتنا اچھا لگے گا۔ وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر کہہ رہی تھی شہریار

ویڈس پریشا

شہریار نے اس کے بال زور سے خینچی۔ جس پر حفانے اووو کہہ کر پھر ہسنے لگی

اور شہریار

کہنے لگا ظالموں تم لوگ میرے پیچھے کیوں پڑے ہوں جس کتے نے خواہش ظاہر

کی تھی اسکو منع کر رہے ہو اور مجھے بد عادیئے جارہے ہوں کے میری اس

چوڑیل س شادی ہو جائے۔ ثانیہ کب سے چُپ تھی پھر ثنیہ بے کیوں پیچھے

رہتی اس نے بی کہا ویسے تم دونوں کی جوڑی پر فیکٹ رہے گی۔ دونوں ہی

خوبصورتی کی مثال ہو۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔

شہریار غصے سے وہاں سے اٹھا اور سب کو انگلی دیکھا کر دھمکا کر گیا کے مر جاؤ

گے تم سب میرے ہاتھوں سے پیچھے سے سب اس پر ہنس رہے تھے اور میکال

نے کہا پہلے وہ تجھے مارے گی اگر تو بیچ گیا تو پیشاک آجانا ہمیں مارنے۔ اور اذان

نے اس کے جانے کے بد کہا یار یہ تو مذاق تھا اسکو اتنا غصہ چڑھ گئے اگر انکی سچ مچ

میں شادی ہو گئی تو یہ دونوں تو اک دوسری کا سر پھور دیں گے پھر سب نے قہقہہ لگایا

..

پاریشا کو اپنا اسائنمنٹ سبٹ کروانا تھا وہ سبٹ کروا کے لوٹ رہی تھی کے کنٹین کی طرف اسکی اچانک نظر گئے کیوں کے کنٹین کھلی ہوئے تھے چیئرس اور بینچیس وغیرہ سب باہر ہوتے تھے تو سب نظر آ جاتا تھا۔۔ پاریشا گئے وہاں پر اک لڑکی چھوٹے سے بچے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی بچا بہت شرارتی تھا سکوں سے نہیں بیٹھ رہا تھا۔۔۔ پاریشا کو بچے بہت پسند تھے خاص کر شرارتیں کرنے والے پاریشا نے اس لڑکی سے پوچھا کے کیا وہ اسکا بچہ ہے تو لڑکی نے سر ہلا کا یقین دہانی کروائے۔۔

پاریشا نے کہا کیا میں اسکو گود میں لے سکتی ہوں تو اس لڑکی نے کہا وائے ناٹ۔۔ وہ بچہ 4 یا 5 سال کا لگی رہا تھا گول مٹول تھا گورا رنگ۔۔ سلکی بال آنکھوں تک آرہے تھے پاریشا نے اسے سے ہاتھ ملایا تو اس نے بی جلدی سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ پاریشا نے اسکا نام پوچھا تو اس نے بی فل کانفیڈینس کے ساتھ کہا ارہام رو حیل۔

پریشانے کہاواٹ آناٹس نیم۔۔ مائی نیم از پریشا۔۔ ارحام نے کہا یو آر یو ٹیفل
۔۔ پریشانے تھینک یو کہا سوچنے لگی کتنا کو نفیڈنٹ ہے۔۔ پھر اسکو گود میں اٹھالیا
اور اسکے گال پر کس کی پھر اس سے بتائے کرنے لگی۔۔ وہاں شہریار آیا پریشا کی
نظر اس پر گئے تو اسکا منہ بن گیا کے بس۔۔

شہریار سامنے آگیا اور اس لڑکی کو اسلام علیکم نینا بھابی کہنے لگا پریشا کے تو جیسے
ہوش ہی اڑ گئے۔۔ یہ پیاری سی لڑکی اسکی بھابی ھ۔۔ اور یہ کیوٹ بچہ اس کا بھتیجا
۔۔ شہریار کی بھابی نے اسکو وعلیم السلام کہا اور کہنے لگی شہری اتنی لیٹ کر دی تم
نے کب سے تمہارا ویٹ کر رہے تھے ہم۔۔ شہریار نے جٹ سے سوری کہا اور
بزی ہونے کا بتا دیا۔۔ شہریار نے پریشا کو دیکھا جو ارحام کو پیار کر رہی تھی۔۔

اس نے اگنور کرتے ہوئے ارحام کو کہا ہے چیمپ اور اپنا ہاتھ آگے کیا ارحام
نے بے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں مارا اور شہریار نے اسکے ہاتھ کو چوما۔۔ اور اسکو
پریشا کی گود میں سے لینے کو اپنے ہاتھ اگی کیے پر پریشانے نا کہہ دیا۔۔ اور اپنا
منہ دوسری طرف کر دیا تو شہریار نے کہا یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ شہریار کی بھابی نینا
نے کہا شہری کوئی بات نہیں بیچاری کو پیار کرنے دو۔۔ شہریار نے طنز سے کہا بے

چاری۔۔ بھابھی میری پیاری بھولی بھابھی آپ اسکو جانتی نہیں۔۔۔ نینا کو کچھ سمجھ نا آیا تو وہ چپ ہو گئی کہ پتا نہیں کیا کہنا چہا رہا ہے۔۔ شہریار نے پریشا آگے بڑھ کر کہا آئے لڑکی یہ میرا بھتیجا سے مجھے دو۔۔ اور بھابی اپنے اس چڑیل کو ارحام کیوں دیا ہے آپکو پتہ نہیں یہ کتنی خطرناک ہے۔۔۔

پھر شہریار نے نینا کو آنکھ مر کے چُپ رہنے کو کہا۔۔۔ پریشا نے یکدم اپنا چہرہ شہریار کی طرف کیا اور کہنے لگی اوئے چوڑیل کس کو بولا۔۔۔ سینگھری ہوئے ناواب زادے۔۔۔ شہریار کو پتہ نہیں کیوں اسکی بٹ پر غصہ نہیں آیا۔۔۔ وہ اسکی بات کو بی سمجھی سے سوچنے لگا کہ پہلے بار اسکو کسی نے سینگھرا ہوا ناواب زادہ کہا۔۔۔ پھر پریشا نے نینا سے کہا بھابی۔۔۔ و سوری آپکا نام کیا ہے؟ نینا نے پریشان ہو کر آہستہ آواز میں کہا نینا۔۔۔ تو اس نے کہا نینا جی یہ آپکا بیٹا ہے تو پہلے اس پر آپکا حق ہو انا۔۔۔ ایم آئی رائٹ؟ نینا نے کہا ہاں۔۔۔ اسی وجہ سے نینا جی نے اپنا بچہ مجھے دیا ہے۔۔۔ تو اس لیے ارحام میرے پاس ہو گا۔۔۔ شہریار نے کہا چلو مان لیا پہلا حق بھابی کا ہے اور شاید تم بھول رہی ہو دوسرا میرا ہے۔۔۔ جلدی سے دو مجھے میرا ارحام۔۔۔ پریشا اور شہریار بچو کی طرح لڑ رہے تھے۔۔۔ تب ہی شہریار نے کہا ارحام سے

پوچھتے ہے وہ کس کے پاس جائے گا ارحام سے پریشانے کہا تم میرے رہو گے
اس بگڑے ہوئے کو بتا دو۔۔۔ شہریار کہا وپلینز چوریال تم تو چپ کرو ہر وقت
پاٹر پاٹر کرتی رہتی ہوں۔۔۔ پریشانے اسکو آنکھیں دکھائے اور وہ مسکرا دیا۔۔۔

شہریار نے آگے بڑھ کر ارحام سے پوچھا جو پریشا کی گود میں تھا۔ چیمپ شہری
چاچو کے پاس جائے گا یا پھر اس چڑیل۔ شہریار وہی چپ ہو گیا اور پریشانے
اپنے ناخون اسکے ہاتھ میں گھسا دیے۔۔۔ چوڑیل کہی کی خون نکال دیتی تم میرا۔
پریشانے اسکو کہا پھر سے تم مجھے چوڑیل کہہ رہے ہوں۔ شہریار نے جلدی سے
سوری کہہ کر اپنی جان چھوڑوائی۔۔۔ کہی پھر سے وہ چڑیل اپنے ناخون اس کے

اندردھس نادے اور کہنے لگا اب نہی کہو گا چوڑیل۔۔ پریشانے اپنی انگلی اٹھا کر
اس کو وارن کیا پھر سے کہا تو شہریار نے کہا یار غلطی سے نکال گیا۔ معاف کر
دو میری ماں۔۔ پریشانے کہا جاؤ معاف کیا کیا یاد کرو گے تمھاری بھابی کی وجہ
سے بچ گئے تم۔۔۔۔

شہریار نے پھر سے ارحام سے پوچھا یار تو بتادے کس کے پاس جائے گا۔ شہری
چاچو یا وہ اگی کہنے لگا ہی تھا کہ ارحام نے کہا میں پاریشا چاچی کے ساتھ بیٹھوں گا
۔۔ شہریار اور پاریشا کو جیسے سانپ سونگھ گیا ارحام کا پریشا کو چچی بولنا۔ شہریار
نے جلدی سے شمار مندیگی سے بچنے کے لیے۔۔ ارحام کو گھوسا بنا کر آہستہ سے
ناک پر مارا۔ اور آہستہ سے اسے کے کان میں کہنے لگا انجے پاگل ہو گیا ہے کیا
کس چوڑیل کو اپنی چاچی بنا رہا ہے۔۔ ارحام ہنس دیا۔

پریشا کا موبائل پر میسج آیا اس نے ارحام کو نیچی اتارا اور میسج چیک کیا جس پر سوہا
کے بہت سارے میسجز تھے کہ جلدی آؤ کلاس اسٹارٹ ہو گئی ہے اس نے نینا
کو اللہ حافظ کہا اور ارحام کو پیار کرتے ہوئے کہا اگر ملنا ہو تو دو برابی ملے گے۔

تب ہی شہریار نے کہا یہ جارہے لندن اب نہیں مل پاؤ گی تب ہی پریشانے کہا
تم اپنی زبان بند رکھو اللہ نے چاہا تو ضرور ملے گے۔ اور وہ وہاں سے جلدی سے
بھاگ نکلی۔ پیچھے سے شہریار نے ارحام کو گود میں اٹھا کر اس کو گود گدی کرنے
لگا کے ٹھہر کی ابھی سے لڑکیوں کے چکر میں چاچو کو بھول گیا اگی چلکے تو تو ہمیں
پہچانے گا بھی نہیں ارحام نے کہا چاچو لڑکیاں کبھی کا بار آتی ہے اساموقع چھوڑنا
نہی چاہی۔ اور آخر میں آنکھ ماری۔۔۔ ارحام تھا تو 5 سال کا پر عقل اسکی بڑو
سے بھی زیادہ تھی۔ شہریار اور نینا اسکی بات پر ہنس دیئے۔۔۔ نینا نے کہا گھر
چلو تم تمہارے بابا سے تمہارا شکایت لگاتی ہوں اتنی سی عمر میں پتا نہیں کہاں سے
ایسی باتیں کرنا سیکھ گئے ہو۔۔۔ ارحام نے کہا بابا ہی تو سیکھتے ہے۔۔۔ نینا کی
آنکھیں نکل آئی۔۔۔ کیا۔۔۔ مطلب اب مجھے تمہارے بابا کی کلاس لینا پڑے
گی۔۔۔ جس پر شہریار نے کہا بھابھی میں تو آپکو پہلے ہی کہتا تھا بھائی پر نذر
رکھے۔۔۔ نینا نے کہا تم اپنی کرو۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔۔۔ شہریار نے
شکل بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔ نینا ہنس دی۔۔۔ تھوڑی دیر باتیں کرنے کہ بعد وہ
جانے کے لیے اٹھ پڑے۔۔۔

نینا اور ارحام لندن جا رہے تھے ارحام کے ضد کی تھی کہ وہ شہر یار سے ملے بنا
نہیں جائے گا۔۔ نینا۔۔ تب ہی وہ شہر یار سے ملنے آئے تھے 2 گھنٹے بعد انکی
فلائٹ تھی۔۔ شہر یار سے مل کر وہ نکال گئے۔۔
شہر یار بھی اپنی کلاس کی طرف واپس چلا گیا۔۔

پریشا لیکچر کے دوران بہت بور ہو رہی تھی۔۔ حنا جو انکی کلاس فیلو تھی سر سے کچھ
آنسر پوچھ رہی تھی تب ہی وہ اپنے چیئر سے اٹھ کے ان کو لائن پوائنٹ آؤٹ
کروا رہے تھے پریشا نے اپنے بیگ سے لیز کا بڑا پیک نکال کے اسکے سیٹ پر رکھ
دیا جیسے ہے وہ بیٹھی پوری کلاس من تھا کی آواز گھونجی اور سارے کلاس اس پر
ہسنے لگی۔۔، حنا تو جیسے رونے والی ہو گئی سر احمد نے دیکھا نعمان اور جنید دونوں
اک دوسری کوتالی مر رہے تھے۔۔ ان کو لگایہ ایسیات حرکت ان دونوں کی ھ
۔۔ سر احمد نے ان کو کہا گیٹ آؤٹ فرام کلاس۔۔ نعمان گڑبڑ سا گیا پر سر ہم
نے کچھ نہیں کیا۔۔ جنید نے نعمان کے کان میں کہا ابہے نکالے لے اس سے اچھا
موقع پھر نہیں ملے گا۔۔ سر پھر سے چلائے ڈونٹ یوسن ٹو میں آئی سے گٹ

آؤٹ۔۔ دونوں نے اپنا بیگ اٹھایا اور جانے لگے تب ہی نعمان نے پاریشا کو غصے سے دیکھا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہی تھی۔۔

کلاس لیکر جب پریشا، سوہا و انیز اور فارس نکلے تو نعمان اور جنید نے بے ان کو جوائن کیا اور نعمان تو بالکل تاپا ہوا تھا۔۔۔ نعمان کے کہنے سے پہلے ہی پریشا نے ان دونوں کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔ بیوقوفوں کیا ضرورت تھی اک دوسری کوتالیاں مرنے کی۔۔ دیکھا سر کو شک ہو گیا۔۔ نعمان اس کو کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اس نے دونوں کو ڈانٹ دیا۔۔۔ نعمان تو جیسے پھٹ پڑھا تم تو چپ کرو تمہاری وجہ سے ہمارا امپورٹنٹ لیکچر مس ہو گیا۔۔ پریشا نے کاندھے اچھا کر بولی میری وجہ سے پاگل ہوں اپنی غلطی تھی تمہاری۔۔ بیوقوف انسان۔۔ جنید کو کسی کی پرواہ نہ تھی وہ اپنے برگر کے ساتھ پورا انصاف کر رہا تھا۔۔ اور بائٹ لیتے ہوئے بولا بھائی پریشا مان 'ناپڑھے گاتمہیں۔۔ اتنی بورنگ کلاس تھی قسم سے۔

میری تو جان چور وادے تم نے۔۔ پریشا نے نعمان کو کہا دیکھو اس جنید کو اور

سیکھو کچھ اس سے۔۔ احسان فارموش۔۔ نعمان نے کہا اس بندے کو تو صرف

کھانے اور گھومنے سے مطلب ہے باقی پڑھنا لکھنا تو اسکی دکشنری من ہے ہی

نہیں۔۔۔ اور اب مجھے سے بات نہ کرو میں خاموش ہو تو مجھے خاموش ہی رہنے
۔۔۔

پریشا نے دیکھ گارڈن میں اسٹوڈنٹ جمع ہوئے تھے اس نے وائیزا سے پوچھا یہ کیا
ہو رہا ہے۔۔ وائیزا نے کہا مجھے کیا پتہ۔۔ چلو دیکھنے چلتے ہے جنید نے بھی فورن
کہا۔۔۔ ہاں ہاں چلو دیکھتے ہے سوہانے آکسائیڈ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

وہاں پر شہریار اپنا گیسٹار لیکر بیٹھا ہوا تھا۔۔ اور سب اسکے ارد گرد جمع ہوئے
تھے۔۔ سب اس سے گانا گانے کی فرمائش کر رہے تھے پریشا سن کے جانے لگی
پر سوہانے روک دیا۔۔۔ اس نے پریشا کو دیکھا وہ بے اسکا گانا سننے کے لیے
کھڑی ہوئے تھی اس کو حیرت ہونے لگی۔۔۔ ایک آئے برو اوپر کر کے چہرہ
کو جھکا کے ہلکا سا مسکرایا۔۔ اور گانا اسٹارٹ کیا۔۔ گانا ختم ہونے کے بعد

سب نے زور زور سے تالیاں باجائی سب کے چہرے پر مسکان تھی سب کو پسند
آیا۔۔ شہریار نے سب کا شکریہ کیا پریشا کے دوست بھی بہت ہے خوش دلی سے
تالیاں بجا رہے تھے۔۔ جنید نے اسکو کمپلیمنٹ دیا۔۔ واہ یار کمال کر دیا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

شہر یار نے پھر سے تھینک یو کہا۔

پریشا نے تالیاں نہیں بجائے۔ تو شہر یار اسکو آئی برواٹھا کر ہلکا سا مسکرا کر دیکھنے لگا جیسے اسکو دیکھنا چاہتا تھا کہ دیکھو میری تعریف ہو رہی ہے۔ پریشا نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ دیا اور شکل بنادے جیسے اسکو دیکھنا چاہتی تھے کان پک گئے۔ شہر یار نے اپنے ناک سے کچھ سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا جیسے شو کروا رہا ہو جلنے کی بدبو آرہی ہے۔ پریشا نے اسکو اپنی بلی جیسی آنکھیں دیکھائی تو اس نے بی شکال بنادی اور طنزیہ مسکرانے لگا۔ اور پریشا وائیزا کو لیکر نکال گئی



یونیورسٹی میں ایگزامس اسٹارٹ ہونے والے تھے سب پڑھائی میں لگ گئے تھے۔

جی جان لگادی تھی گروپ اسٹڈی کرنا سارا دن لائبریری میں گزر جاتا تھا۔

دیر رات تک پڑھنا۔۔۔

شہریار تو اپنی موج مستیوں میں پورا تھا سنگِ رینگ کرنا۔ تھوڑی بہت پڑھائی کر لیتا تھا وہ بھی اپنے دوستوں کے کہنے پر۔ پہلے پریشا والوں کے ایگزام ہو گے ان کے ایگزامس ختم ہونے کے فوراً بعد ہی شہریار والوں کے اسٹارٹ ہونے تھے

..

پریشا اور شہریار والوں کے ایگزامس ختم ہو گئی تو وہ سب اپنے اپنے گھر چلے گئے کیوں کے یونیورسٹی سے ان کو چھٹیاں مل گئی تھی۔ چھٹیاں گزرنے کے بعد جب سب یونیورسٹی آئے تو کچھ دنوں کے بعد ہی سب کے رزلٹس شیٹس لگنی تھی۔ سب کے زبان پر یہی تھا یا اللہ اچھے مار کس دلوادے۔ پر جنید کی دعا تھی یا اللہ پاس ہی کروادے۔ میرا کام بن جائے گا۔

اور آخر کار رزلٹ کا دن آگیا۔ وانیزا نے ٹاپ کی تھی فارس دوسری نمبر پر آیا تھا اور پریشا تیسری نمبر پر باقیوں کے رزلٹ بھی اچھے آئے تھے۔ لسٹ دیکھنے کے بعد وہ سب وانیزا سے ٹریٹ مانگ رہے تھے کہ وہاں پر میکانلایا اسکے ہاتھ میں پھولوں کا گل دستہ تھا اس نے وانیزا کو وہ گل دستہ دیا اور مبارکباد دی اسکے

ٹوپ کرنے پر۔۔ پریشا نے وہ گل دستہ وائیزا سے لیکر میکال کو تھما دیا۔ اور
ساتھ ساتھ کہنے لگی تمہاری ہمت کیسے ہوئے اسکو یہ پھول دینے کی۔۔ میکال کچھ
کہنا چاہ رہا تھا کہ پریشا نے اسکو چپ کر دیا۔ اور وائیزا بھی کچھ نابول سکی۔
میکال وہی سے چلا گیا۔ پیچھے سے وائیزا نے پریشا کو کہا صرف مبارک تو دے
آیا تھا اتنی بد تمیزی کرنے کی کیا ضرورت تھی پریشا نے ایک آئی برو اوپر کر کے
چہرے پر شرارتی مسکان سجائے اسکو دیکھا اور پوچھنے لگی خیر ہے نا۔ وائیزا نے
کہا یا ر غلط مت سمجھو میں تو بس یہ کہہ رہی تھی۔ وہی جنید نے کہا اچھا چلو
چھوڑو اس بات کو وائیزا ہمیں ٹریٹ دو۔ وہ سب کینیٹین کی طرف بڑھ گئے وہاں
پر پتہ چلا کہ شہریار کے دوست بھی اچھے نمبرز سے پاس ہو گئے تھے اور ثانیہ
نے ٹاپ کیا تھا پوری کلاس میں۔ پریشا کو یہ سن کر جھٹکا لگا کہ شہریار۔۔۔۔۔
شہریار نے بھی ٹوپ کی ہے۔ سب ان کو کنگرٹس کرنے آرہے تھے۔ پریشا
دل میں سوچنے لگی اس جنگلی نے کیسے ٹوپ کر لیا۔ پورا وقت تو۔۔۔۔۔
میں مگن تھا اس نے کیسے کر لی۔۔۔۔۔ کہی میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔۔۔۔ یا
پھر میں نے نام غلط سنا ہے

۔۔۔ پھر اپنے آپکو ہی کہنے لگی۔ سیکھرا ہوا امیر زادہ ہے باپ کے پیسے کی مستی ہے
پیسے دے کر کام کروادیا ہو گا۔۔۔ ویسے بھی سارے ٹیچرز کالا ڈلا ہے۔۔۔

پریشا اور اسکے دوست کلاس کے باہر والی سیڑیوں پر بیٹھے ہوئے تھے تب ہی
فارس نے ان کو بتایا کہ اسکو ثانیہ پسند ہے سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔
پریشا نے کہا اوئے چشمش تو تو ہم سے بھی زیادہ فاسٹ نکالا۔۔۔ فارس بہت
چپ رہتا تھا اور کسی بھی حرکت میں شامل نا ہوتا تھا بلکہ سب کو سمجھتا تھا کہ نا
کرو خامخا کے پانگے۔۔۔ جنید نے کہا ابھے وہ تجھ سے عمر میں بڑی ہے اپنی دادی کی
عمر کی لڑکی سے شادی کرے گا تو نعمان اور جنید نے اک دوسری کوتالی ماری اور
زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔۔۔ فارس نے جواب میں کہا تم لوگ ہنسنا تو بند کرو
ہر وقت فضول ہستے رہتے ہوں اور رہی بات ثانیہ کی تو پاگل ہو گئی ہو کیا وہ

1، 2

سال ہی بڑھی ہوگی مجھ سے زیادہ تھوڑی۔۔۔ نعمان نے کہا پھر بھی یار بڑھی تو
ہوگی نا۔۔۔ دادی اماں دونوں پھر سے ہسنے لگے۔۔۔ سوہانے کہا تمھاری فیملی مان
جائے گی۔۔۔ جنید نے کہا پہلے اس کے سالے تو مان جائے اور اسکو زندہ سلامت
چھوڑ دے اسکی فیملی تو بعد میں آئے گی۔۔۔ پریشا نے پوچھا اس کے کونسے سالے

ہے؟ نعمان نے کہا وہی شہریار، میکال اور وہ اذان۔۔ انکی ہمت نہیں ہوگی
میرے دوست کو ہاتھ لگنے کی پریشانی ہاتھ کا مکا بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور
جب میاں بیوی رازی تو کیا کریں گے ہم قاضی و انیز ابولی۔۔۔ سب نے پھر
قہقہہ لگایا۔۔

دوسرا سمسٹر پورا ہونے کے بعد یونیورسٹی والے سب اسٹوڈنٹ کو مری اور آزاد
کشمیر لیکر جا رہے تھے۔۔ پریشانی اپنے بابا سے پریشانی لی اور اسکے سب دوستوں کو
بھی پریشانی مل گئی سب ساتھ نکل پڑھے۔۔ شہریار والے نہیں جا رہے تھے
کیوں کہ وہ شہر ان کے گھومے ہوئے تھے۔۔ پر میکال کے کہنے پر وہ سب بھی
تیار ہو گئی۔۔ اور شہریار کبھی میکال کی بات نہیں ٹالتا تھا۔۔ دونوں شہر میں ایک
ایک دن کا اسٹے تھا۔۔ شہریار والے بھی اسی بس میں بیٹھے تھے جس میں پریشا اور
اسکے دوست بیٹھے تھے۔۔ پورے سفر میں شہریار نے گیتار لیکر سب کو اپنی سریلی
آواز سے انٹرٹین کیا۔۔ سب اسکی آواز میں مدھوش ہو جاتے۔۔ اور بہت ساری
دات دیتے۔۔۔

سب سے پہلے وہ آزاد کشمیر گئے وہاں کی وادیوں کو دیکھ کر تو پریشا پاگل ہو گئی
اتنے خوبصورت نظارے اس نے پہلی دفعہ دیکھے تھے۔۔ اس نے اپنی موبائل
سے بہت سارے پکچرز بھی کلک کی۔۔ اتنے لمبا سفر کرنے کے بعد سب بہت
تھک گئے تھے پر وہاں کا ماحول دیکھ کر ان کے چہرے کھل اٹھے۔۔ سب ہوٹل
میں آرام کرنے کے لیے چلے گئے۔ تاکہ پھر لنچ کرنے کے بعد وہ سب گھومنے
کے لیے نکل پاڑے۔۔ لنچ کرنے کے بعد سب بس میں دوبارہ تیار ہو کر بیٹھ گئے۔
بہت سارے جگہوں کی وزٹ کرنے کے بعد وہ سب ایک کھلے میدان میں
آئے تھے۔۔ جہاں ہر طرف سبز ہریالی چھائی ہوئے تھی۔۔ سب ادھر ادھر چل
پہل کر رہے تھے کے وہاں پر کچھ آدمی آئے ان کے ساتھ گھوڑے بھی تھے۔۔
پریشان کو دیکھ کر بہت خوش ہو گئی اسکو بہت شوک تھا ہورس رائیڈنگ کرنے کا
اس نے ساتھ کھڑے نعمان سے کہا اوئے نومی ان سے بات کرو نا ہمیں ایک رائیڈ
دے دیں۔۔ نعمان نے کہا تم کس کے ساتھ کرو گی اس نے کہا تمہارے ساتھ
کر لو گی نا۔۔ نعمان نے آنکھیں پھاڑ لی۔۔ میرے ساتھ مجھے خود نہیں آتی تمہیں
کیا کرواؤ گا۔۔ ساتھ ہی کھڑے جنید نے کہا۔۔ پریشا یار فکر کیوں کرتی ہوں میں

ہوں نا۔۔ میں تمہیں اچھی سی رائڈ کرواؤ گا۔۔ پریشانے غصے سے اسکو آنکھیں
دکھائی اور انگلی کو اوپر کر کے اسکو کہا اوائے جنید کے بچے یہ یار کس کو بولا تم
نے۔۔ ایند ابولانا تمہاری ساری ہڈیاں توڑ کے رکھ دوں گی۔۔ جنید نے فٹاٹ کہا یار
مذاق کر رہا تھا سریس کیوں ہو رہی ہوں۔۔۔ پریشانے پھر سے اسکو لکھے دیکھیں
اور کہا پھر سے یار کہا تمہاری تو۔۔ اچھا میری ماں مجھے ماں معاف کر دو غلطی
ہو گئی۔۔ ایند انہی کہو گا۔۔ اب چلیں۔۔ پریشانے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں
چلوں گی۔۔ جنید نے کہا کیو۔۔ کیو۔۔ میری ساتھ کیوں نہیں اس ڈرپوک نعمان کے
ساتھ جانا چاہتی ہوں پر میرے ساتھ نہیں۔۔ وہ پریشا کی بات پر تپ گیا۔۔۔۔۔
پریشانے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا میری مت تھوڑی ماری گئی ہے کے تمہارے
ساتھ ہو رس رائیڈنگ کرو تمہیں کہی سے کھانا نظر آ گیا تم تو گھوڑا چھوڑ کر سیدھا
وہاں بھاگو گے پھر میرا کیا ہو گا۔۔۔ سب دوستوں نے مل کر قہقہہ لگایا۔۔ جنید کی
شکل بن گئے اس نے مقابنا کے نعمان کے بازو پر دے مرا۔۔ ابھی سب ہنس
رہے تھے کے۔۔ وہاں پر ایک نوجوان لڑکا آیا جس کے ساتھ ایک وائٹ کلر کا
گھوڑا تھا پریشانے پھر سے نعمان سے ضد کی کے چلو۔۔ پر نعمان نہیں منارہا تھا

پریشانے کبھی رائیڈنگ نہیں کی اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ بیٹھ۔۔۔ وہ اکیلے میں ڈر رہی تھی۔۔۔ تب ہی اس لڑکے نے پریشانے سے کہا ہم آپکو اس گھوڑے کی سیر کرائے گا۔ پریشانے کا تم کروا سکو گی۔ اس نے کہا ہاں ہاں ہم نے بہت سے لوگوں کو کروایا ہے۔ پہلے وہ خوش ہو گئی بعد میں کسی سوچ میں پڑھ گئی۔ شہریار بھی اک گھوڑے پر سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا اس کو وہ لڑکا اچھا نہیں لگا، بڑے عجیب طریقے سے پریشا کو دیکھ رہا تھا پر وہ اسکو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیوں کہ اسکا پریشا پر کوئی حق تھوڑی نا تھا کس حق سے اسکو منع کرتا۔۔۔۔۔ اذان کو بھی وہ لڑکا سہی نہیں لگا اس نے شہریار سے کہا انکے شیریں تولے جانا پریشا کو۔ شہریار نے غصے بھری نظروں سے اذان کو دیکھا۔ اذان نے اسکو آہستہ سے کہا یار سمجھا کر لڑکی ہے۔ اور مجھے اس لڑکے کی نظر اچھی نہیں لگ رہی ہے۔ شہریار نے کہا تو نا جائے خود ہی جانا چاہتی ہے۔ یار شوک ہو رہا ہے کرنے دو بیچاری کو۔ شہریار نے کہا تجھے ترس آرہا ہے تو تولے جانا۔ مجھے کیوں پھنسا رہا ہے۔ یار لے جاتا پر اچھا تو نہیں لگتا نا اپنی بھابی کے ساتھ جانے میں جب اسکا اذان یہ کہتے وہی چپ ہو گیا اور اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے

لگا۔۔۔ میری وہ چڑیل (حفصہ) میرا خون پی جائے گی۔۔۔ شہریار کو اسکی بات پر غصہ چڑھ گیا۔۔۔ اذان زور زور سے ہسنے لگا۔۔۔ شہریار جو گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا وہی سے اذان کو لات دے ماری اور وہ اور زیادہ ہسنے لگا۔۔۔ شہریار نے کہا مر جا کمینے انسان۔۔۔ اذان نے پریشا کو بلایا اور کہا کہ اس شہریار کے ساتھ جاو۔۔۔ اذان کی بات سن کر پریشا نے کہا میں اس جانور کے ساتھ کیوں جاؤں۔۔۔ شہریار نے بھی کہا تو میں کونسا مارا جا رہا ہوں تم جیسی جنگلی بلی کے ساتھ جانے کو اس نے بھی ٹکا کر جواب دیا۔۔۔ ابھی انکی جنگ شروع ہونے والی تھی کہ اذان نے نرم اور اطمینان بھرے لہجے میں پریشا سے کہا چلی جاؤ بہت اچھا رائڈر ہے۔۔۔ مجھے اس پر بھروسہ نہیں کچھ کر دیا یا مجھے گرا دیا تو۔۔۔ میں رسک نہیں لے سکتی پریشا ڈرے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔ اذان نے کہا میں نے کہہ دیا ہے کچھ نہیں کرے گا۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ پریشا بھی اس لڑکے کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی تھے کیوں کہ وہ لڑکا اسکو بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اسی لیے اس نے سوچا کہ بس چھوڑ دیتی ہوں رائیڈنگ کو پھر کبھی نصیب میں ہوا تو کر لوں گی۔۔۔ اب اسکو اذان نے آفر دی تو اور یہ بھی کہا کہ وہ سیکھر اہوا امیر زادا کوئی حرکت نہیں کرے

گاتو وہ راضی ہو گئی کے یہی موقع کے ہے کر لیتی ہوں۔۔ پریشا شہریار کی طرف
بھڑی جہاں وہ اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا اور اسے وعدہ لینے لگی کے کوئی حرکت
نہیں کرو گے۔۔ شہریار نے آکر کر کہا یہ وعدے مجھ سے نہیں ہوتے ہے۔۔ انا
ہے تو آؤ ورنہ میں چلا۔۔ پریشا نے شکل بنائی۔۔ اور آہستہ سے کہا۔ سیکھرا ہوا
امیر زاد اب اٹیٹیوڈ دیکھا رہا ہے۔۔ خیر ہے رائنڈ ہونے کے بعد بتاؤ گی اسکو۔۔
پریشا نے پوچھا میں اس پر کیسے چڑھو۔۔ اس نے کہا جیسے چڑھتے ہے ویسے چاڑھو۔۔
اس نے نے کہا وائو تھینک یو بتانے کے لیے مجھے تو جیسے پتہ نہیں تھا جیسے
چاڑتے ہے ویسے چڑھنا ہے۔۔ چپ چاپ بتاؤ کیسے چڑھنا ہے۔۔ شہریار نے کہا
چوڑیل میرا سر مت کھاؤ۔۔ جو کرنا ہے خود کرو۔۔۔ وہی پر اس لڑکے نے
آواز دی میں آپ کو بیٹھتا ہوں۔۔ شہریار نے اپنے غصے بہرے چہرے سے اس
لڑکے کو گھورا اور اس سے کہا وہی رکو تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔۔
اس چوڑیل کو میں ہی چڑھا سکتا ہوں تم سے کسی نے مدد نہیں مانگی جاو یہاں سے
۔۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ نہیں رہا ہم مدد کر رہا تھا الٹا ہم کو ہی دانٹ رہا ہے وہ
لڑکایہ کہہ کر نکل گیا۔۔ پھر وہ گھوڑے سے نیچی اتارا اور پریشا کو ہاتھ دے کر

گھوڑے پر بیٹھیا پھر اسکے اگے بیٹھ گیا۔ وہ پریشا کے اتنے سامنے تھا کہ اسکا دل زور زور دھک دھک کرنے لگا۔ اور اسکی خوشبو پریشا کو اپنے احساس میں لے رہی تھی۔۔۔ پریشا اپنی ہے سوچ میں گم تھے اچانک اس نے کان من سرگوشی کی۔۔۔ چوڑیل کس کر پکڑنا ورنہ گر جاوگی۔۔۔ وہ اپنے ہوش میں واپس آئی تو کہنے لگی کس کے پکڑا ہے۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ پریشا نے شہریار کو نہیں پکڑا تھا بلکہ سیٹ کے تھوڑے سے حصہ کو پکڑ کر رکھا تھا۔۔۔۔۔ شہریار نے پھر کہا ڈر تو نہیں جاوگی۔۔۔ اس نے شہریار کو پیچھے سے گھوسا مارا۔۔۔۔۔ شہریار نے کہا چوڑیل یہ کیا حرکت ہے اترو میرے گھوڑے سے۔۔۔ اس نے کہا ڈرتی تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ہوں یہ گھوڑا کیا چیز ہے اپنی زبان بند رکھو گے تو اسادو بارا نہیں ہوگا۔ شہریار نے کہا دیکھتے ہے۔۔۔ وہ ڈر گئی کہ یہ بیگھر اہوا امیر زاد ادا پھر سے کوئی حرکت ناکرے۔۔۔ کیوں کہ وہ ہمیشہ اسکی شرارت کا جواب دیتا تھا۔۔۔ اور انکی دشمنی بھی بہت گہری تھی۔۔۔ پریشا نے اپنے اوپر آیت ال کرسی اور جو جو دعائیں یاد تھی سب پڑھ کر دم کر لے۔۔۔ وہ گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا۔۔۔ پریشا کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آگئی۔۔۔ بچو کی طرح وہ کہنے لگی واؤ کتنا مزہ آ

رہا ہے۔۔ شہریار نے سوچا اب اسکو بتاتا ہوں کتنا مزہ آرہا ہے۔۔ اس نے گھوڑے کی سپیڈ بڑھانی چاہی پر پریشا کے مسکرانے کی آواز سے نہیں بھڑاسکا۔۔ کیوں کے اسکے ہسنے سے شہریار کو پتا نہیں کیوں اچھا لگ رہا تھا۔۔ وہ بھی اسکے مسکرانے پر آہستہ سے مسکرا پڑھا۔۔ پرواپسی پر شہریار بھی شہریار تھا اسکو شرارت سوجی اور اس نے گھوڑے کی سپیڈ بڑھادی اتنی کے پریشا چلانے لگی اور شہریار کو کس کے پکڑ لیا۔۔۔ پلیز آہستہ کرو مجھے ڈر لگ رہا ہے کہی ہم گرنا جائے وہ رونے والی ہوگئی۔۔ شہریار نے اسکی ایک ناسنی اور زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔۔ چوڑیل میں نے کہا تھا نا ڈر جاوگی۔۔ ڈر گئی نا۔۔ اب غلطی منو اور جلدی سے سوری بولو اور کہو کے تم ڈر گئی۔۔ پریشا نے پریشانی کے مارے جلدی سے سوری بولا اور کہا میں ڈر گئے پلیز اب آہستہ کرو۔۔ شہریار نے سپیڈ کم کی اور وہ رائنڈ کر کے واپس آگئے۔۔ تب پاریشا کی جان میں جان آئے اس نے شکر کیا اللہ کا۔۔ ورنہ آج وہ مر جاتی۔۔ شہریار نے ہاتھ دے کر اسکو نیچے اتارا اور وہ جانے لگی۔۔ تب ہی شہریار نے پیچھے سے اسکو آواز دے۔۔ آئے چوڑیل۔۔ وہ مڑی اور شہریار کو دیکھنے لگی جو اسٹائلش ڈریسنگ کیے ہوئے تھا۔۔ ررف طرح سے

بال بانی ہوئے تھے۔ دل دھڑکا دینے کی حد تک خوبصورت شہزادہ لگ رہا تھا۔
پاریشا نے سوچا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اس میں اساکچھ نظر نہیں آ رہا تھا ابھی
کیوں یہ پھر اس نے اپنے دل کو قابو میں کیا۔ اور سوچا یہ وہی ڈھیٹ انسان ہے
مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتا۔ جینا حرام کر رکھا۔ اور شہریار کو مخاطب کیا۔
کیا ہے بھوت کہی کے۔ اس نے کہا کتنی احسان فراموش لڑکی ہو رائیڈنگ
کروائی یے تھینکس تک نہیں بولا اوپر سے مجھے بھوت بولا رہی ہوں چوڑیل اور
زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔ پریشا نے کہا رائیڈنگ کے بچے من تمیں بتاؤ گی رائیڈنگ
کا۔۔۔ اور تم نے مجھے چوڑیل کہا اسی لیے میں نے تمیں بھوت کہا جنگلی۔۔۔ وہ
جلدی سے اپنے دوستوں کی طرف بھاگی۔ کچھ لڑکیاں اس پر ہنس رہی تھے اسکو
بہت غصہ آ رہا تھا۔ شہریار اسکو جاتا دیکھتا رہ گیا کیسی عجیب لڑکی ہے۔ کہاں
سب لڑکیاں اس پر مرتی ہے۔ اور ایک یہ ہے جو ہر وقت اسکی دشمن بنی پھرتی
ہے۔۔۔ رات ہو گئی تھی اسی لیے سب واپس ہو ٹل آ گئے تھے ڈنر کر کے۔ سب
اپنا اپنا سامان بس میں رکھا اور رات میں ہی مری کے لیے نکل گئے کیوں کے
مری میں یونیورسٹی کی پرنسپل کا فارم ہاؤس تھا جلدی سے جلدی وہاں پونچھ کر

تھوڑا فارم ہاؤس من ریٹ کرنے کا سوچتا کہ پھر وہ آرام سے مری گھوم
سا کے... سب بس من بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد سب تھکاوٹ کی وجہ سے
سب سو گئے۔ پریشانے دیکھا سب سو گئے تھے اس نے اپنا کام کر لیا اور سو گئی۔

مری پونچتے ہی ڈرائیور نے چلانا شروع کیا اگیا مری اٹھ جاؤ ساتھ ہی بس کی
لائٹس بھی آن کر دی۔ سب آہستہ آہستہ نیند سے اٹھنے لگے اور جانے لگی۔ پر
پریشا طس سے مس نہ ہوئے۔ اسکے سارے دوست کوششوں میں لگے ہوئے
تھے کسی طرح وہ اٹھ جائے پروہی گدھے گھوڑے بیچ کے سوئے تھی۔ کوئی
اس پر پانی بھی نہیں پھینک رہا تھا سردی کی وجہ سے کہی بیمار نہ ہو جائے۔ شہریار
بھی اٹھا گیا سب اس پر ہنسی جا رہے تھے۔ اس نے سب سے پوچھا کہ ہوا کیا
ہے کوئی اسکی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا تب ہی حمزہ نے کہا دکھاتا ہوں اس
نے اپنی موبائل کی سیلفی دکھائے اور شہریار کا غصہ سرچڑھ گیا اس نے پوچھا
نہیں کے کس نے کیا ہے پر اسکو پتا تھا یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے وہ جلدی
سے وائیز اور سوہا کے پاس گیا جہاں وہ دونوں پریشا کو جگانے کی کوششیں کر رہی
تھے۔ لڑکے انکا سامان رکھنے اندر چلے گئے تھے۔ اس نے دیکھا پریشا بالکل

خاموش پڑھی ہوئی تھی بالکل ایک معصوم بچے کی طرح لگ رہی تھے شہریار نرم پڑھ گیا۔ غصے کو ٹھنڈا کیا اور وائیزا سے پوچھا خیر ہے کیا ہوا اسکو۔ سوہانے مذاق کیا مرگئی خوش ہو جاؤ۔ شہریار کی لکھے کھل گئے پر سوہا کی شرارت بھری شکل دیکھ کر کہا۔ ہمہارے اسے نصیب کہاں۔۔ اور یہ چڑیل اتنی جلدی نہیں مر سکتی ہے۔۔ میرا خون جلانے بنا۔ سوہانے کہا یہ صحیح کہا تم نے۔۔ کچھ نہیں ہوا اسکو تم لوگ تو پیچھے ہے پڑھ گئے ہو بیچاری میری دوست کے وائیزا نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ شہریار نے کہا مائی ڈیر وائیزا۔ یہ چوڑیل آپ کی دوست ہے نا شہریار نے ساوالیا نظروں سے وائیزا کو دیکھا۔۔۔ سوہانے کہا میری بھی ہے۔۔ اوہ ہاں ہاں آپ دونوں کی۔۔ لگتی نہیں جتنی آپ اچھی ہے اتنی یہ جان کا عذاب ہے۔۔ وہ دونوں اسکی بات پر غصے میں آگئی اس نے کہا غصہ تو نہ ہو آپ میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔ ویسے آپکے فیس کو کیا ہوا ہے۔۔ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے سوہانے بولا۔۔۔۔۔ شہریار نے چہرہ سیکھارتے ہوئے کہا اس سوئے ہوئے عاظم سے ہی پوچھیے گا کیا ہوا تھا۔ ویسے میں اک کوشش کرو یہ اٹھ جائے گی۔ وائیزا نے کہا کیسی کوشش شہریار نے کہا یہ آپ مجھ پر چھوڑ

دے۔۔ وائیزا نے کہا پہلے پر اس کرے آپ کوئی اسی ویسی حرکت نہیں کرے
گے۔۔۔ شہریار نے ہنسی دباتی ہوئے کہا اب اتنا تو حق بنتا ہے سینیر زہونے کے
ناطع۔۔ کیوں مس سوہا۔؟؟ سوہا پریشان ہو گئی کیوں کہ وہ شہریار کو جانتی تھی
کہ وہ کیا کری سکتا ہے پر وہ مجبور تھی اس کو رکنے سے۔۔۔ اور نہ ہی شہریار کو
منع کر سکتی تھی اور نا ہی پاریشا کا غصہ ہینڈل کر سکتی۔۔ وہ دونوں چپ ہو گئی
شہریار اپنا کام کر کا بس سے نکل رہا تھا میکال اسکے ساتھ نکالا۔۔ اور اسے کہامانی
ڈیروائیزا۔۔ اس نے شہریار کی نقل کرتے ہوئے کہا۔۔ بغیر انسان تھوڑی
شرم کر لے۔۔۔ شہریار نے کہا اتنا تو حق ہے کمینے۔۔ اتنا کیوں جل رہا ہے۔۔
میکال نے ہنس کر کہا ہاں کمینے مجھے پتا ہے۔۔۔ اور ساتھ میں فارم ہاؤس چلے
گئے۔۔۔ وہ دونوں چپ کر کے اسے دیکھ رہی تھے۔۔ اور ساتھ ساتھ اللہ
سے دعا کر رہی تھے یا اللہ پریشا کے غصے سے بچانا۔۔ پریشا آخر کار اٹھ گئی۔۔۔ تو
سوہا اور وائیزا کی ہنسی نکل گئے۔۔ شہریار نے اسکی شکل بنائے بھی ایک کارٹون
جیسی تھے۔۔ کسی کو بھی ہنسی آ سکتی تھے۔۔ پر پریشا نے نیند میں ہونے کی وجہ
سے وہاں نہیں دیا۔۔ دونوں نے ہنسی کو زبوت کر دیا۔۔۔ کیوں کہ پریشا کا غصہ

وہ اس وقت ہینڈل نہیں کر سکتی تھی۔۔ اور جب تینوں روم میں جا رہی تھے سب پریشا پر ہنس رہی تھی پر اسکو ہوش نہ تھا وہ ابھی بھی نیند میں تھے اور سیدھا جا کر اپنے بیڈ پر گر گئے۔ سوہا اور وانیزا اسکو کہہ رہی تھے اپنا فیس واش کر کے سو پر اس نے کہا ابھی اتنی سردی میں پاگل ہو گئی ہو اور ویسے بھی مجھے نیند آرہی ہے کہہ کر سو گئے۔۔۔ مری میں بھی بہت ٹھنڈ تھی۔۔ سب نے گرم کپڑے لیے ہوئے تھے کچھ سٹوڈنٹ برف باری کا مزہ لے رہے تھے تو کچھ آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے رومز میں چلی گئے۔۔ صبح سب سویرے اٹھے وہاں پر کک تھا جس نے سب کے لیے ناشتہ بنایا ہوا تھا وہ کر کے سب نکلنے کی تیاری کر رہے تھے۔۔ واشر و مس کے باہر تو جیسے رش لگا گیا تھا۔۔ لڑنے لاڑانے پر اتر آئے تھے کے پہلے میں جاؤ پہلے میں۔۔ جتنے بھی واشر و مس

ہوتے پر اتنے سارے اسٹوڈنٹ کے لیے کم ہی پڑھ جانے تھے۔۔ پاریشا واشر و مس گئے تو اپنے چہرے کو دیکھ کر چیخنے لگی اور باہر نکل آئے۔۔ اسکے باہر نکل آنے پر انکی کلاس فیلو صدف باتھ روم میں گھس گئے۔۔ یہ کس نے کیا ہے وہ پوچھنے لگی سوہا کی شکل پریشانی والی ہو گئی وانیزا بھی چپ کھڑی رہی تب ہی پریشا نے

اندازہ لگایا کہ شہریار کا کام ہو گا اور یہ سب رات کو ہوا ہے تب ہی سب اس پر ہنس رہے تھے اور اسکی دوستوں نے اسکو بتایا تک نہیں اور ہے شہریار کو روکا بھی نہیں۔۔ اس نے کہا پہلے میں اسکو دیکھ کر پھر تم لوگوں کو دیکھو گی۔۔ وائیزا کا کہا تم ہمیں مار دو تنگ کرو پورا بھی شور مت کرنا خامخا مزہ کر کیرا ہو جائے گا پلیز مزے کرنے آئے ہے نا کے لڑنے اسی لیے چھوڑو۔۔۔ سب ریڈی ہو کر اپنے اپنے روم سے نکل کر بھر لائونج میں آگیا تھے۔۔ جہاں پریشا کی نظر شہریار پر گئے جس نے گرے ہائی نیک پہنی ہوئے تھی اس پر لانگ جاکٹ پہنی ہوئے اور اپنے ہاتھ پیٹ کی پوکٹس میں ڈالے ہوئے تھے ہمیشہ کی طرح ر ف بال بنائی ہوئے تھے اور سب سے ہینڈ سم لگ رہا تھا ہلکے باقی لڑکے بے بہت ہی اسٹائلش اور خوبصورت تھے پر پریشا کو ہمیشہ سے شہریار کی ہے پر سنیلپیٹریٹ کرتی تھی وہ اس سے نفرت بھی کرتی تھے پر اسکو جب بے دیکھتی پہلے نظر من اپنے ہوش کھو بیٹھتی تھی۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ خود کو کمپوز کرتی تھی اور یاد کرتی کہ اس نے کتنا تنگ کیا ہے اسکو پھر اسکا غصہ ساتویں آسمان پر آجاتا تھا۔۔۔ اور رات والی بات تو ابھی اسکے دماغ سے نہیں نکلی تھی۔۔ سب سے پہلے انہوں نے

مری کی بہت سارے جاگھاو کی سیر کی . . پھر لڑکیوں نے بازار جانے کی ضد کی تو
ٹیچرز نے بس من بیٹھے اسٹوڈنٹ کے ساتھ مین گروپ بنا دیئے . . کیوں کے
پریشا اور شہریار والے ساتھ بیٹھے تھے تو انکے 2 گروپ بنوا دیا . . شہریار اور میکال
اپنی طرح سے ٹیم بنانا چاہتی تھے پر لڑکیوں کے اگے چُپ ہو گئے . . کیوں کے
لڑکیوں نے پہلے ہی گروپ بنالیا تھا . . سوہا، وانیزا، ثانیہ ساتھ تھے ان کے ساتھ
جنید، فارس اور نعمان تھے جب کے حفصہ، پاریشا اور ساتھ من اذان، شہریار
اور میکال ساتھ تھے حفصہ اور پاریشا شاپنگ میں اتنی مشغول تھی کے کسی کا ان
کو ہوش نہ تھا . . ایک لڑکا انکا کب سے پیچھا کر رہا تھا . . وہ شہریار والو کو پیچھے
چھوڑ چکی تھی کیوں کے وہ تیز تیز چل رہی تھیں اور شہریار والے اتنا تھک گئے
تھے کے آہستہ آہستہ چلنے کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے . . حفصہ کو اس لڑکے پر
شک ہوا اس نے پریشا کے کان میں کچھ کہا اور تھوڑی دیر بعد اسکو آنکھ کا اشارہ
کیا اور اچانک سے ایک نے اس لڑکے کو پکڑا تا کی وہ بھاگ ناسکے . . دوسری نے
اسکو مرنا شروع کیا . . شہریار، میکال یہ دیکھ کر انکی طرف دوہرے اور ان کو
روکنا چاہا پر وہ دونوں کسی کی نہیں سن رہی تھی ان دونوں پر تو جیسے بھوت سوار

ہو گیا تھا۔ . میکال نے شہریار کو کہا یار چھوڑ دے کہی یہ ہمیں بی نا اوپر پونچھا
دے۔ .

شہریار نے کہا اے کچھ پاگل ہو گیا ہے کیا ان دونوں وحشی جانوروں کو اسے کیسے چور
دو بچھارے کو مار دین گی۔ . سب لوگ ان کو گہرے ہوئے تھے۔ . اذان تھوڑی
دیر بعد آیا تو اس نے میکال سے پوچھا ان کو کیا ہوا ہے۔ . میکال اور شہریار ان سے
تھوڑا دور ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔ . میکال نے کہا جن چڑھ گیا ہے۔ . تو روکونا
ان کو پوچھو تو سہی کیوں بیگناہ کو مار رہی ہے اذان نے وہشت سے کہا۔۔۔ میکال
نے نارمل لہجے میں کہا اے کچھ کیا لگتا ہے ہم نے کوشش نہیں کی دونوں پاگل
ہو گئے ہیں ہم کو ہی نامار دے اسی لیے ہم پیچھے ہو گئے ہیں تو بی مت جا شہریار نے
بے سراثبات مین ہلا ایا۔ . شہریار اور اذان دونوں پریشان ہو کر انکی طرف دیکھ
رہے تھے جو اس لڑکے کا کچھ مر بنا رہی تھے میکال نے دونوں کو پیچھے سے کان
مین کہا کہ پتہ نہیں تم لوگوں کا کیا ہو گا۔ . اذان اور شہریار نے نا سمجھی سے مڑ
کر پیچھے دیکھا اور میکال کو دیکھنے لگے۔ . اذان نے پوچھا بھائی کہنا کیا چاہ رہا تو۔

میکال نے ہنسی دباتی ہوئے کہا شادی کے بعد تو تم لوگوں کو پٹک پٹک کے مرے گی۔۔ اذان کی آنکھیں بڑی ہو گئی اور کہنے لگا بھائی میں تو مذاق کرتا تھا میری مت ماری گئی ہے کیا اس ڈائن کو اپنی بیوی بناؤ (اذان ہمیشہ حفصہ کے ساتھ فیلرٹ کرتا تھا حفصہ اسکو انور کرتی تھے کے پاگل ہے کیوں کے اذان ہر لڑکی کے ساتھ فری ہو جاتا تھا۔۔ حفصہ اذان کو باض اجانے کی دھمکی دیتی تھی۔ پر اذان باض کہاں آتا تھا۔۔ ہر وقت اسکو اپریس کرنے کے موقع ڈھونڈتا تھا۔۔ جب جب اذان حفصہ کے ساتھ فیلرٹ کرتا تب تب میکال اور شہریار، اذان کو بہت تنگ کرتے تھے کے یہ تیرے سے نہیں پٹی گی بیٹا۔۔ پر اذان کہتا تھا دیکھنا ایک دن تم دونوں کی بھابی بناؤ گا حفصہ کو۔۔۔ اذان ہر لڑکی کے ساتھ فیلرٹ ضرور کرتا تھا پر حفصہ کے لیے سریس تھا۔۔

شہریار نے میکال کی گردن اپنے بغل میں دھوپچی اور کہنے لگا تو بعض نہیں آتا واپسیات بتائے کرنے سے تجھے کتنی دفعہ منہ کیا ہے کے اسکو بھابی نا بولا کر۔۔ ایک بار پھر اسکو اپنی بھابی بولانا تو جان لے لو گا مین تیری۔۔ اذان کہہ رہا تھا ابھے شہری کہہ کیا رہا ہے۔۔ آج یہ کام کر دے۔۔ اذان شہریار کو اکسارہا تھا۔۔ اور

شہریار گھوسے بنا بنا کے میکال کے پیٹ میں مر رہا تھا میکال پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ پھر بھی یہی کہ رہا تھا سچ کڑوا ہوتا ہے۔۔۔ وہ سب آپس میں لگے ہوئے تھے اتنے میں حفصہ اذان کے پاس آئی اور اسکو مخاطب ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔ اذان کے بچے ویسے تو تو بڑا ہیر و بنا پھرتا ہے اور آج ہم سے پوچھنے تک نا آئے کے ہم اس لڑکے کو کیوں مار رہے تھے۔۔ ہماری مدد ہے کر دیتے۔۔ پریشا بی اذان کے ساتھ کھڑی ہوئے تھی۔۔

حفصہ کے پیچھے میکال اور شہریار کھڑے بنگڑے ڈال رہے تھے اذان کو چڑھانے کے لیے۔۔

پاریشا ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی، اذان ان دونوں کو آنکھ دیکھا رہا تھا پر وہ کہاں اسکی سنی والے تھے۔۔ حفصہ اذان کی اچھی خاصی کلاس لینے کے بعد شہریار اور میکال کی طرف پالٹی۔۔ اب انسے شکوے شکایت کرنے لگی کے تم لوگوں کو پتہ بھی ہے وہ لڑکا ہمارا پیچھا کر رہا تھا پر تم لوگوں نے اسکو کچھ نہیں کہا

یہ تو شکر ہے میرے ساتھ پریشا تھے۔۔۔ اب اذان کی باری تھی وہ پیچھے سے
بنگڑے ڈال کر ان کو چڑا رہا تھا۔

شہریار نے بھی موقع پر چوکا مارا۔ اور حفصہ سے کہایا رہم تو آگئی تھے تم لوگوں
کو بچانے کے لیے یہ اذان، ہاں اذان نے ہمیں روک دیا کے مت جاؤ یا رخامنا
تم لوگوں کو ہی

ناٹخ دین دونوں پر بھوت سوار ہے تمہیں تو پتا ہے کتنا ڈر پوک ہے۔۔۔ اذان
کی جیسے ہوائے نکل گئی۔ وہ وہی کا وہی کھڑا رہ گیا کے یہ کیا کہہ دیا اس نے۔

حفصہ اذان کو دیکھنے لگی تب ہی اذان نے گھبرا کر کہایا رخسم اٹھو الوان دونوں
کمینے انسانوں نے ہے مجھے روکا تھا کے مت جاؤ جنگلی بلیلاں ہو گئی ہے۔۔۔ میکال
نے جھٹ سے کہا انکے اذان جھوٹ نابول۔ اگر تو جانا ہی چاہتا تھا تو چلا جاتا

ہمہارے کہنے پر کیوں آیا۔ حفصہ نے اپنے ہاتھ کمر پر رکھ کر ایک آئی برو اوپر
کر کے اذان کو دیکھا اور پوچھا اب بولو۔ اذان نے کہایا رخفصہ یقین کرو تمہیں
مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔ میں تمہیں اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ حفصہ نے غصے

سے اپنی مٹھیا بیچ لے۔۔ اور اپنا پیر زمین پر دے مارا۔ شہریار اور میکال اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے تھے اذان کی شکل دیکھنے والی ہو گئی تھی۔۔ ثانیہ نے پیچھے سے آواز دے۔۔ شہری شہری۔۔ شہریار نے پیچھے دیکھا وہ سب ساتھ آ رہے تھے۔۔

لڑکیاں ساتھ ہو گئی۔۔ پر لڑکوں کی تکرارے چل رہی تھی۔۔ شہریار میکال اور اذان نے جنید، فارس اور نعمان کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔ ہر وقت ان پر روب جماتے۔۔ جنید والے چپ کر کے انکا ہر حکم مان لیتے۔۔ کیوں کے پاریشا بھی ان کے ساتھ نا تھی اسی وجہ سے وہ چپ ہو گئی۔۔ کہی کچھ کرنا بھاری نا پڑھ جائے۔۔

پاریشا نے گول گپو کی دکان دیکھی وہاں پر سب لڑکیاں گئے۔۔ پاریشا نے سب کو چیلنج کیا کہ کون اس کے ساتھ کمپیٹیشن کرے گا سب پیچھے ہو گئی پر اذان نے شہریار کو دھکا دے کراگی کیا کہ۔۔ ہمارا شیر شہریار تمہارے ساتھ کمپیٹیشن کرے گا پر ایک شرط ہے۔۔ شہریار نے اذان کو غور کر دیکھا۔۔ اذان نے کہا

انکے ہمت کر۔۔ اگر ہم جیت گئے تو ان سے کچھ بھی کروا سکتی تھ۔۔ پریشانے
پوچھا کیسی شرط۔۔ اذان نے فوراً جواب دیا اگر ہم جیتے تو تم لڑکیوں کو جو ہم کہے
گے وہ کرنا پرے گا۔۔ اور اگر تم لوگ جیت گئے تو جو تم لوگ کہو گی وہ ہم
کرے گے۔۔

میکال نے اذان کے کان میں کہا انکے پاگل ہو گیا تھا کیا اگر ہم ہار گئے تو ان
لڑکیوں نے فضول چیزیں کروانی ہے ہم سے اور یہ گول گپا کمپیشن ہے کوئی کار یا
بانک راسک نہیں نا ہے سنگنگ۔۔۔۔ اذان نے کہا مجھے اپنے یار پر پورا بھروسہ
ہے یہ جیت لے گا۔۔ شہر یار نے کہا بو کو اس بند کر مینے کہاں پھنسا دیا ہے۔۔

سوہانے زور سے کہا ہاں منظور ہے چلو اسٹارٹ کرو۔۔ شہر یار اور پریشا آمنے
سامنے بیٹھ گئے مقابلہ شروع ہو گیا۔۔ شہر یار نے پہلا گول گپا ڈالتے ہے خاسنا
شروع کر دیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔۔ پریشا کی ہنسی نکل گئی اور
شہر یار اٹھ کر پانی پینے لگا۔۔ بہت مرچے تھی گول گپو میں۔۔ پریشانے طنزیہ
مسکراتے ہوئے شہر یار سے کہا کیوں امیر زادے اتنے میں ہی ہوا نکل گئے۔۔

شہر یار نے کچھ نا کہا لڑکیوں نے شور مچانا اسٹارٹ کر دیا کہ ہم جیت گئے ہم جیت گئے۔۔ اذان نے حفصہ کے کان میں کہا تم ہماری دوست ہو یا انکی۔۔ حفصہ نے کہا تم نے ہے کہا تھا۔۔ اب بکتو۔۔۔۔۔

سب لڑکیوں نے اپنے شاپنگ بیگس لڑکوں سے اٹھوائے اور سارے شاپنگ کے پیسے ان سے نکلوائے



سب فارم ہاؤس واپس آچکے تھے۔۔ سارا دن گھومنے کے بعد بہت تھک گئے

تھے۔۔ ڈنر کر کے سب اپنے رومز کی طرف چلے گئے باقی کچھ ابھی بھی فل

ایئر جی میں تھے اور انجوائے کر رہے تھے۔۔ پریشا کو اپنے بابا کو کال کرنی تھی پر

موبائل میں سنگنز نہیں آرہے تھے۔۔ اس نے کہا شاید باہر آجائے پروہ باہر

اکیلے کیسے جاؤ جنید کو دیکھتی ہوں اور اسکے ساتھ باہر جا کر فون کر لوں گی بابا

کو۔۔۔ جنید کے روم من گئی تو سارا روم خالی تھا۔ تھوڑا اگے جھانک کر دیکھا تو نعمان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اسکو بتایا کہ وہ یہاں کیس لیے آئی ہے تو نعمان نے کہا چلو چلتے یے۔ پریشانے دیکھا سب لڑ کو کا بیڈ صاف تھا ایک بیڈ ہی بھرا ہوا تھا اس نے نعمان سے پوچھا یہ کس کا بیڈ ہے پورا بھرا ہوا جنید نے بتایا کہ یہ بیڈ شہریار کا ہے۔۔

پریشانے کہا ہمم لگ بھی اسکار ہا جو اپنے بال تک سیٹ نہیں رکھتا وہ اپنے بیڈ کو کیا سیٹ رکھے گا۔ وہ دونوں باہر آ گئی پریشا بابا سے بات کرنے کہ بعد واپس اپنے روم میں جانے لگی تب ہی اسکو لڑکیاں باہر آتے نظر آئی ان میں وائیز اور سوہا بھی تھی اس نے وائیز اسے پوچھا کہ باہر کیوں جا رہی ہو۔۔ اس نے بتایا کہ سب آپس میں مل کر کوئی گیم کھیلنا چاہ رہے ہیں۔ ہمیں بھی نیند نہیں آ رہی تھی اسی لیے سوچا۔ ہم بھی کھیلتے ہیں۔۔ پریشانے منہ بگھار کر کہا ہیں کے سا گیم؟ اس نے کہا مجھے بھی نہیں پتہ کے سا گیم۔ باہر چلو تو پتہ چلے تم بھی چلو۔۔۔ وہ باہر آ ہی تو۔۔ وہاں پر کچھ لڑ کے موجود تھے۔ اور کچھ لڑکیاں۔۔ میکال نے کہا سب آ گئے۔ چلو گیم اسٹارٹ کرتے ہیں۔ میکال نے بتایا کہ

ہائیڈ اینڈ سیک کھیلے گے۔۔ پر ایک لڑکا ہو گا ایک لڑکی۔۔ سب نے اپنی جوڑی بنا لی۔۔ پر پریشا اور شہریار اور کچھ بوائےز رہ گئے۔۔ جو پریشا کی کلاس کے تھے۔۔ پریشا نے دل میں سوچا کہ اب میں کس کے ساتھ بناؤں ان ٹھہریوں کے ساتھ تو بالکل نہیں بناؤں گی اور اس بیگھری ہوئے امیر زادے کو پھر بھی بنا سکتی ہوں۔۔ کچھ بھی ہو آج تک اس نے مجھے بری نظر سے نہیں دیکھا بلکہ سہی طرح سے بھی نہیں دیکھا ہو گا۔۔ تبھی اس نے کہا میں شہریار کے ساتھ اپنی ٹیم بنا رہی ہوں اس نے جوڑی کہنے کے بجائے ٹیم کہا۔۔۔ شہریار نے حیرت سے اسے دیکھا اور زیر لب مسکرایا۔۔۔ گیم اسٹارٹ ہو گیا سب چھپنے کے لیے دوڑے ایک جوڑی وہی رک گئی۔۔ کیوں کہ وہ سب کو ڈنڈے گے۔۔

شہریار اور پریشا چھپنے کے لیے جگاڈھونڈ رہے تھے شہریار جو جگاڈھونڈتا پریشا کو پسند نہ آتی اور یہ کہہ کر ریجکٹ کر دیتی کہ یہاں سے آرام سے پکڑیے جائے گے کوئی اور جگاڈھونڈو۔۔۔ فارم ہاؤس کے پیچھے ایک اسٹور روم تھا۔۔

پریشانے شہریار سے کہا وہاں چلتے ہے دونوں اندر چلے گئے اک بلب کی روشنی
تھی باقی اندھیرا تھا شہریار نے دروازہ کھولا چھوڑ دیا۔ . پریشانے بند کر دیا یہ کہہ
کر کے ان کو شک ہو جائے گا کہ ہم یہاں پر ہے۔ . شہریار نے بے کاندھے
اچھا کر کہا اوکے۔ . جیسے ہے دروازہ بند ہو اوہ دونوں وہاں بیٹھ کر انتظار کرنے
لگے۔ . شہریار نے پریشا کو تنگ کرنے کا سوچا۔ . اس نے پریشا کو کہا ویسے کتنی
چالاک ہو تم۔ . پریشانے آنکھیں چھوٹی کر کے ایک آئی برو اوپر کی۔ . اس نے
کہا سب کے سامنے مجھے سے نفرت کرتی ہوں اور جب جوڑی بنانے کی بات آئی
تو میرا نام لے لیا۔ . ویسے میں ہوں بھی اتنا ہینڈ سم کے ہر لڑکی مجھ پر فدا ہو جاتی
ہے۔ . میرے پاس پیسا بھی بہت ہے کا ہر لڑکی میری گرل فرینڈ بنانا چاہتی ہے
پر میں تم جیسیوں کو منہ تک نہیں لگتا ہوں۔ . امیر اور ہینڈ سم لڑکا دیکھا نہیں کے
چپک جاتی ہے۔ . بٹ تم سب سے چالاک نکلی تم نے الگ ہی پلان بنایا مجھے
پھسانے کا۔ . اچھی طرح سے اٹینشن حاصل کی ہے۔ . اور اب جب تم نے
دیکھا کہ میں تمہیں گھاس نہیں ڈال رہا تو خود ہی قریب آنے کی کر رہی ہو۔ .
مان گئے اور آہستہ سے تالیاں بجانے لگا پریشا کا چہرہ بغر گیا اور جھٹ سے بولی۔ .

اوہیلو مسٹر بیگھری ہوئے امیر زادے تمھاری ہمت کیسے ہوئے مجھ پر اتنا بڑا الزام لگانے کی۔۔ وہ اپنی انگلی اٹھا کر بول رہی تھی۔۔ اپنی حد میں رہو۔۔ تم کیا مجھے منہ لگاؤ گے۔۔ میں تمھارے جیسو کو دیکھو بھی نہیں۔۔ میں تمھاری ان لڑکیوں کے طرح نہیں ہوں جو لڑکوں پر مرتی ہے۔۔ (پریشا شہریار کی کلاس فیلو لڑکیوں کے بارے میں بول رہی تھی جو ہر وقت شہریار کے اگی پیچھے گھومتی ہے اور شہریار بھی کبھی کا بار ان سے بے تکلف ہو جاتا تھا)۔۔ اور جہاں تک جوڑی بنانے کی بات ہے تو تمہیں بتا دوں۔۔ ہو تو تم بد تمیز اور بیگھری ہوئے امیر زادے پر مجھے لگا لڑکی کو گندی اور بری نظر سے نہیں دیکھتے ہوں اسی لیے میں نے تمہیں چوز کیا وہ دونوں لڑکے ہی آوارہ ہے عجیب نظروں سے دیکھتے ہے اسی وجہ سے میں نے سوچا ان کے ساتھ اکیلے من سیف نہیں ہوگا۔۔ پر تمھاری تو اور زیادہ گندی ذہنیت ہے۔۔۔۔ من اسی ویسی لڑکی نہیں ہوں اپنے گندے خیالات اپنے پاس رکھو پڑھنے آئے ہوں نا کے آوارہ گرد یاں یا لڑکو کو پھسانے کے لیے۔۔ شہریار کو بہت برا لگ رہا تھا کہ یہ اس نے کیا کہہ دیا۔۔ نہیں کہنا چاہیے تھا اسکو۔۔ اس لڑکی نے اس پر بھروسہ کیا اور اس نے مذاق میں ہی اس کا اعتبار توڑ

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

دیا... ساتھ ساتھ اسکو پریشا کا بھروسہ کرنا اچھا لگا... پریشا بیچ پر بیٹھ گئی... اور دونوں خاموش ہو گئے... پر بہت دیر گزر جانے کے بعد جب کوئی نا آیا تو پریشا نے کہا واپس چلتے ہے سب نکل آئے ہونگے شہر یار نے بے سراثبات میں ہلایا... دونوں خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے... دروازہ کھولنا چاہ پر دروازہ کھل نہیں رہا تھا... بہت کوششیں کرنے کے بعد بھی کچھ نا ہوا پھر دونوں نے مل کر بھی زور لگائے پر دروازہ کھولنے کا نام ہے نہیں لے رہا تھا...

آدھے گھنٹے کے بعد سب لوگ مل گئے تھے باقی رہ گئے تھے پریشا اور شہر یار... وہ ان کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے پر انکا آتا پتہ نہیں لگ رہا تھا... آخر کر سب اپنے اپنے رومز میں چلے گئے کے خود ہی آجائے گئے... بہت دیر گزرنے کے بعد بھی سب اپنی اپنی بتاؤ میں مصروف تھے کسی کو یاد ہی نہیں رہا کے پریشا اور شہر یار ابھی تک نہیں آئے ہے... وہاں شہر یار کا غصے سے برا حال تھا کب سے کوششیں کیے جا رہے تھے پر دروازہ نہیں کھولا... پریشا نے بہت آوازیں بھی دی کے شاید کوئی سن لے موبائل کے سگنلز بھی نہیں آرہے تھے... پر باہر سے بھی کوئی جو ب نا آیا... تھک ہار کر وہ اسٹول پر بیٹھ گئی، شہر یار یہاں وہاں

چکر لگا رہے تھا اس نے اپنی پوکیٹ سے سگریٹ کا پیک نکل کر سگریٹ پینا
اسٹارٹ کر دیا تھا پریشا کو سگریٹ کی خوشبو اریٹھٹ کر رہی تھی۔۔ وہ چپ نارہ
سکی اور بول دیا۔۔

آئے۔ سیکھری ہوئے امیر زادے یہ سگریٹ پی کر کیوں اپنے آپ کو مارنا چاہتے
ہوں۔۔ چلو اگر مرنے کا اتنا ہی شوک ہے نا تو باہر جا کر مرنا میرے سامنے یہ
مت پیو میں بھی نا تمہارے ساتھ مر جاؤ۔۔ پریشا
شہریار کے پشت کو دیکھ کر بول رہی تھی۔۔

شہریار نے اپنا چہرہ اسکے سامنے کیا غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔ اس نے کہا اسے کیا
دیکھ رہے ہوں غصے سے کہی پھٹ نا جاؤ سچ تو کہہ رہی ہوں۔۔ ویسے سچ کڑوا
ہوتا ہے پر سچ سچ ہوتا ہے۔۔ وہ بولتی جارہی تھی بولتی جارہی تھی شہریار کی
برداشت جواب دے گئے اس نے پریشا کا ہاتھ پکڑا اسکو اسٹول سے نیچا اتارا اسکی
نازک کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھ سے دبا رہا تھا اپنی ڈارک برائون کلر کی آنکھیں

گرے آنکھوں پر جمع دی۔۔ پریشا نے کہا
what the hell are you doing?.

اس نے کہا سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے، نا Its hearting... leave me
تم دروازہ بند کرتی نا ہم یہاں پھستے... اتنے میں پریشا کے آنکھوں میں آنسو
آگئی شہریار کا اتنے مضبوطی سے ہاتھ پکڑنے پر اسکو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔
بہت بہادر بننے کی کوشش کی پر نا کام ہو گئی۔۔۔ شہریار سے اس کے آنسو چپ نا
سکے اس کے دل کی اک بیٹ مس ہوئی۔۔۔ پریشا نے جلدی سے اپنا چہرہ نیچے کیا
وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے پریشا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور پھر

سے سگریٹ پھونکنے لگا۔ پریشا نے تھوڑی دیر بعد کمپوز ہو کر کہا اب کیا کرے
کچھ سوچو ہم یہاں کب تک رہ سکتے ہے۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ شہریار نے
کہا سب تمہارا کیا ہوا ہے اب بھوک تو جب تک کوئی نہیں اتا ہمیں اسے ہی ویٹ
کرنا ہو گا۔ پریشا نے آہستہ سے کہا جن کہی کا۔ شہریار نے بھی سن لیا اتنی
خاموشی تھی وہاں۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔

2 گھنٹے مزید گزر جانے کے بعد جب کوئی نا آیا تو دونوں کی پریشانی بڑھ گئی۔۔
اب شہریار نے پریشا کو کہا کہ موبائل کی لائٹ جلاؤ تاکہ یہاں وہاں دیکھ سکے
کہی سے کوئی مدد مل جائے۔۔ باقی تو کمینے میرے دوست لگتا ہے بھول گئے ہے
مجھے ابھی تو انکی زندگی میں لڑکیاں آئی نہیں ابھی سے یہ حال ہے آگے پتا نہیں
کیا کرے گے سالے۔۔ وہ بڑبڑا رہا تھا پریشا سن رہی تھی۔۔

وہاں پر لوہے کا بڑا سا اور موٹا ڈنڈا پڑھا ہوا تھا شہریار نے وہ اٹھایا اور دروازے
کی طرف بڑھا پریشا بھی اسکے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔

شہریار نے اپنی پوری طاقت سے وہ ڈنڈا دروازے میں دے مارا اتنی دفعہ مرنے
کے بعد بھی دروازہ ٹوٹا نہیں۔۔ آخر کروہ تھک کر بیٹھ گیا۔۔ پریشا کا بھوک
سے برا حال ہو گیا تھا۔۔ بھوک اسے برداشت نہیں ہو رہی تھی اور چکر بھی آ
رہے کب سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔ اتنے میں باہر سے کسی کی آواز
آئے۔۔ شہریار نے پریشا کی حالت دیکھی تو اسکو اشارہ کر کے بیٹھنے کا کہا اور خود
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔ اس نے زور زور سے پوچھا کوئی باہر ہے۔۔ ہم

یہاں پر پنہس گئے ہے۔ . . . دروازہ بھی خٹختایا۔ . . باہر سے آواز آئی۔ . . من کچھ لیکر اتا ہوں آپ تھوڑا انتظار کریں۔ . . اس نے کہا اوکے ہم انتظار کر رہے ہیں۔ .

باہر سے ایک آدمی نے کہا کہ وہ کچھ لے کر آ رہا ہے۔۔ جب تک تھوڑا انتظار کرنا۔۔ اچھا۔۔ پریشانے نڈال سے لہجے میں کہا

شہریار نے اپنی پاکٹ سے چاکلیٹ نکل کر پریشا کے آگے کیا پر پریشانے دیکھ کر منہ اُدھر کر دیا۔ . شہریار ہلکا سا مسکرایا۔ . اور کہا چوڑیل کھا لو ورنہ مر جاؤ

گی۔ . خوش ہو جاؤ تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔۔ اور ہاں اس نے مزید کہا مر جاؤ گی پر تمہارا نہیں کھاؤ گی۔ . ورنہ پھر گندی ذہنیت سے الزام لگاؤ گے اور اتنی سی

چاکلیٹ سے میرا کونسا پیٹ بھر جانا ہے۔ . وہ منہ دوسری طرف کر کے بات

کر رہی تھی۔ . . . وہ پھر سے ہلکا سا مسکرایا۔ . کوئی الزام نہیں لگاؤ گا کھا لو پیٹ

نہیں بھرے گا پر تھوڑی اینز جی آجائے گی اس نے نرمی سے کہا۔ . ویسے کتنا بولتی

ہوں اللہ مافی۔ . ویسے ہمہارے ایسے نصیب کہاں کہ اتنی جلدی مر جاؤ اور ہماری

جان بخش دو۔۔۔ خیر میں بتا رہا ہوں اگر تم بے ہوش ہو گئی تو میں تم جیسی موٹی کو کیسے اٹھا سکو گا۔۔۔ اس نے شرارت سے کہا اور اپنی ہنسی کو دھبایا۔

پریشانے اپنا چہرہ اسکی طرف کیا اور گوسالگیا میں تمہیں موٹی لگتی ہوں۔۔۔ تم خود ہو گے موٹے سائنڈ۔۔۔ شہر یار نے کان پکڑ لیا اور کہا بس بس میری ماں اب شروع مت ہو جانا۔۔۔ میں توبہ کی۔۔۔ اور اس طرح غور کر مت دیکھو ڈر لگتا ہی کہانا جاو۔۔۔ ماں بابا کالا ڈلا ہوں۔۔۔ ان کو پتہ چلانا کے ان کے بیٹے کو ایک چوڑیل کھا گئی تو وہ ضرور تمہیں دیکھنا چاہے گے۔۔۔ وہ معصوم شکل بنا کر بول رہا تھا۔۔۔ پریشانے کے معصوم چہرے کو دیکھتی ہی رہ گئے۔۔۔ اسکو ہنسی آرہی پر اس نے اپنے آپکو کنٹرول کیا اور شہر یار کے ہاتھ سے چاکلیٹ چین لی۔۔۔ شہر یار نے کہا چوڑیل آرام سے نہیں لی سکتی تھی اتنے لمبے ناخن مار دے۔۔۔ جنگلی بلی۔۔۔ پریشانے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور۔۔۔ چاکلیٹ کھانے لگی ایک بائٹ لیکر کہا اگر دوبارہ پنگا لیا تو اور تیزی سے مارو مسٹر۔۔۔ بیگھری ہوئے امیر زادی۔۔۔

اس نے کہا مار کر تو دیکھا چوڑیل.. جان لے لوں گا میں تمہاری.. میں چوڑیل
تو تم بھوت.. تم ڈاین.. تم بھوکے شیر ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑتے ہو... اور
تم جنگلی بلی ہر وقت مارنے کو تیار بیٹھی ہوتی ہو.. ابھی پھر سے انکی لڑائی شروع
ہونے جارہی تھی کے دروازے سے آواز آرہی تھی جیسے کوئی دروازے کو کچھ
مر رہا ہو.. دونوں کو لگا کوئی آیا ہو گا.. اچھا ہوا کوئی اگیا ورنہ یہ لڑائی پوری
رات تک چلنی تھی.. بلکہ تب تک چلتی جب تک کوئی ان کو روک نالیتا..
تیسری جنگ عظیم شروع ہو جاتی.. پریشا اور شہریار دونوں دروازے کی طرف
بھڑنے لگے کے پریشا کو چکر اگیا وہ گرنے لگی کے شہریار نے اسکو اپنے دونوں
ہاتھوں سے پکڑ لیا.. اسنے اپنی گرے آنکھوں سے اسکو دیکھا جس کے چہرے پر
شرارت تھی.. جلدی سے اپنے آپکو اسے چھڑیا.. اور اگی بھر گئی.. شہریار اسکو
جاتا دیکھ رہا تھا.. اور مسکرا کر آہستہ سے کہا چوڑیل... دروازہ کھل گیا..
دونوں باہر نکل آئے رات ہونے کہ وجہ سے سردی بڑھ گئی تھی سردی کی وجہ
سے انکا جسم آکڑ رہا تھا.. پریشا نے صرف شاول اڑی ہوئی تھی.. جس کو اپنے
جسم پر پوری طرح سے لاپیٹ دیا تھا.. ایک آدمی کھڑا تھا جو ہاں کار کھوالا تھا.

اس نے ان دونوں سے معافی مانگی اور انسے ریکویسٹ کی کہ یہ بات وہ کسی کو نہ بتائے۔۔ ورنہ اسکی جاب چلی جائے گی۔ اس آدمی نے کہا کہ صاحب نے پیسے دیئے تھے نیا دروازہ لگوانے کے پر میں نے اپنی بیوی کے علاج کی وجہ سے پیسے وہی خرچ کر دیئے۔ اب جب سیلری ملی تو پکا لگوا دوں گا۔ شہریار نے کہا چچا ڈونٹ وری ہم کسی کو نہیں بتائے گے۔ کیوں چوڑیل۔ پریشانے دانت چبا کر اسکو دیکا۔ اور سر ہلا کر اس آدمی کو یقین دلایا۔ اس آدمی نے دونوں کا شکریہ ادا کیا۔ شہریار نے اپنی پاکٹ سے والٹ نکالا اور اس میں سے کچھ پیسے نکل کر اس آدمی کو دیئے۔ اور کہا دروازہ بھی لگوا دینا باقی جو بچ جائے اپنے پاس رکھ دینا۔ اس آدمی نے کہا نہیں بیٹا میں یہ نہیں لے سکتا۔ شہریار نے زور دے کر ان کو چُپ کروایا اور کہا بس کسی کو بتائے گا مت۔ اس آدمی نے بہت دعائیں دی شہریار

کو۔ اس نے بھی کہا بس دعاؤں میں یاد رکھیے گا ہم چلتے ہے۔ پریشا اسکی نرم لہجے پر دھنگ رہ گئی۔ کیا یہ اسابھی ہے ورنہ تو ہر وقت خون جلاتا ہامیرا۔ پریشانے کہا بس دکھاوا کر رہا ہو گا کے کتنا پیسہ ہے اسکی پاس۔۔۔ لڑکیوں کو

پھسانے کے طریقے تو یہ کرتا ہے اور الزام لڑکیوں پر۔۔۔۔۔ بھوت۔۔۔ وہ
دونوں گھر کی طرف بڑھ گئے۔۔ شہریار اور پریشاد دونوں تپے ہوئے تھے کے ان
کے کسی دوست نے ان کی خبر تک نہیں لی کے وہ زندہ بھی ہے یا مر گئے۔۔
اتنی دیر سے ہم نہیں ایے۔۔ وہ جیسے گھر میں گھسے اندھیرا لگا پڑھا تھا۔۔ شاید سب
سو گئے تھے اتنا گھومنے کے بعد سب تھک تھے، ٹائم بہت ہو گیا تھارات کے
2 بج رہے تھی۔۔ شہریار اپنے روم کی طرف بڑھا اور پریشا اپنے روم کی طرف
بارگئی۔۔ پریشا فریش ہونے کے بعد کچن کی طرف آئے اسکو بھوک بھی بہت لگی
تھی۔۔ پر پھر اسکو یاد آیا کے اسکو کھانا بنانا تو اتنا ہی نہیں۔۔ اب کیا کھائے گی۔۔
پھر اس نے فریج میں دیکھا کے شاید رات کا بچھا ہوا کھانا پڑھا ہوں۔۔ پر فریج
میں سبز یون اور فروٹس کے سوا کچھ نہ تھا۔۔ اسنے فریج میں سے انڈا بریڈ نکالا۔۔
اور سٹو و جلا کر بہت ٹرائی کی اتنے اندھے خرب کرنے کے بعد بھی اک انڈا سہی
نابنا سکی۔۔ آخری ٹرائے کرنے والی تھی کے کسی کے آنے کا آواز آئی وہ جلدی
سے گیس بند کر کے ونڈو کے پردے کے پیچھے چُپ گئی۔۔ اور تھوڑا سا سوراخ کر
کے دیکھنے لگی۔۔ وہ شہریار تھا۔۔ اس نے شکل بگھار کر سوچا یہ یہاں کیا کر رہا

ہے... شہر یار نے کچن میں دیکھا پورا گند پھیلا ہوا تھا۔ وہ ہنس پڑھا واہ میرے جیسا کون ہے جس نے کچن کی یہ حالت کی... وہ فریج کی طرف بڑھا... انڈا بریڈ نکالا... اور پکانے لگا تبھی پریشا پیچھے سے نکل آئی اس نے کہا تم یہاں کیا کر رہے ہو... O i see یہ سب آپکا کیا درہا ہے۔۔ بھوک لگی ہے... ویسے بھوت مجھے کہتی ہوں پر بھوتوں کی طرح خود نکل آئی ہوں ویسپ... اور بیگھر اہوا امیر زاد مجھے کہتی ہوں... پر لگتی تم ہو نو ابرا دی جس کو انڈا تک بنانا نہیں اتا... بولتا جاتا تھا... اور وہ چپ ہو کر اسے سن رہی تھی... پھر بولی اپنی بکو اس اپنے پاس رکھو... اچھا یہ بتاؤ تمہارے لیے پکائو میں انڈا اچھا بنا لیتا ہوں اور ہر قسم کا بنا لیتا ہوں... پریشا نے کہا میں زہر کھانا پسند کرو گی پر تمہارے ہاتھ کا کھانے تو ہر گز نہیں کھاؤ گی... میں خود پکا لو گی تم جلدی سے بنا کے نکلو... اس نے کاندھے اچھا کر کہا... As you wish churiyal... ویسے بھی میں کونسا تمہارے لیے بنانے کے لیے مارا جا رہا ہوں... صرف ہمدردی کے خاطر کہ رہا تھا پر تم چوڑیل کو ہمدردی کہاں سمجھ آتی ہے... اس نے اپنا لیے بڑا انڈا بنایا... جس میں پیاز اور دو تین سبز یان ایڈ کر کے مرچ مسئلہ ڈالا... پریشا نے سوچا پیٹ

ہے لا لو کھیت ہے اتنا بڑا انڈا کیلے کھائے گا۔ . ظالم مجھے تھوڑا انسٹ کرتا تو میں بھی مان جاتی۔ . پر اب کیا ہو گا۔ . اچھی بھلی آفر ریجٹ کر دی میں نے۔ . اللہ اب روکھی سوکھی بریڈ اور کچا انڈا کھانا پرے گا۔ . وہ سوچ رہی تھی۔ کے شہریار نے انڈا پلیٹ میں اتارا اور خوشبو سونگھنے لگا۔ . پریشا کو جلانے کے لیے۔ . پریشا کے منہ میں پانی آگیا۔۔ اور پیٹ میں سے آوازیں آنے لگی۔۔۔۔ شہریار نے انڈے کی دو حصے کیا ایک حصے کو دوسری پلیٹ میں ڈالا اور ڈھکن دے کر رکھ دیا۔ . وہ پوچھے بنا رہ نہیں سکی۔ . یہ کیوں رکھا ہے۔ . اس نے کہا خوش فہمی میں مت رہنا۔ . مجھے موٹا انڈا پسند ہے اسی لیے زیادہ انڈے پکائی تاکہ انڈا موٹا ہوں۔ . پر اتنا زیادہ تو نہیں کھا سکتا۔ . انسان ہوں۔ . وہ اپنی پلیٹ لیکر چلا گیا۔ . پریشا نے آخر تک اسکو دیکھا جب وہ نا آیا تو اس نے وہ انڈا اٹھیا اور پاگلوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑھی۔ . شہریار نے جھٹ سے اسکو پکڑ لیا اور اسکی پکچر زبانی۔ . پریشا کے ہوا نکل گئی وہ وہی ساختے میں آگئی کے یہ کہا سے ٹپک پڑھا۔ . اس نے کہا تم نے تو کہا تھا ہر کھا لونگی پر تمہارے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاؤں گی۔ . وہ اسکی نقل کر رہا تھا۔ . اب کیسے کھا رہی ہوں میڈم چوڑیل۔ . پریشا نے کہا کھانا

ضایع ہو رہا تھا اسی لیے کھا رہی ہوں۔۔ تم امیر زادی کو کیا فکر کھانا ویسٹ ہونے کی۔۔ شہر یار نے کہا ہم ہمیں بس بس اب ڈرامے بند کرو اور لیکچر ناسناؤ کھالو کچھ نہیں کہتا میں۔۔ وہ جانے لگا تب پریشانے اسکو آواز دے سنو۔ بیگھری ہوئے ناوا بزادے۔۔ شہر یار نے ایک آئی برو اوپر کی اور کہا کیا ہے۔۔ اور انڈا نہیں ہے اور نا ہی میں دوبار بنا کر دوں گا۔۔ پریشانے کہا سن تو لو پہلے ہے اپنی بکو اس شروع مت کرو۔۔ کسی کو بتانا مت کہ ہم اسٹور روم من چُپ گئے تھے اور وہاں پنھنس گئے تھے۔۔ اس نے نا سمجھی سے پریشانے کو دیکھا اور کہا اوکے نہیں بتاؤ گا۔۔ ویسے پوچھ سکتا ہوں کیوں۔۔ پریشانے کہا ضروری نہیں۔۔ اس نے کہا پھر میں سب کو بتاؤ گا کہ تم اور میں اکیلے وہاں پنھنس گئے تھے اور دروازہ گھنٹوں بند رہا تھا۔۔ ہم دونوں کے علاوہ کوئی نا تھا۔۔ پھر گنا گنگنا نے لگا۔۔ ہم تم ایک کمرے میں بند ہو اور چابی کھو جائے۔۔۔۔۔ پریشانے دانت چبائے۔۔۔۔۔ اسکو اتنا غصہ آ رہا تھا کہ اس نواب زادے کی جان نکل دیتی۔۔ پر خود کو کنٹرول کیا اور کہا۔۔ پلیز سمجھا کرو ایک لڑکی کے لیے سہی نہیں ہوتا۔۔ شہر یار نے لا پرواہی سے کہا OK بس اور کچھ کہنا نہیں ہے تو میں جاؤں۔۔ پریشانے کہا

جاؤ میں کونسا مر رہی ہوں کے تم یہاں کھڑے رہو۔۔ پریشا نے اسکے انداز میں کہا تو وہ اپنی ہنسی دبانے لگا اور چلا گیا پیچھے سے وہ چوڑیل پھر سے بھوکوں کی طرح انڈا بریڈ پر ٹوٹ پڑھی جیسے صدیوں کی بھوک کی ہوں۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد اسکو سکون ملا۔۔ اور اپنے بیستر میں گھس گئے اتنی سردی تھی۔۔ صبح سویرے وہ سب اسلام آباد کے لیے نکل گئے۔۔ پریشا اور شہریار نے اپنے دوستوں کو رات والا کوئی سین نہیں بتایا۔۔ اور جب انہوں نے پوچھا تو کہہ دیا کہ ہم تم لوگوں کا انتظار کر رہے تھے پر جب تم لوگ نہیں آئے تو ہم آ گئے۔۔ دیکھا تو تم سب لوگ سو گئے تھے۔۔

راستے میں سب نے خوب انجوائے کیا۔۔۔ کبھی truth and dare کھیلتے۔۔ تو کبھی پہلیان بوجھواتے۔۔ سینیرز نے جونیرس کی حالت کر دی تھی۔۔ جونیرس کو نوکروں کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے ہر کام انسے کرواتے۔۔ خاص کر شہریار نے فارس کے جان نکالی ہوئی تھی۔۔ پریشا سے یہ بات چھپی ہوئے نا تھی پر آج وہ کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔ میکال سب کی ویڈیو ریکارڈ کر رہا تھا۔۔ نعمان بھی اپنے DSLR سے سب کی پکس لی رہا تھا۔۔۔ جیسے شہریار نے فارس کے ناک میں

دم کر رکھا تھا ویسے ہی اذان نے نعمان کی جان عذاب کر رکھی تھی۔۔ اذان پوز پے پوز مر رہا تھا اور نعمان پکچر کھینچ رہا تھا۔۔۔ اذان اسکو حکم دے دیا تھا کہ سب پکس مجھے دے دینا ورنہ تمہاری خیر نہیں ہوگی۔۔ اچھے سے پکس لو۔۔ تاکہ میں اپنے فیس بک پر پوسٹ کر سکوں۔

اذان کا فوٹو سیشن ختم ہوا تو اس نے انٹاکشیری کا مقابلہ اسٹارٹ کر دیا جو نیورس اور سینیرز میں۔۔ آگے والی سیٹس پر سینیرز بیٹھے ہوئے تھے جب کے پیچھے والی سیٹس پر جو نیورس۔۔ پہلا گانا اذان نے شروع کیا۔ دھک دھک کرنے لگا ہو مو ا جیار اڈرانے لگا ڈھک ڈھک کرنے لگا ہو موراجیار اڈرانے لگا سیا بیا چھوڑنا کچی گلیاں توڑنا تو ہے میری دلربہ کیا لگتی ہے واہ ری واہ! دھک دھک کرنے لگا ہو موراجیار اڈرانے لگا۔۔ ہو دل سے دل مل جایا۔۔

گانا گانے کے وقت وہ گانے کے اسٹینپس بھی کر کے ناچ رہا تھا۔۔ سب سینیرز بوائے نے اسکا ساتھ دیا بلکہ جو نیورس بھی ساتھ میں ناچ رہے تھے۔۔۔۔۔ اور لارکیان ان کو دیکھ رہی تھی کہ یہ کیسے گانے گا رہے ہے۔۔ تو کچھ لارکیان ان

کے ساتھ ہی گارہی تھی اور انجئے کر رہی تھی۔۔ باقی کچھ اسکے ناچنے پر ہنس رہی تھے۔۔ جن میں پریشا بھی شامل تھی۔۔ وہ اپنی ہنسی کو کنٹرول نہیں کر پا رہی تھے یہاں تک کہ اس کے آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔۔۔ شہریار کی نظر اس پر گئی وہ بالکل ایک معصوم سے بچے کی طرح ہنس رہی تھے جس کو دُنیا کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔۔۔ اس نے زیرے لب کہا۔۔۔ پانگل۔۔۔۔۔

اب جو نیرس کی باری تھی نعمان نے گانا گایا۔۔۔

دلبر دلبر، ہاں دلبر دلبر ہوش ناخبر ہے، یہ کیسا اثر ہے ہوش ناخبر ہے، یہ کیسا اثر ہے تم سے ملنے کے بعد دلبر تم سے ملنے کے بعد دلبر۔۔۔

ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے تیرے بنا کیا وجود میرا تجھ سے جدا اگر ہو جائے

گے تو خود سے ہی ہو جائے گے جدا۔۔۔ کیونکہ تم ہی ہو۔۔۔ شہریار نے چلا کر

کہا یہ دیکھیں بھائیو اور انکی بہنوں مارکیٹ میں نیا عاشق آیا ہے۔۔۔ جس پر میکال

نے اسکو گھورا تو وہ ہنس دیا۔۔۔ جنید نے اچھلتے ہوئے کہا اب میری باری۔۔۔

تھی تو دانیزا نے اس کو روک دیا اور التجا بھری نظروں سے اسکو کو دیکھا۔۔۔ وہ
شکل بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔ جنید نے معافی مانگی اور اپنی جان چھوڑوائی۔۔۔ اور پھر سے
گانو کا سلسلہ چلا۔۔۔

Roop Tera Mastana Pyar Mera diwana

Roop Tera Mastana Pyar Mera diwana

Bhool Koi Hamse Na Hojaye

Roop Tera Mastana Pyar Mera Diwana

Bhool Koi Hamse Na Hojaye

اسے ہیہودا اور پرانے گانے سب نے گائے۔۔۔ اذان لڑکا بنا ہوا تھا اور جنید کو
جھوٹ موٹھ کی لڑکی بنایا تھا۔۔۔ کسی لڑکی نے اپنا ڈوپٹہ بھی دیا تھا۔۔۔ اور لڑکیوں
کی طرح شرمانے کی بھی ایکٹنگ کر رہا۔۔۔ کچھ لڑکے ان پر پیسے بھی گھور رہے
تھے۔۔۔ اور انکی ویڈیو بھی بنا رہے تھے۔۔۔۔۔ اذان حفصہ اور ثانیہ کو بھی تنگ کر
رہا تھا جس پر حفصہ اس کو لاتے مار رہی تھی اور ثانیہ دور رہنے کی دھمکی دے

رہی تھی۔۔ جنید نے بھی اپنے گروپ کی لڑکیوں کو کہا کیسی لگ رہی ہو۔۔ جس پر سوہانے آنکھ مار کر کہا۔۔ ایک دم پٹا خا۔۔ پریشا نے کہا وہ میری شہزادی بچ رہا ہے یہ کلر تم پر۔۔۔۔۔ خوب ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہوئے اور آدھا سفر کاٹا۔۔۔۔۔ باقی تھوڑا سفر بچ گیا۔۔ تو سب نے شہر یار سے کہا کہ اچھا گانا سنا دو۔۔ اس نے بھی گیتار لے۔۔ اور گانے لگا۔۔ پاریشا اسکو دیکھ کر اسکی آواز کے جادو میں کھو گئی۔۔ اور بہت غور سے اسکو دیکھنے۔۔

تبھی شہریار نے گانے کے بیچ میں نوٹ کیا کہ وہ اسی کو دیکھ رہی ہے۔۔ اس نے پریشا کو آنکھ ماری تاکہ اسکو ہوش آئے۔۔ پریشا کے تو تو تے ہی اوڑ گئے۔۔ اسکا منہ کھل گیا۔ شہریار کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔ اس نے مکہ بنا کے شہریار کو اشارہ کیا۔ شہریار نے اپنی ہنسی دبا کر اپنے چہرہ دوسری طرف موڑ دیا اور گانا جاری رکھا۔۔

پکنک کے بعد انکا اسپورٹس ویک اسٹارٹ ہو گیا تھا۔ سب اسٹوڈنٹ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کسی نے کرکٹ میں تو کسی نے فٹبال، باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن میں حصہ لیا۔ سب خوب انجئے کر رہے تھے۔۔۔ پر فٹبال کا مقابلہ خاص طور پر ہونا تھا دوسری یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹ کے ساتھ۔۔

شہریار فٹبال ٹیم کا کیپٹن تھا۔ اسکی ٹیم کے لیے کچھ ممبرز کم تھے۔ اس نے ٹیچرز سے پرمیشن لیکر نوٹس بورڈ پر نوٹس لگوادیا کہ انکی ٹیم کو کچھ لڑکوں کی ضرورت ہے جو فٹبال کھیل سکے۔ اسکے نوٹس لگانے کے بعد یونیورسٹی کے بہت لڑکے آگئے۔۔ پر شہریار اور کوچ کو کوئی پرفیکٹ نہیں لگ رہا تھا۔ تب ہی نعمان اور جنید بھی وہاں گئے۔ کیوں کہ وہ دونوں کزن تھے بچپن سے ساتھ ہے فٹبال کھلتی آرہے تھے۔ شہریار نے دیکھا کہ وہ اچھا پرفام کر رہے ہے۔ تو دونوں کو ٹیم میں شامل کر دیا۔ اور ساتھ ہی ان کو پریکٹس بھی کرواتا تھا۔

میکال بھی اسی ٹیم میں تھا۔

آج میدان سا جھ گیا تھا۔ دونوں یونیورسٹی کی ٹیمز گراؤنڈ میں تیار کھڑی تھی
ایک طرف انکی یونیورسٹی والے تو دوسری طرف دوسری یونیورسٹی کا اسٹوڈنٹ۔
پریشا والو نے بھی اپنی ٹیم کو سپورٹ کرنے کے لیے ان کے کمر کی بلو شرٹس
پہنی ہوئے۔

میچ شروع ہوا تھا۔ پورے گراؤنڈ میں پریشا زور زور سے چلا رہی جنید، جنید.....
نعمان نعمان... یا۔ ہو جنید نعمان ہمت کرو تم لوگ جیت جاو گے... come on

boys you can do it.... میچ کو ایک گھنٹہ ہو چکا تھا دونوں طرف سے کوئی
گول نہیں ہوا تھا۔ پریشا کو اتنا غصہ آرہا تھا۔ جس کی کوئی حد نہ تھی۔ اس
نے بڑیک ٹائم میں جنید اور نعمان کو خوب ڈانٹا کہ کیا کر رہے ہوں۔۔ ویسے تو
بڑا رعب جھاڑ رہے تھے۔ اب کیا ہوا نکل گئی۔ اس نے بس انکا گلا نہیں دبایا
ورنہ تو اسی کی قصر رہ گئے تھی۔

پھر میچ اسٹارٹ ہوا۔ دوسری ٹیم نے لگاتار تین گول کر دیا۔ پریشا تو تپ گئی۔
اسکا دل کر رہا تھا سارے ٹیم کو شوٹ کر دے۔

تیم کو دوبارہ تھوڑا بریک ملا تو وہ سب فریش ہونے کے لیے ڈریسنگ روم میں آگئے۔ پریشا پھر سے دونوں کو چیرزاپ کرنے آئے ان کو ہوش دلانے وہ دونوں یہی کہنے لگے یار کوشش کر رہے ہے پر کچھ ہو ہے نہیں رہا ہے کیا کرے۔۔ یہ کہہ کر دونوں باہر کی طرف نکل گئے۔ کیوں کا پریشا کا ساتھ وہ اپنا ستر نہیں کھپانا چاہتے تھے۔۔ پریشا بھی ان کے پیچھے نکل رہی تھی کے شہر یار اسکو کے آگے آکر رک گیا اس کے راستے میں دیوار بن کر۔۔ پریشا نے آنکھیں نکل لے۔۔ یہ کیا حرکت ہے۔۔ تمھاری ٹیم میں صرف وہ دونوں کارٹون موجود ہے کیا۔ شہر یار نے غصے سے بھرے لہجے میں پر کافی طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔ صرف ان کو چیرزاپ کر رہی ہوں۔۔ پھر تھوڑا مسکرا کر کہا۔ کیوں کے وہ جانتا تھا وہ چوڑیل غصہ دیکھ کر پھر سے جنگلیوں کی طرح لڑے گی اس لیے تھوڑا نرم مزاجی سے بات کرنے لگا۔ اتنا تو وہ اب اسکو جان گیا تھا۔۔۔ دوسری پلیئرز بھی موجود ہے ٹیم میں انکی بھی تھوڑی حوصلہ افزائی کر لو گی تو تمھاری ٹیم ہی جیتے گی۔۔ پریشا نے کہا جن تمھارا کہنے کا مطلب ہے من تمیں چیرزاپ کرو۔ شہر یار نے ناگواری سے کہا میں نے اساتو نہیں کہا۔ اس نے کہا پر تمھاری بتاؤ سے تو یہی

لگ رہا ہے۔۔۔ اگر مجھے بھی کر لو گی تو بھی تمہاری ٹیم ہے جیتے گی اس نے پریشا کو ہوش دلایا کا ہم بھی تمہاری ٹیم کا حصہ ہے۔۔۔ صرف اپنے دوستوں کو سپورٹ کرنا بند کرے اور سب کو سپورٹ کرے۔۔۔۔۔ اور میں ٹیم کا کیپٹن ہوں

شہریار نے کافی فخریہ انداز میں کہا۔۔۔ پریشانے ہنسی دباتے ہوئے کہا ٹیم کے کیپٹن ہو۔۔۔ ہا ہا ہا مذاق اچھا کر لیتے ہوں ویسے بھوت کہی کے۔۔۔ کب سے ادھر ادھر ہو رہے ہوں ایک گول تک نہیں کر سکے ہوں۔۔۔ ہو۔۔۔ آیا بڑا کیپٹن۔۔۔

پریشانے طنز کیا۔۔۔ شہریار بھی کہاں چُپ رہنے والا تھا جھٹ سے بولا۔۔۔ تمہارے وہ دونوں بندر کونسا کر رہے ہے۔۔۔ اس نے کہا زبان سنبھل کر بات کرو ایندا ان کو بندر بولا نا۔۔۔ وہ اسکو انگلی دیکھا کر کہہ رہی تھی۔۔۔ پھر وہ جانے لگی اور پیچھے مڑ کر کہا۔۔۔ چلو کیا یاد رکھو گے بیگھری ہوئے نوابزادے۔۔۔ تمہیں چیر زاپ کرنے کا سوچو گی اور اگر دل کیا تو کر بھی لو گی پر زیادہ خوش فہمی میں مت رہنا تیم کہ خاطر کرو گی۔۔۔ جاتے جاتے اس نے شہریار پر ٹھنڈا پانی پھینک دیا۔ اور ہستے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔ پیچھے سے شہریار غصہ سے تپ گیا۔۔۔ جنگلی۔۔۔ ڈاؤن۔۔۔ چوڑیل،۔۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے آ گیا۔۔۔ وہ اپنی جگہ پر بیٹھا گئی۔۔۔ تھوڑی دیر

میں گیم اسٹارٹ ہوا۔ اس نے خوب زور زور سے شہریار کو چیر زاپ کیا۔

captain sheheryar alamgir you can do it ... پھر سب نے مل کر شہریار

اور باقی ٹیم کو چیر زاپ کیا۔ شہریار کا حوصلہ بڑا۔ اس نے اور اسکی ٹیم نے مل

کر تین گول کر دیئے۔ آخری گول کرنا باقی تھا۔ اور ٹائم بھی کم تھا۔ شہریار

کی ٹیم کب سے کوششیں کر رہے تھی پر اگلی ٹیم ہر بار گول ناکام کروا دیتی۔

شہریار کو پھر سے گراؤنڈ سے آواز آئی۔ وہ پریشا تھی۔ جو اسکو چیر زاپ کر

رہی تھی۔ شہریار نے اسکا جز بادی کھا اور پھر سے گیم کی طرف بڑھا۔ آخری دو

منٹ بچے تھے سب کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا۔۔۔ میکال نے بال نعمان کو دی

۔۔ نعمان بال کو آگے لیکر بھاگ رہا تھا اور اپنی پوری طاقت سے بال کو ہوا میں

اچھلاتا کہ گول ہو جائے پر بال کو گول کیپر نے دھکا دے کر پیچھے کر دیا۔ پریشا

نے غصے سے دانت چبائے پھر آنکھیں بند کر دی اسکو میچ ہارتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

اتنے میں شہریار نے اسی بال کو زمین پر گھسکا کر لات ماری اور گول ہو گیا۔

سب نے زور سے چلانا شروع کیا پریشا نے آنکھیں کھولی تو ٹیم کے سب لڑکوں

نے شہریار کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ شہریار سب کے ساتھ ناچنے

لگا۔۔۔ سیلبریشن کرنے کے بعد اسکو پاریشا یاد آگئی۔ جس کے چیراپ کرنے کی وجہ سے اسکو ہمت ملی تھی۔ جو بھی ہو پلیئرز کو سپورٹرز کی ضرورت پڑھتی ہے۔۔۔ اور پریشانے یہ کام بخوبی سرانجام دیا تھا۔ ورنہ باقی سپورٹرز تو صرف بیٹھنے آئے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اُدھر دیکھنے لگا جہاں وہ بیٹھی ہوئے تھی پر وہ اسکو نظر نہ آئے۔ وہ سب کو ایکسیوز کر تا ڈریسنگ روم من چلا گیا۔ سامنے ہی پریشا نماز پڑھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر اسکی معصومیت بھرے چہرے کو تنکنے لگا۔ جب وہ سلام لینے لگی تو اس نے کہا۔ چوڑیل یہ کونسی نماز پڑھ رہی ہوں؟

پریشانے کہا شکرانے کے نوافل ادا کر رہی تھی۔ شہریار نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔ مطلب میرے جیتنے کے لیے دعائیں ہو رہی تھے۔ اسکی آنکھوں میں شرارت صاف ظاہر تھی۔ پریشانے اسکی شرارت جانچتے ہوئے کہا۔ بھوت زیادہ خوش فہمی میں ہوں۔ بھول کر بھی مت سوچنا۔ میں اپنی ٹیم کے لیے کر رہی تھی۔ سناتم نے۔۔ اس نے انگلی دیکھا کر کہا۔ اب تم لوگ فریش ہو جاؤ پھر کپ بھی تو ریسو کرنا ہے۔ اس نے خوشی سے بھرے لہجے میں کہا اور

نکل گئی۔۔ شہر یار اس کو جاتا دیکھتا رہا جب تک وہ چلی نہیں گئے۔ پریشا ٹیم کے جیتنے ہی ڈریسنگ روم میں آگئی اور شکرانے کہ نوافل ادا کیے جو اس نے ٹیم کے جیتنے کے لیے مانگے تھے

سارے ٹیم فریش ہو کر باہر آئے۔۔ اور کپ کو ریسیو کیا۔۔ اور پکچرز بھی نکل وائی۔۔ پھر سب نے اپنی اپنی موبائلز سے بھی بہت سارے پکچرز کلک کر کہ بہت ساری یادیں کیمرہ کی آنکھ میں محفوظ کر لی۔۔ پریشا نے جنید اور نعمان کی الگ الگ پکچرز لی ٹرافی کے ساتھ... پھر پریشا نے جنید اور نعمان کے ساتھ نکلوائی نعمان اور جنید دونوں سائڈس سے کھڑے تھے وہ بیچ میں ٹرافی لیکر کھڑی تھی جب کے فارس پکچر لے رہا تھا۔۔۔ وائیز اور سوہا نہیں آئی انکو کوئی انٹرسٹ نہ تھا اس لیے پریشا لڑکوں کے ساتھ ہی رک گئی انہوں نے بھی اس کو زبردستی بلایا تھا یہ کہہ کر کہ واپسی پر ہم تم کو چھوڑ دیں گے۔۔۔ جب وہ پوز بنا بنا کر پکچرز نکلوا رہی تھی۔۔۔ شہر یار وہاں سے گزر رہا تھا تو نعمان نے اسکو کہا ہمہارے ساتھ بھی ایک نکلوا لو کیپٹن صاحب۔۔۔۔ اور اسکو پریشا کے ساتھ بیچ من کھڑا دیا۔۔ پریشا کا دل جیسے ہاتھ میں آگیا۔ وہ اس کے اتنے قریب کھڑا تھا۔۔ شہر یار کی خوشبو ہمیشہ

سے اس عجیب احساس میں اگھرتی تھی۔۔ جس پر اس کا دل اپنا قابو کہو بیٹھتا تھا۔
پکچر نکلنے کے بعد وہ فوراً وہاں سے گیسک گئی۔۔ شہریار کو لگا وہ اس کے اتنے
قریب تھا اسی وجہ سے وہ بھاگ گئی ہو گئی جو بھی تھا وہ باقی لڑکیوں کی طرح لڑ کو
سے زیادہ چپکیتی نا تھی۔۔ نعمان، جنید اور فارس سے بھی خاصا فاصلہ رکھتی
تھی۔۔۔

جب شہریار واپس گھر جا رہا تھا تو میکال بھی پارکنگ طرف آیا۔۔ پیچھے سے اسکو
اواز میں دینے لگا۔۔ شیریں شیریں۔۔

اس نے دیکھا تو میکال کے لیے رک گیا۔۔

میکال اس کے ساتھ ا کے لگا۔۔

اور اس کے بال بگھارنے لگا۔۔

ابے ٹیم ایک بار پھر جیت گئی یا ہو۔۔۔ وہ ابھی تک آکسائیڈ تھا۔۔۔

او او مبارک ہو... مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا... آپکا بہت بہت شکریہ نوازش مسٹر.

میکال شہریار نے طنزیہ انداز میں میکال کو چڑھایا۔۔۔۔۔

میکال نے اسکے بال زور سے خینچے اور ساتھ ساتھ کہنے لگا

تو نہیں سدر ہے گانا...

اور تو کب سے لڑکیوں کی طرح بال کھینچنے لگا حرام کھور شہریار نے تپ کر میکال کو گھورا..

ویسے سب خیر ہے نامیکال نے شرارت سے شہریار سے پوچھا...

ہاں بھائی سب خیر ہے تو کیوں پوچھ رہا ہے.. شہریار نے سوالیہ نظروں سے میکال کو دیکھا پھر زمین میں دیکھ کر اگے چلنے لگا...

بھائی میں نے نوٹ کیا ہے جب سے پلنگ سے آئے ہے... تب سے اس چوڑیل کی بتاؤ پر تجھے بڑا مسکراانا آ رہا ہے... اور آج تو مسکرا مسکرا کر بتائے کر رہا تھا..
دل کی گھنٹیاں بج رہی ہے کیا... محبت ہو گئی ہے کیا... بول تو شادی کی بات

چلائے

شہر یار نے ہاتھ کا مضبوط مقابنا کر اسکے پیٹ میں مرا... اور غصے سے کہنے لگا وہ دُنیا
کی آخری لڑکی بھی ہوگی تب بھی نہیں کروگا... سنا تو نے... اور جہاں تک
مسکرا نے کی بات ہے... تو اسکو غصہ دلا کر میرا دل کو سکون ملتا ہے... میں نے
کبھی اسکے بارے میں سوچا بھی نہیں ہے... اور تو بات کر رہا شادی کی... میری
تو با۔۔۔۔

میکال نے گانا گانا شروع کیا۔ . Tu ne mari entriya re dill mein bajhi

ghantiya tan tan... اور بھاگ گیا اسکو پتہ تھا شہر یار نے اب اسکو نہیں

چھوڑنا ہے...

بہت دور جا کر میکال نے چلا کر کہا شیر ی سوچ لے... لڑکی اچھی ہے... ہمیں کوئی

مسئلہ نہیں اسکو بھابی بنانے میں.. ہم جھیل لیں گے تیری خاطر...

شہر یار نے بھی چلا کر کہا مار کمینے انسان... تو کیا جھیلے گا اسکو مجھے جھیلنا ہوگا اسکو وہ

بھی پوری زندگی...

میکال نے پھر سے کہا بھائی سوچ لے... اگر نہیں مانی تو مل کر اسکو منالیں گے
شہزادے تیرے لیے جان بھی حاضر ہے۔۔۔

بہت دیر ہو گئے تھی سارے اسٹوڈنٹ گھر چلے گئے تھے.. شہریار کو کوچ کے
ساتھ کچھ ڈسکس کرنا تھا اسی لیے وہ دیر تک رک گیا تھا میکال بھی اسکے ساتھ
رک گیا تھا... کوئی آس پاس نہ تھا اسی لیے وہ دونوں لا پرواہ ہو کر چلا چلا کر بات
کر رہے تھے...

آخر میں شہریار میکال کے طرف بھاگنے لگا پر میکال اسکو دیکھ کر جلدی سے وہاں
سے نکل گیا...

شہریار کا موبائل بجاتا اس نے پاکٹ سے موبائل نکل کر چیک کیا میکال کا میسج
تھا...

چلے مت جانا میں اپنا بیگ لیکر اتا ہوں ساتھ چلتے ہے... شہریار کے چہرے پر
گہری مسکراہٹ آگئی گہری سانس لیکر اس نے سر ہلایا.. پھر میسج ٹائپ کیا... او
کے کمینے انسان...

شہریار کے لیے اپنی فیملی کے بعد اسکے دوست تھے۔۔ جو اسکو بہت عزیز تھے۔۔۔

جتنا بھی وہ ان کو ڈرا کر رکھتا تھا پر ان سے حد سے زیادہ پیار کرتا تھا اور خیال رکھتا تھا۔۔ اور اسکے دوست یہ بات اچھے سے جانتے تھے کہ اوپر سے ہم پر رعب رکھتا ہے پر اندر سے کیسا انسان ہے۔۔۔۔

آج اذان کا برتھ ڈے تھا۔۔ وہ خوشی سے

جھوم رہا تھا۔۔ اس لیے نہیں کے آج اسکا برتھ ڈے تھا بلکہ اس لیے کے آج شہریار اور میکال نے پہلی دفعہ اسکو اتنی عزت دی تھی۔۔ اسکے لیے سر پر انزبر تھ ڈے کیک لیکر آئے تھے۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے جھومنا چاہتا تھا نا چنا چاہتا تھا۔۔ اسکا بس نہیں چال رہا تھا ورنہ وہ ابھی بنگلڑے ڈالنا شروع کر دیتا۔۔ پچھلے برتھ ڈے پر ان دونوں نے اسکی اسی حالت کر دی تھی کہ وہ بات یاد کرتے بھی اس کو خوف

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

آتا تھا۔ اس کے برتھ ڈے ایک دن پہلے ان نے دونوں نے مل کر ایک لڑکی کو تنگ کیا اور اس کو اپنا نام اذان بتایا جب لڑکی نے دھمکی دی کہ میں اپنے بھائی کو بتاؤں گی تو دونوں نے اس کو یہ کہا بتا دینا اپنے بھائی کو کہ اذان کسی کہ باپ سے بھی نہیں ڈرتا۔۔۔ اور کل میں اپنی برتھ ڈے منارہا ہوں اس سامنے والے ہوٹل میں۔۔۔ بھائی کو لیکر انا۔۔۔

۔۔۔ اگلے دن اسکی برتھ ڈے پر شہریار اور میکال اذان کو یہ کہہ کر لے آئے تھے کہ چل تجھے ٹریٹ دیتے ہیں۔۔۔ وہ خوشی خوشی چلا گیا۔۔۔ ریسٹورنٹ میں وہ تینوں مزے کر رہے تھے شہریار نے اس لڑکی کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کو اور اس کی پیچھے کچھ لڑکے بھی ساتھ لائی تھی جو بالکل غنڈے لگے تھے۔۔۔۔۔ میکال کی آنکھیں نکل آئی کہ آج تو اذان گیا اس نے شہریار کو میسج کیا۔۔۔ کہ مر جائے گا بیچارا۔۔۔ معافی مانگ لیتے ہیں۔۔۔ تو شہریار نے رپلائے کیا۔۔۔ مزہ آئے گا اگر بات بڑھ گئی تو بچانے آجائے گے۔۔۔۔۔ تو وہ چپ ہو گیا۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کو شہریار اور میکال نظر آئے تو اس لڑکی نے بھائی کو اشارہ کیا کہ وہ لڑکا ہے۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔ جب وہ شہریار والوں کے پاس آیا

تو اس کے بھائی نے پوچھا اذان کون ہے۔۔۔ اذان نے خوشی سے کہا میں ہوں
میں ہوں میرا برتھ ڈے ہے۔۔۔ پھر انہوں نے اذان کی جو درگت بنائے ایک
مہینے تک وہ اٹھنا سکا تھا۔۔۔

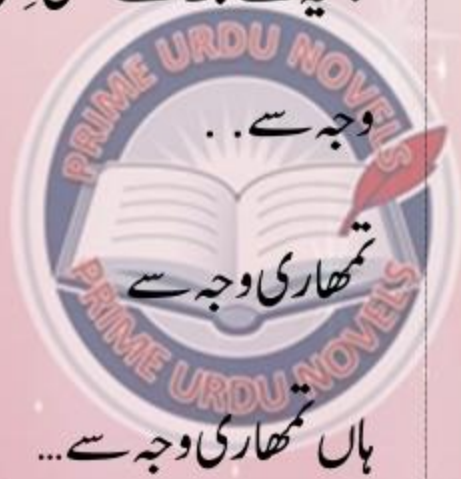
اج بھی شہریار اور میکال کے چہرے پر شرارت صاف نمایاں تھی۔۔۔ پر اذان کو
لگا مجھے خوش دیکھ کر وہ خوش ہو رہے ہیں، وہ بیچارہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے
ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ پر شہریار اور میکال دونوں آنکھوں ہی
آنکھوں میں کوئی سازش کر رہے تھے۔۔۔

وہ تینوں شہریار میکال اور اذان کینیٹین میں ایک بیچ پر بیٹھے

حفصہ اور ثانیہ کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئے تو کیک کو کاٹے۔۔۔

حفصہ نے آتے ہی ان کو دیکھ کر کہا۔۔۔ ہیلو تھری ایڈیٹس۔۔۔ میکال نے شکل بنا کر
کہا ہیلو جنگلیوں۔۔۔ جس پر حفصہ نے میکال کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔ اور ثانیہ نے کہا مجھے
کیوں جنگلی بولا اس نے تم کو ایڈیٹ بولا تو اسکو بولو جنگلی۔۔۔ میرے ساتھ کس
خوشی میں فری ہو رہے ہو۔۔۔ اس نے حفصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شہر یار نے کہا زہ نصیب ثانیہ کے منہ میں بھی زبان آگئے ہے واہ تھوڑا سوچنے کی
ایکٹنگ کرتے پھر بولا... آہا۔۔۔ اب یاد آیا اس حفصہ کی کمپنی میں آگئے ہونا
تمہارا کوئی قصور نہیں بیٹا۔ اس نے سر ہلتے خود کو یقین دہانی کروائی... میکال نے
انگلی اٹھا کر حفصہ کو دھمکایا... آئے حفصہ دور رہو ثانیہ سے... اسکو خود کی طرح
مت بنا دینا... میری پیاری بھولی بھالی سی بہن کو بگھار رہی ہوں تم... اس نے
جھوٹ موٹھ کے آنکھوں سے آنسو صاف کرنے کی ایکٹنگ... اور کہا آج تک
ثانیہ نے مجھ سے کبھی اس طرح بات نہیں کی اور آج آج ہاں آج حفصہ تمہاری
وجہ سے...



ہاں تمہاری وجہ سے...

اس نے تین بار ایک ہی جملہ دہرایا...

مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ کس خوش فہمی میں فری ہو رہے ہو اس نے ثانیہ
کے لفظ دوہرائے... کبھی اس نے مجھے اسانہیں کہا۔۔

آج تک جتنا بھی میں نے اسکو تنگ کیا ہے کبھی اس نے مجھے اُف بھی نہیں کہا...
میکال بول رہا تھا۔ . باکی سب اسکو سن رہے تھی...

اس کی ایکٹنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ حفصہ نے شکل بنا کر کہا او
بھائی پلیز خدا کو ماناں اور ایکٹنگ بند کر...

اتنے میں اذان زور سے بول اٹھا۔ . آئے حفصہ...

حفصہ نے تیز نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور داڑھ کر بولی کیا ہے...

اذان بے چارہ سہم سا گیا اور آہستہ سے کہا حفصہ جی... بہت عزت و احترام سے
اسکا نام لیا...

حفصہ نے انگلی دیکھا کر کہا ہاں بولو اور ہاں آئندہ اسی ٹون میں بات کیا کرو...
فری ہونے کی ضرورت نہیں...

تو اذان نے دھیمی سے لہجے میں حفصہ کی عدالت میں بولا۔ . مس حفصہ... شہریار
اور میکال کے ساتھ کتنا خوش ہو کر بات کرتی ہے۔ . اور یہ دونوں تم کو جنگلی

بول رہے تھے تم نے ان کو کچھ نہیں کہتی... باقی مجھے تیز بولنے پر بھی ڈانٹ رہی ہو...

آخر جملا اس نے چلا کر بولا۔۔۔ اور دانت پیستارہ گیا۔۔

حفصہ نے لا پرواہی کے ساتھ کہا آئے اذان سن لے تو اپنی حد میں رہے... یہ دونوں مجھے کچھ بھی بولا سکتے ہے پر تم کو کوئی اجازت نہیں... آئی سمجھ اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ بات بیٹھالو...

اور جہاں تک میکل تیری بات ہے میں نے اس ثانیہ کو کچھ نہیں سکھایا تنگ آگئے ہے تم لوگوں کی حرکتوں سے کتنا تنگ کرتے ہوں..

میکل اپنے دونوں ہاتھ اپنی طرف کر کے بولا میں نے تنگ کیا ہے ہاں میں نے اس نے سوال کیا۔۔۔ پھر ثانیہ کو دیکھا اور کہا... ثانیہ ہم نے تم کو پالا ہے اور تم ہم سے ہی تنگ آگئی ہو... کوئی مجھے زہر لا دو.. یہ سننے سے پہلے میں مریوں نہیں گیا...

اذان نے چڑھ کر شہریار کو کہا شہری لادو اس کے لیے زہر ایک ہی دفعہ میں ہماری جان چھوٹ جائے... شہریار نے اذان کو ایک آئی برو اوپر کر کے دیکھا۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہا ہو یہ حکم کس کو کر رہے ہو ہوش میں تو ہونا۔۔۔ اذان ڈر گیا... اور جلدی سے تھوک نگلتے بولا۔۔۔ میرا مطلب تھا میں لیکر آتا ہوں زہر۔۔۔ آپ بیٹھے رہے شہریار جی۔۔۔ شہریار نے نوابوں کی طرح سر ہلایا اور پھر سے بیچ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

میکال نے اذان کا گلا دبا دیا... اور بولا ہاں ہاں مار دے مجھے ذلیل انسان تیری تو مجھ سے دشمنی ہے... پر اگر میں مارا تو تجھے ساتھ لیکر جاؤ گا... سن لے... اذان نے خود کو میکال سے چھڑواتے ہوئے کھانسنے لگا... پھر تھوڑا پانی پی کر بولا... میکال تجھ سے تو اللہ پوچھے... میرے بر تھ ڈے والے دن ہی مجھے مر رہا تھا۔۔۔ سانس رک گئی تھی میری۔۔۔۔۔

وہ دونوں لڑنا شروع کر رہے تھے کے ثانیہ نے بولا اب بس کرو... کیک کاٹو پھر یہ ڈرامے بازی کرنا۔۔۔۔۔

شہریار نے میکال کو آنکھوں کے اشاروں سے کچھ سمجھنا چاہا... میکال کے چہرے پر شرارت بھری مسکان آگئی...

حفصہ ثانیہ اور شہریار ایک ساتھ ٹیبل کے ایک طرف کھڑے ہو گئے... اذان کو بیچ پر بیٹھا دیا اور ٹیبل پر کیک رکھ کر کینڈلز جلانے لگے۔۔۔ اذان کیک کو دیکھ کر صدمے سے دوچار ہو گیا۔۔۔ کیونکہ کیک پر کتابنا ہونا تھا۔۔۔ میکال اذان کے اوپر ایک سائنڈ سے کھڑا ہو گیا۔۔۔ اذان کی حالت دیکھ کر اس کے دوست سمجھ گئے کہ کیوں اتنے صدم میں ہے۔۔۔ اذان نے دانت پیستے ہوئے کہا کتوں اگر عزت دینی ہی تھی تو پوری طرح سے دیتے۔۔۔ یہ کیا کتوں والا کیک لیکر آئے ہو۔۔۔ میکال نے اس کے کان میں کہا اے گندی نالی کے کتے۔۔۔ کتے کو کتے والا کیک نہیں دے گے تو کیا انسانوں والا دے گے۔۔۔ چپ چاپ کاٹور نہ مر جائے گا میرے ہاتھوں سے۔۔۔۔۔ آخری جملہ میکال نے کافی زور دے کر کہا۔۔۔۔۔ اذان رونے والا ہو گیا۔۔۔ اور شہریار کو دیکھنے لگا۔۔۔ شہریار نے ہنسی دباتے ہوئے کندھے اچکائے۔۔۔ پھر کہا ہر کتے کا دن آتا ہے آج میرے یار کا آیا ہے۔۔۔ پھر سب نے مل کر اس کے لیے گانا گایا۔۔۔ جنگل میں منگل تیرے ہی

دم سے سب نے یہ شور مچایا ہے۔۔۔ سا لگرہ کا دن آیا ہے گاناسن کر جتنے بھی
اسٹوڈنٹ کینیٹین میں تھے انکی طرف آگئے۔۔۔ اور اسکووش کرنے لگے۔۔۔ اذان نے
شکل بنا کر کیک کٹا۔۔۔ شہریار خوب انجوائے کر رہا تھا اس کی حالت دیکھ
کر۔۔۔۔

اذان کیک کا پہلا بائٹ شہریار کو کھلانے لگا

۔۔۔۔۔ پر شہریار نے اس کی طرف کر کے اس کو کھلایا اور آہستہ سے کہا کہ

پہلے تو کہا تیرے لیے ہے۔۔۔ اور پھر سب کو کھلایا۔۔۔ وہ شکل بنا کر جا رہا

تھا۔۔۔ تو میکال نے کہا یہی بیٹھے رہو۔۔۔ تمہارے لیے گفٹس بھی لائے ہیں۔۔۔

اذان خوش ہو گیا تھا کہ چلو گفٹس شاید اچھی ہو۔۔۔ اس لیے ایکسائیٹڈ ہو کر بیٹھ

گیا۔۔۔

شہریار نے میکال کو اشارہ کیا اور میکال نے اذان کا سارا منہ کیک میں ڈبو دیا۔۔۔

جس پر سب اسکو پہلے حیرت سے دیکھ رہے تھے پھر سب نے زور سے قہقہہ

لگائے۔۔۔۔

اذان آنکھوں سے کیک ہٹاتے ہوئے بولارک میکال کے بچے آج تجھے نہیں
چھوڑو گا۔۔۔۔۔

وہ اٹھ رہا تھا میکال نے دوبراسکا منہ کیک میں ڈبو دیا۔۔۔

اذان تو بالکل ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔

میکال نے دوبارہ پھر سے یہی کیا۔۔۔

شہریار نے کہا ایک دفعامیرا بھی حق بنتا ہے۔۔۔۔۔

شہریار بھی اس کی طرف آیا۔۔۔ اور اس نے بھی یہ نیک کام سرانجام دیا۔۔۔۔۔

شہریار تھوڑا اگے بھاگ گیا اسکو پتا تھا اذان چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں پکاوار

کرے گا۔۔۔ حفصہ اسکی ویڈیو اور پیکنز بنا رہی تھی ساتھ ہی اس کی حالت پر ہنس

رہی تھی۔۔۔۔۔ اذان نے غصے میں آکر کیک کا بڑا والا پیس اس کے منہ پر

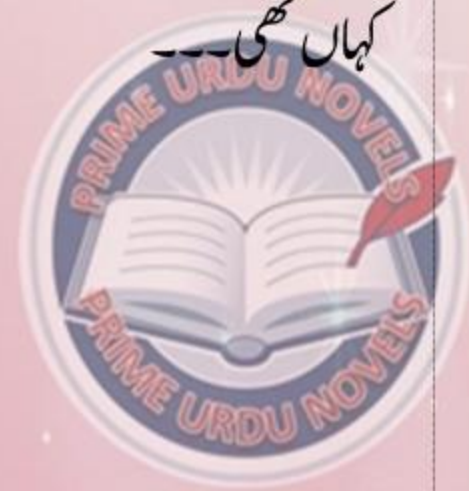
مارا۔۔۔ وہ دنگ رہ گئی کہ اس چوہے میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی کہ بلی سے

پنگالے رہا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ شہریار حفصہ پر

ہنس دیا۔۔۔ حفصہ کو غصہ آیا اس نے کیک شہریار کو مارا پر وہ نیچے ہو گیا اور کیک

جا کر میکل کو لگا۔۔۔ اساکرتے کرتے آخر میں سب ایک دوسرے پر ٹپک
پڑھے۔۔۔

وہاں پر ایک پروفیسر آگئے ان کو دیکھ کر سب چپ لگ گئی انھوں نے یہ حالت
دیکھ کر سب کی خوب عزت افزائی کی۔ کہنے لگے۔۔۔ اتنے بڑے ہو گئے کوئی تمیز
ہوتی ہے پر نہیں دیکھو کیا حالت بنا دی ہے اور بھی بہت تمیز سیکھنے کا
کہا۔۔۔۔۔ وہ لیکچر دے کر نکل گئے تو سب دوبارہ شروع ہو گئے۔۔۔ کسی کو پروا
کہاں تھی۔۔۔



بہت دن ہو گئی تھے وہ گھر نہیں گئی تھی۔۔۔ اسی لیے سب کچھ بیچ میں چھوڑ چھاڑ
کر وہ اپنے گھر لاہور کچھ دن چلی گئی۔۔۔ پر اسکو وہاں 2 ہفتے لگ گئے۔۔۔ جب
واپس آئے تو بہت سارے اسائنمنٹس بنانے تھے اسکو۔۔۔

یونیورسٹی ٹائمنگ پوری ہونے کے بعد وہ لائبریری میں بیٹھ گئی تاکہ اسائنمنٹ پورے کر سکے۔۔ اس نے سوہا اور وانیزا کو ہوٹل بھیج دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا وہ شام کو آجائے گی دوسری اسٹوڈنٹ کے ساتھ۔۔ وہ بیٹھی پڑھ رہی تھی۔۔

شہریار کو کچھ بکس لینے تھے اسی لیے وہ لائبریری آیا۔۔۔ جب اس نے پریشا کو دیکھا تو اسکو تنگ کرنے کے لیے اس کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔ پریشا نے دیکھا تو اسکو جھٹکا لگ گیا۔ اس نے شہریار کے پاؤں پر اپنا پیر زور سے دے مارا جس پر شہریار کی چیخ نکل گئی۔ جس پر لائبریری کی ٹیچر آ لارم کی جھرکی کی طرح ٹپک پڑی۔۔۔ ان دونوں کو سائلینس ہونے کا کہہ کر چلی گئی باقی سب شہریار کو دیکھ رہے تھے۔ اس نے کہا بھائی اپنا پڑھو مجھے کیا دیکھ رہے ہوں۔۔ پھر وہ پریشا کی طرف مڑا اور کہنے لگا چوڑیل۔۔ اب میں نے کیا کر دیا جو یہ فضول حرکت کی تم نے۔۔ پریشا نے کہا یہاں کیوں بیٹھیے ہو کہی اور جا کر نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اس نے کہا میں مارا تھوڑی جا رہا ہوں تمہارے ساتھ بیٹھنے کے لیے وہ جگہ نہیں تھی اسی لیے یہاں بیٹھ گیا۔ پر اب میں جا رہا ہوں تم پر بھروسہ نہیں پاگل ہو کبھی کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ وہ اٹھنے لگا تو پریشا نے اس کو کہا اے

سنو۔۔ شہریار نے دانت کو زور سے جکڑا اور کہا میرا نام شہریار عالمگیر ہے۔۔۔
جو بھی تمہارا نام مجھے اس سے کیا۔۔۔ ویسے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔ شہریار
نے کہا مجرادیکنے آیا تھا۔۔۔ دیکھ لیا اب جارہا ہو۔۔۔ تم سے بات کرنا ہی بیکار
ہے۔۔۔ جاو جان چھوڑو۔۔۔ وہ شکل بیکھارتے ہوئے نکل گیا۔۔۔ پریشانے
سکھ کا سانس لیا اور شکر کیا۔ اسائنمنٹس بناتے بناتے اسکو ٹائم کا ہوش نارہا
شام ہونے کو تھی۔ تب اسکو ہوش آیا کہ اسکو ہاسٹل بھی جانا ہے باقی کام کل
کر لوں گی۔ لائبریری سے باہر نکلی تو یونیورسٹی میں کچھ ہی اسٹوڈنٹ تھے۔
اچانک اسکو شہریار اتانظر آیا۔ وہ لائبریری کی طرف ہی آرہا تھا۔ شہریار کی
چینک نکل گئے اوئے چوڑیل تم ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہوں ٹائم دیکھا ہے۔
پریشانے دانت چباتے ہوئے کہا مجرادیکنے آہی تھی دیکھ لیا اب جارہی ہوں۔
اس نے کہا مذاق بند کرو اور بتاؤ۔۔۔ پریشانے اسکو وجہ بتائے اور ٹائم کا پتہ
نہیں چلا یہ بتا دیا تو وہ تپ سا گیا۔ لڑکی پاگل ہو گئی ہو اس وقت یونیورسٹی میں
ایندانا دیکھو تمہیں۔۔۔ پریشانے تنزیا کہا میری بڑی فکر ہو رہی ہے۔ اس نے کہا
کوئی بھی لڑکی ہوتی تو میں اسی طرح فکر کرتا۔ اور ایندا اس ٹائم تک مت بیٹھنا

سنا تم نے۔۔۔۔ چلو میں تمہیں ڈروپ کر دیتا ہوں۔۔ اس نے کہا پاگل ہو گئے ہو
.. میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤ گی۔۔ ہو رس رائیڈنگ میں نہیں بھولی۔
شہر یار نے چہرے پر شرارت والی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا مطلب تم درگئے
تھی۔۔ ہیں نا؟ وہ کہنے لگی تب شہر یار نے کہا۔۔ اب ڈرامہ بند کرو میں پارکنگ
میں کھڑا ہو آ جاؤ۔۔ پریشانے کہا بایک آہستہ چلانا۔۔ تو اس نے کہا اور تم آہستہ
چلانا۔۔ میں وہ چیکھے ابھی تک نہیں بھولا۔۔

پریشانے کی شکل بگھار گئی۔۔

وہ بایک پر بیٹھنے لگی دونوں تنگے ایک طرف کر کے۔۔ شہر یار نے کہا یہ کیسے بیٹھ
رہی ہوں پاگل۔۔

تم پاگل۔۔ اور لڑکیاں اسے ہی بیٹھتی ہے۔۔ تمہیں نہیں پتا کیا۔۔

اُف لڑکی گر جاؤ گی۔۔ میری طرح بیٹھو۔۔ پھر کچھ ہوا تو مجھے مت کہنا من تمہیں
پہلے ہی بتا رہا ہوں۔۔ پریشانے شارٹ لینتھ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر
ٹائیٹ اور گلے میں دوپٹے کو مفکر کی طرح لپیٹا ہوا تھا۔ وہ سوچنے لگ گئے۔۔

تب ہی شہر یار نے اسکو ہوش دلایا کہ جلدی کرو سوچ کیا رہی ہوں۔۔ پھر وہ بیٹھ گئی کیونکہ کہ اور کوئی راستا بھی نہیں تھا۔۔ آج موسم بھی بہت خوبصورت ہو رہا تھا بہار کے آنے کی وجہ سے۔۔ ہر طرف پھول کھل رہے تھے۔۔ وہ سگنل پر ر کے تو سامنے ایک بانیک پر دو لڑکے تھے۔۔ پیچھے والے نے پریشا کو دیکھ کر سیٹی بجائی۔۔ شہر یار کو غصہ چڑھ گیا۔۔ پریشانے ان کو انور کیا اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔ سگنل کھلنے کے بعد۔۔ شہر یار اور ان لڑکوں کے بیچ ریس چیر گئی۔۔ شہر یار نے بانیک کی سپیڈ بڑھادی۔۔ پریشا کی جان حلق میں آگئی اس نے شہر یار سے کہا یہ کیا کر رہے ہو پاگل مت بنو میرا ہی خیال کر لو۔۔۔ وہ اسکی کہاں سن رہا تھا۔۔ پریشانے بھی دیکھا وہ اسکو بالکل نہیں سن رہا تھا اور اب اسکی وہ سننے گا بھی کیوں۔۔ شہر یار نے کہا مجھے مضبوطی پکڑ لو۔۔ پھر نا کہنا۔۔ میں بتایا نہیں۔۔ اس نے کس کر شہر یار کو پکڑ لیا اور شہر یار نے سپیڈ بڑھادی۔۔ کبھی وہ دونوں لڑکے اگی ہوتے تو کبھی شہر یار۔۔ ریسنگ کرتے کرتے۔۔ وہ بہت دووور نکل آئے تھے۔۔۔ آخر وہ دونوں لڑکے ایک ساتھ بانیک سے گر پڑھے۔۔ شہر یار کی بانیک تھوڑے اگی تھی اس نے بانیک آہستہ کی اور ان کو پیچھے موڑ کر دیکھا زیادہ

چوٹے نہیں لگی پر۔۔ تھوڑا زخمی ہو گئی تھی۔۔ شہریار طنزیہ مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔۔ اب پریشا کے پھٹنے کی باری تھی۔۔ اس نے نوٹ کیا پریشا اب تک کچھ نہیں بولی۔۔ اس نے بایک روکی۔۔ وہ بایک سے اتر گئی۔۔ اور شہریار کو دات دینے لگی۔۔ واہ ری ناوا بزا دی کیا بایک چلاتی ہے مزہ آگیا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت انجوائے کیا۔۔ شہریار اسکی بات پر حیران ہو گیا۔۔ اور بولا ٹھیک ہونا دماغ جگا پر ہے تم آج ڈری نہیں اور ایک بار بھی نہیں چلائی۔۔ تو پریشا نے کہا میرا دماغ ٹھکانے پر ہے۔۔ اور اچھا ہوا ان بد معاشوں کے ساتھ۔۔ تم ساتھ تھے ورنہ جو توں سے ان کو مارتی تمھاری وجہ سے چھوڑ دیا اور اگنور کیا۔۔ پر جب تم نے ریس شروع کی تو میں تمھیں منع کرنے والی تھی کہ ناکرو۔۔ پر وہ کتا پھر بھی مجھے تک رہا تھا اسی لیے ان کو سبق سکھانا تھا۔۔ بس پھر کیا اللہ کا نام لیا اور رائنڈ انجوائے کرنے لگی اور تم نے اپنا کم کر کے دکھایا۔۔ واہ میرے شیر دل خوش کر دیا ان کو گرا کر۔۔ چلو اب مجھے ہاسٹل چھوڑو۔۔ ورنہ وہ ہاسٹل وارڈن موٹی میرا سر پھوڑ دے گی۔۔ آخر میں اس نے کہا ایک بات کہو۔۔ شہریار نے کہا ہممم بولو۔۔ پریشا نے کہا ایند اس طرح مت چلانا کہی کچھ ہونا جائے تمھیں۔۔ کیوں

اپنی زندگی کے دشمن بن رہے ہوں۔۔ شہریار نے کہا میری بڑی فکر ہو رہی ہے
تمہیں۔۔ اس نے جھٹ سے کہا اوئے زیادہ خوش فہمی میں مت رہنا نواب
زادے۔۔ میں تو اس لیے کہہ رہی تھی اپنے ماں باپ کا سوچو۔۔ تم نے ہی کہا تھا
کہ ان کے لاڈلے ہو۔۔ تمہیں کچھ ہو گیا تو ان کا کیا ہو گا۔۔ تمہارے بابا تمہیں
اتنی مہنگی کارز اور بائیک لیکر دیتے ہے، ہر وقت تمہارے لیے کام کرتے ہے
تاکہ تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہو اور تمہاری مام وہ ہر وقت تمہارے لیے پریشان
ہوتی ہو نگي تم ہو کے ہر وہ چیز کرتے ہوں جو اچھی نہیں۔۔ سگریٹ بھی پیتی ہوں
۔۔ وف۔۔ اسکی اسمیل۔۔ خیر چھوڑو ان بتاؤ کو ویسے بھی تم کو سمجھ نہیں آئے گی
وہ اسکی بتائے چپ کر کے سن رہا تھا۔ اور وہ بائیک پر دوبارہ بیٹھ گئی۔۔ شہریار
اسکو بائیک کے مرر سے دیکھ رہا تھا پاریشا کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔ اس
نے پریشا کو ہاسٹل ڈروپ کیا اور وہ بھاگتے ہوئے اندر چلی گئی پیچھے مڑ کر بھی نا
دیکھا۔۔۔۔۔

شہریار، میکال اور اذان آپس میں کھڑے ہوئے بتائے کر رہے تھے۔ تب شہریار نے ایک لڑکی کو کینٹین کی طرف جاتا دیکھا۔ وہ کینٹین میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ شہریار نے میکال کو آنکھ مار کر اشارہ کیا۔ آج ایک بار پھر سے وہ اذان کی کٹ لگوانے والے تھے۔ شہریار نے شوخی انداز میں میکال کو کہا۔ انکے میکال وہ دیکھ کیا بیوٹیفل لڑکی ہے۔ اذان نے جھٹ سے کہا۔ کہاں ہے کہاں ہے مجھے بھی تو دکھاؤ۔ میکال نے کہا انکے اپنے آگے نہیں پیچھے دیکھ۔ اذان نے اپنے پیچھے دیکھا تو کینٹین کی بیچ پر ایک لڑکی اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اذان نے کہا لگتا ہے آج آسمان سے کوئی پری اتاری ہے۔ شہریار اور میکال ایک دوسری کو اشاروں میں کہہ رہے تھے گئی بیھنس پانی میں۔ شہریار اور میکال آپاس میں جھوٹ موٹھ کا لڑنے لگے، شہریار کہتا میں اس لڑکی کے پاس جاؤ گا میکال کہتا میں جاؤ گے۔ اتنے میں اذان اس لڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ شہریار اور میکال نے ایک دوسری کو دونوں ہاتھوں سے ہائی فائیو کیا۔ کیوں کہ اذان اپنے پیر پر کلہاڑی خود مار چکا تھا۔

اذان اس لڑکی کو امپریس کرنے میں لگا ہوا تھا پیچھے سے میکال حفصہ کو یہ کہہ کر کلاس سے لی آیا کے۔۔۔ آؤ موسم اچھا ہو رہا ہے کینیٹین پر چلتے ہے۔۔۔ حفصہ اس کے ساتھ آرہی تھی تب میکال کا موبائل بجا تو اس نے حفصہ سے کہا تم کینیٹین کی طرف جاؤ میں اتا ہوں۔۔۔۔۔ میکال کال آنے کا صرف ڈھونگ رچ رہا تھا۔۔۔ اسکو کسی کی کال نہیں آہی تھی۔۔۔ حفصہ جیسے ہی کینیٹین میں پونچی وہاں کیا دیکھتی اذان اس لڑکی کے ساتھ فری لگا پڑا تھا۔۔۔ اس نے اذان کے کندھوں پر پیچھے سے ہاتھ رکھا۔۔۔ اذان نے اسکو کینیٹین کا ملک سمجھ کر کہا بعد میں انا۔۔۔ وہ بار بار اسکا کندھا تھپ تھپا رہی تھی پر وہ ہر بار اگنور کرتا۔۔۔ اور یہی کہتا یا بعد میں پیسے لینے اجانا۔۔۔ حفصہ نے غصے میں آکر اس کے کالر کو مروڑ دیا۔۔۔ اذان کو غصہ اگیا ایسے کیسے اس لڑکے کی اتنی ہمت ہوئے میرا کالر پکڑنے کی وہ جیسے ہے منہ پیچھے کر کے دیکھنے لگا وہ حفصہ تھی۔۔۔ اسکی جان حلق میں آگئی۔۔۔ اس نے کہا حفصہ تم تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔ وہ آٹک آٹک کر بول رہا تھا۔۔۔ شہریار اور میکال چپکے چپکے ان کو دیکھ رہے تھے اور خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ حفصہ نے کہا میں تمہیں بتاتی ہوں میں یہاں کیا کر رہی ہو پہلے تم بتاؤ یہ لڑکی کون ہے۔۔۔

اس لڑکی نے کہا اذان ڈارلنگ یہ لڑکی کون ہے۔۔ حفصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ حفصہ کی آنکھیں غصے سے نکل آئی چہرہ لال ہو گیا۔۔ جس کو اذان نے خوب جانچ لیا۔ اذان کا چہرہ پیلا پڑھ گیا حفصہ کا غصہ دیکھ کر۔۔

حفصہ نے اذان سے پوچھا یہ ڈارلنگ کسے بول رہی ہے تو لڑکی نے کہا کس کو کہو گی۔۔ اپنے اذان ڈارلنگ کو کہا گی نا۔ اذان نے حکلاتے ہوئے کہا۔۔ حفصہ میں تمہیں ملواتا ہوں۔۔ میری بات تو سن لو۔۔ حفصہ یہ میری بہن ہے صوفیہ۔۔ اور صوفیہ یہ حفصہ میری فرینڈ ہے۔۔ صوفیہ نے کہا بہن۔۔ صوفیہ نے بہن کو زور دے کر بولا۔۔ اور ایک رکھ کر چائنا اذان کے گال پر دیا۔۔۔ بد تمیز انسان ابھی تم نے مجھ سے شادی کرنے کا کہا اور ابھ تم نے مجھے بہن بنایا لیا۔ گوٹو ھیل۔

۔ وہ اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر چلی گئی۔۔ حفصہ کو ہنسی آرہی تھی جب اذان نے اس لڑکی کو بہن بولا۔۔ پر اذان کو شو نہیں کروایا۔ گھوسا اسکی آنکھ پر دے مرا۔ اور وہاں سے چلی گئی۔ شہریار اور میکال ہستے ہستے اسکے پاس آئے۔۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ حرکت ان دونوں کی تھی۔ ان کو بد دعائیں دینے لگا اللہ کرے تم لوگوں کی بیویاں بھی اسی ہوں۔۔ کمینو جہاں تم جیسے دوست ہوں گے وہاں دشمن کی کیا

چاکلیٹس کے دھبے میں سے کچھ چاکلیٹ نکل کر اپنی پاکلیٹ میں ڈال دیے۔ .
پریشانے دیکھا تو اسکی آنکھیں نکل آئی۔ . وہ شہریار کو روکنے والی تھی پھر چپ
ہو کر اسکو دیکھنے لگی۔ . وہ کینیٹین والا لڑکا آیا شہریار نے کہا نہیں یہ چیز نہیں
چاہئے تھی سوری مجھے دوسری لگی۔ . وہ لڑکا واپس رکھنے چلا گیا شہریار نے پھر سے
کچھ ببل گم لیے اور اپنی دوسری پاکلیٹ میں ڈال دیے۔ . پریشانہ دیکھ کر پریشان
ہو گئی۔ . کے یہ کیا حرکت کر رہا پر اسکو ہنسی بھی آرہی تھی کیوں کے وہ بھی
بچپن میں اسی ہی حرکتیں کرتی تھی۔ . شہریار اپنی گینگ کے طرف آیا اور بیچ پر
بیٹھ کر سب کو وہ چیزیں باٹنے لگا۔ . پریشانہ بھی ان کے پاس آئی۔ . اور کہا میرا
حصہ کہاں ہے۔ . شہریار نے ایک آئی برو اوپر کر کے پوچھا تمہارا کونسا حصہ اور
کس چیز کا حصہ۔ . اس نے کہا جو سب کو دے رہے ہوں مجھے بھی میرا حصہ دو۔
. چلو جلدی کرو۔ . شہریار نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں دوں گا۔ . نکل
جاؤ یہاں سے چپ چاپ چلتی بنو شتاباش۔ . پریشانہ کندھے اچھکا کر کہا جیسے
تمہاری مرضی چلی جاو گی پر اس کینیٹین والے کو بتا دوں گی کے تم نے اسکی چوری
کی ہے۔ . شہریار نے لا پرواہی سے کہا جاو بتا دو۔ . تمہارے پاس کونسا ثبوت ہے

اور وہ کیوں تم پر یقین کرے گا۔ پریشانے اپنا موبائل اگے کر کے شہریار کو ویڈیو دکھائے۔ جو پریشانے اسکی بنائی تھی۔ اسکی آنکھیں نکل آئی۔ وہ جلدی سے اسکے ہاتھ سے موبائل چینے کی کوشش کر رہا تھا پر پاریشانے جھٹ سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔ اور کہا مسٹر شہریار اتنی آسانی سے۔ ہاتھ میں نہیں آنے والی۔ شہریار نے کہا دیکھ لینا ایک دن ایسا پکڑو گا۔ کبھی چڑوا نہیں سکو گی دیکھ لینا۔ اذان نے ہستی ہوئے زور سے کہا آمین آمین۔ پریشا کو سمجھ نا آئی کے یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے انکسور کیا اور شہریار نے دانت چباتے ہوئے اذان کو دیکھا جس نے بات کو پتا نہیں کیا سمجھ لیا اور امیں کہنا شروع کر دیا۔۔ شہریار نے بے دلی سے کچھ چاکلیٹ اور بلس اسکی طرف بڑھائے پریشا وہ لینے لگی تو شہریار نے کہا اتنی آسانی سے نہیں پہلے ویڈیو دلیٹ کرو پھر ملے گے۔ پریشانے کہاOk

اور ویڈیو ڈلیٹ کر کہا اس کو یقین دلانے کہ لیا دکھایا۔۔

شہریار کو جب یقین ہونا تو چیزیں اسکی طرف بڑھادی۔۔

پریشانے جھٹ سے چیزیں لیکر نکل گئی

شہریار اس وقت گھر میں اکیلا بیٹھا گیارہ بج رہا تھا..... میکال باہر سے کھانا لینے گیا
ہوا تھا... وہ دونوں جب سے پاکستان آئے تھے ساتھ ہی رہتے تھے.. شہریار کے
مینگو میں... مسٹر عالمگیر اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے... اسی وجہ سے ماں
باپ کی ساری جائیداد ان کے مرنے کے بعد مسٹر عالمگیر کو مل گئی.. وہ شروع
سے ہے باہر جانے کا سوچتے تھے پر اپنی ماں کی وجہ سے نہیں جاسکے پر انکی ڈیوٹی
کے بعد مسٹر عالمگیر لندن شفٹ ہو گئے اور انہوں نے وہی پر اپنا بزنس اسٹارٹ
کیا... دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیا.. آخر تھے بھی اتنے
قابل... اور اب وہ لندن میں ایک نامور بزنس مین تھے...

شہریار پاکستان آیا بھی اسی لیے تھا کہ بچپن میں وہ اپنی دادی کا بڑا ڈلا تھا اسی
لیے وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا تھا... تو وہ شہریار کو ہمیشہ کہتی تھی اپنا ملک اپنا

ہے... ہر وقت اسکو پاکستان کی تعریفیں سناتی... یہی کہتی تھی بیٹا یہاں کے
لوگوں کو پڑھ لکھ کر فائدہ دینا... نا کے انگریزوں کے ملک جا کر ان کو فائدہ
دو... وہ اپنے وطن سے بے پناہ محبت کرتی تھی... شہریار میں بھی اپنے ملک کی
محبت جاگ گئی تھی...۔۔

اسی لیے جب دادی کی ڈیتھ ہو گئی اور اسکے بابا والے لندن شفٹ ہو رہے تھے
تو اس نے صاف انکار کر دیا تھا لندن جانے سے... پھر بہت کوششوں کے بعد ہی
مناتھا... اور پھر یہ ارادہ کر لیا کہ جس دن بھی مجھے موقع ملا میں واپس اپنے ملک
چلا جاؤ گا دادی کے گھر... وہ آج بھی ان کو بہت یاد کرتا تھا...۔۔۔

گھر میں کلک تھا وہ گھر کی صفائی بھی کر دیتا تھا پر شہریار اسکو ہر آئے دن چھٹی
دے دیتا تھا کہ جاؤ عیش کرو...۔

کبھی کبھی کا بار ہفتوں چھٹیاں بھی دے دیتا... اور وہ بھی مذہب کرتا...۔۔

اور اس بار بھی اس نے یہی کیا تھا...

بھوت خیال رکھنے والا بندہ تھا بس تھوڑا کھل کے جینا کا شوک رکھتا تھا جس وجہ سے اسکی موم ڈرتی تھی... کوئی بری عادت بھی نہیں تھی بس سگریٹ کے عادت تھی... وہ بھی کبھی کا بار جب زیادہ غصہ اتا تو پیتا تھا...

وہ ابھی گیسٹار کی پریکٹس کر رہا تھا۔ جب لیپ ٹاپ پر ویڈیو کال آنے کی رنگ ٹون بجی... شہریار کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ وہ جانتا تھا گھر والو کی کال ہوگی لندن میں آج سنڈے تھا اسی لیے پوری فیملی گھر پر تھی اور ہر ویکنڈ پر ساری فیملی والے شہریار سے ویڈیو چیٹ کرتے تھے۔ کال ریسیو کرتے ہی شہریار کو مسز سارا کا لمبیر نظر آئی... How are you mom ? ...

?Iam fine mera bacha how are you

...Iam absolutely fine

یہ بالوں کا کیا حال بنا کر گھومتے ہو۔ کتنی دفعہ تمہیں سمجھایا ہے کہ اچھی طرح سے برہشنگ کیا کرو پر تمہیں میری ایک بات سمجھ نہیں آتی...

مسز سارا نے شہریار سے شکایت بھرے لیجے میں کہا۔۔۔

جس کا شہریار پر کوئی اثر نہ ہوتا۔۔۔ اس نے بالکل نارمل انداز میں کہا۔

....Relax mom its my style

اسٹائل گیا تیل لینے مجھے سے بات مت کرنا تم۔۔

انہوں نے تپے ہوئے اور ناراضگی بھرے لیچھے میں کہا۔۔

شہریار بھی آخر شہریار تھا وہ خوب اچھے سے جانتا تھا انور کیسے منانا ہے۔۔

اس لیے جلدی سے بالوں کو گیلا کر کے سیٹ کیا اور ان کے سامنے حاضر ہو گیا۔۔

اور میسنی شکل بنا کر سوری کہنے لگا۔ جس پر مسز سارا نے کہا ڈرامی لڑکے

تمہارے سارے ڈرامے میں خوب اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔

ہے ڈیڈ ہالو آریو؟؟ بوڈے ہوتے جارہے۔۔ بالوں کو کلر نہیں کیا کیا؟؟

مسز سارا کے ساتھ مسٹر عالمگیر بھی آگئے تھے، شہریار اپنے بابا کو دیکھتے ہی بول

پرہا۔۔

بابا بابا بابا بابا بابا بابا سہی ہے بیٹا۔ بابا کو بڈھا بول رہے ہو۔۔۔ مجھے ملو تم دیکھتا ہوں میں تمہیں۔۔

سوری بابا مذاق کر رہا تھا آپ تو ہمیشہ سے ایور گرین ہے۔۔

اچھا اچھا اب زیادہ مکھن مارنے کی ضرورت نہیں مسٹر عالمگیر نے شہریار کو مزا کیا انداز میں کہا۔۔۔

جس پر دونوں باپ بیٹے نے مل کر قہقہہ لگایا

پیچھے سے کسی کی آواز آئے۔ بابا کس بات پر ہنسا جا رہا ہے۔۔۔ اور وحیل بیٹا شہریار

آیا ہے ویڈیو چیٹ پر بات کرو۔۔۔ مسٹر عالمگیر نے شہریار کے بڑے بھائی کو بولا یا۔۔

جو خوشی خوشی لپ ٹاپ کے آگے آکر بیٹھ گیا۔ ہے بڈی کیسے ہو۔۔۔ روحیل

نے خوش سے کہا۔۔۔ شہریار نے بے اسی طرح جواب دیا fir bro.. اس نے اپنی

باڈی دیکھا کر کہا۔۔۔ آپ سناؤ سب کیسا چل رہا۔۔۔ سب سے بات کر کے وہ بہت

فریش فیل کر رہا تھا۔۔۔ ابھی بھی ویڈیو چیٹ چل رہی تھی۔۔۔ جیسے سب اسکے ساتھ

بیٹھے ہوئے ہو۔۔۔

شہریار کی موم نے کہا چلو شیری مجھے اپنا روم دیکھاؤ۔ دیکھو تو سہی کیا حالت بنا
دے رکھی ہے۔۔۔ شہریار نے بہت اگنور کیا کے بات کسی طرح گول مٹول
کر دے پر ماں تو ماں ہوتی ہے اپنے بچوں کی رگ رگ سے واقف ہوتی ہے۔ وہ
بھی تب تک ڈٹی رہی جب تک شہریار نے ان کو سارا کمر انہیں دیکھا دیا۔ پورا
کمر ابکھرا پڑھا تھا۔ بیڈ پر سارے بکس پھلے ہوئے تھے۔ ٹی وی کی اسٹینڈ پر
ڈھیر ساری ویڈیو گیم چائے کے مگ۔ اور بھوت سارے پانی کے گلاس پڑے
ہوئے تھے۔ انکی آنکھیں نکل آئے شیریں یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بیٹا۔ ہر جگہ
کپڑے پھیلے ہوئے تھے۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ تم کس دن اپنی صفائی کا خیال
رکھو گے۔۔ اظہر (کھانا پکانے والا) کہاں ہے بلاؤ اسے۔۔
مسز سارا نے شہریار سے غصے میں پوچھا۔

جس پر شہریار گھبرا سا گیا وہ ان کو کیا بتاتا کہ اس نے اظہر کو چھٹی پر بھیجا ہے۔
آج تک مسز سارا کو اس نے نہیں بتایا کہ وہ اظہر کو چھٹی پر بھیجتا ہے۔ ورنہ وہ
اظہر کا کچو مر کر دیتی۔۔

ویسے وہ لڑکی کیسی رہے گی..

کونسی؟ شہریار نے تجسس سے نینا سے پوچھا..

وہی کیا نام تھا.. نینا نے سوچتے ہوئے کہا..

ہم پریشا..

شہریار کے اندر غصے کی لہر جاگ اٹھی..

وہ چوڑیل.. میرا دماغ خراب ہے کیا؟

نینا نے حیرت سے کہا اتنی اچھی تو تھی پیاری سی..

کیا خاک اچھی.. ڈاین ہے پوری ڈاین.. اسکا بس نہیں چلتا میرا سر پھوڑ دے..

مسٹر سارا نے کہا اچھا ہے تم اس سے ڈرتے رہو گے تو وہ تم سے جو بھی کام کہے

گی تم فوراً کرو گے..

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

مسز سارا کو نینا نے پریشا اور شہریار کی لڑائی کا قصہ سنایا تھا۔ اور اکثر شہریار بھی ان کو بتاتا رہتا تھا۔ انکی بڑی خواہش تھی کہ وہ پریشا سے ملے پر مصروفیت کی وجہ سے وہ پاکستان نہیں آ پارہی تھی۔

دونوں مل کر شہریار کی ٹانگ کھینچ رہے تھے اور وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا جس پر پورا گھر اسکا مزہ لے رہا تھا۔

ویسے وہ سب کی ٹانگ کھینچتا تھا اور مزے لیتا تھا آج سب نے مل کر اسکی ٹانگ کھینچی اور مزے لے رہے تھی۔۔۔

آخر اس نے چڑ کر بولا کوئی اور بات کرے تو سب نے مل کر اس کی حالت پر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

سامان ہو سٹل سے سمیٹا... باکی سب بھی اپنے اپنے گھر کے لیے نکل رہے تھے..
ہر کوئی اداس تھا اتنا جلدی ٹائم گزر گیا پتہ بھی ناچلا.. وہ ساری باتیں اور یادیں
یاد کر کے ان کو خوشی بھی ہو رہی تھے.. ساتھ ہی غم بھی تھا وہ سب خواہش
کر رہے تھے کہ کاش یہ پل کبھی ختم نہ ہوتے.. پر ایسا تو اب ناممکن تھا..
پر سب دوستوں نے آپس میں وعدہ کیا کہ آگے بھی کونٹیکٹ میں رہے
گے.. اور جب بھی موقع ملا تو ملے گے بھی.. پریشا ساری یادیں سمیٹ کر
سب سے پہلے اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی.. اس کی شہریار سے آخری بار
ملاقات نا ہوئی..

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پریشا پھولوں کا گل دستہ لیکر کھڑی ہوئی تھی اس نے شہریار کو دیکھا جو بالکل بدل
گیا تھا کہاں وہ ہر وقت رف ہلیا میں ہوتا تھا.. اور کہاں اور آج ڈی سینٹ سا ہو
گیا ہے..

اس کو دیکھ کر آج ساری پرانی تلخ یادیں اسکی آنکھوں میں گھوم رہی تھیں۔۔۔
جس پر وہ بہت اداس ہو گئی کتنی مشکل سے وہ سب کچھ بھول کر اپنی زندگی میں
آگے بڑھی تھی۔۔۔

پر آج کیسے قسمت نے ان دونوں کو دوبارہ ملا دیا تھا۔۔۔ وہ سوچ رہی تھی کہ یہ
نہیں ہونا چاہیے تھا اگر اس نے میرے دوستوں کو بتا دیا کہ میں یہاں ہوں اور
اگر وہ یہاں مجھ سے ملنے آگئے تو میں انکو کس منہ سے بتاؤں گی کہ میں نے
یونیورسٹی کے بعد ان سے کوئی رابطہ کیوں نہیں رکھا۔۔۔

جب یونیورسٹی سے پریشا واپس آئی تھی تو اسکی سوتیلی ماں نے اس پر بہت گندے
الزام لگائے کہ وہ تین لڑکوں کے ساتھ گھومتی تھی اور شہر بھر میں اوارا گردیا
کرتی تھی۔۔۔ انکے علاوہ پتا نہیں کتنے اس نے عاشق بنائے ہوئے تھے جن سے یہ
ملتی ہوگی۔۔۔۔۔ یہ سب سن کر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا کہ آج تک
اس نے کوئی حد پار نہیں کی تھی۔۔۔ اور پھر جو بھی وہ کرتی تھی اپنے بابا کو ضرور
بتاتی تھی۔۔۔ اپنے گروپ کے لڑکوں سے بھی بابا کو ملوایا تھا۔۔۔ اس کے بابا کو

اس پر پورا بھروسہ تھا پر اتنے الزام اپنی پاک دامن بیٹی پر لگائے جانا انکو بلکل برداشت نہیں ہوا جس کے نتیجے میں انکو پہلا ہرٹ اٹیک ہوا۔۔۔ پر اللہ کے فضل سے وہ بچ گئے۔۔۔۔۔ جب انکو گھر لایا گیا تو اسی دن پریشا نے اپنا موبائل توڑ دیا اور ڈسٹ بن میں پھینک دیا تا کہ اس کا کوئی دوست اس سے رابطہ نہ کر سکے۔۔۔ وہ ان کو کیا منہ دیکھائے گی کہ وہ کس الزام کی وجہ سے ان سے ایندرا رابطہ نہیں کر سکے گی۔۔ اس لیے یہی بہتر ہے انکو پتہ نہ چلے اس بات کا۔۔۔۔۔ میں ان کو منہ نہیں دیکھا سکو گی خاص کر ان تین لڑکو (نعمان، فارس اور جنید) کو جنہوں نے مجھ کو اپنی بہنوں سے بڑھ کر عزت دی۔۔۔ جتنا بھی فری تھے پر کبھی ہم تینوں لڑکیوں کو بری نظر سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اگر انکو پتا چلا کہ لوگوں نے ہمارے پاک رشتے کو گالی دی ہے تو کیا سوچے گے اس کے بعد میں خود بھی ان کے ساتھ آنکھیں نہیں ملا پاؤں گی۔۔۔۔ اس وجہ سے اس نے بابا سے گھر بدلنے کو بھی کہا اور پھر انہوں نے گھر بھی شفٹ کر دیا اس لیے کہ اس نے سب دوستوں کو اپنے گھر کا پتہ بتایا ہوا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سے اس کے گھر آنا چاہتے تھے پر جب بھی پروگرام بناتے کیسی نا کیسی وجہ سے نہیں آ پاتے پر پریشا

نے ان کو کہا تھا یونیورسٹی کے بعد جس دن بھی تم لوگوں کو وقت ملے تم سب مل کر آنا مجھے بہت خوشی ہوگی۔۔

وہ سوچوں میں گم ہو گئی کہ یہ مجھے پہچان نالے ورنہ بہت برا ہو گا۔۔ اتنے میں شہریار اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ پریشا کو پرنسپل سائقہ نے ہوش دلایا کہ مس پریشا سر کو بو کے دیجئے تب۔۔ وہ ہوش میں آئی اور جھجکتے ہوئے وہ بو کے اسکے آگے کر دیا۔۔ آج بھی اس سے وہی خوشبو آرہی تھی جیسی پہلے آتی تھے۔۔ شہریار نے اسے بو کے لیا اور آہستہ سے تھینک یو کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔ پریشا پریشان ہو گئی کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔۔

لگتا ہے بھول گیا ہے۔۔ چلو خیر میرے لیے ہی فائدہ ہے۔۔ جب اندر چلا گیا پیچھے سے پریشا یہ سوچنے لگی یہ میرے دوستوں سے نہیں ملتا ہو گا کیونکہ اس کو وہ پسند کہاں تھے ہر وقت ان کو دھمکاتا نواب زاداب تو بڑا بزنس مین بن گیا ہے اب کہاں وہ بیچارے اس کو یاد ہونگے یہ سوچ کر اس کو تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔ سب ٹیم والے میڈم سائقہ کی آفیس میں چلے گئے پریشا اور باقی سب ٹیچرز بھی

اپنے اسٹاف روم میں چلی گئے۔ وہ دونوں آپس میں بیٹھ کر بتائے کر رہی تھی
شفاء تو شہریار کی پرسنالٹی ڈیکھ کر فدا ہو گئی۔۔۔ ہلا کے اسکا نکاح ہو چکا تھا اور
کچھ ہی مہینوں میں اسکی رخصتی ہونی تھی، اس نے پہلے دفعہ شہریار کے جیسا
ہینڈ سم لڑکا دیکھا تھا جس پر وہ رشک کر رہی تھے کاش! مجھے بھی اساکوئی لڑکا ملتا
یا یہی ملتا۔۔۔ پریشا اسکی بتاؤ پر ہنس رہی تھی کہ بیچاری کو پتا نہیں کہ کتنا بد تمیز
ہے۔۔۔ تب شہریار فل اٹیٹیوڈ کے ساتھ اسٹاف روم میں آیا اور دروازے کو
نوک کیا اس کے پیچھے ٹیم کے ایک دو افراد اور بھی تھے۔۔۔۔۔ سب ٹیچرز انکو
دیکھنے لگی اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ شہریار نے سب کو اشارہ کر کے بیٹھا دیا۔
پریشا کی ہنسی کو وہی بریک لگ گیا۔ پتہ نہیں کیوں اسکو دیکھ کر پریشا کا دل زور
زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ اور سانسیں تیز چلنے لگی۔ وہ اپنے آپکو
کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی پر بار بار ناکام ہو رہی تھی۔۔

شہریار نے سب ٹیچرز کو اپنے آپکو انٹروڈیوس کر دیا پھر سب ٹیچرز کا انٹروڈکشن
لیا۔۔ اور ان سے کچھ چیزیں ڈسکس کی اور انکا کانفیڈینس بھی چیک کیا۔۔۔۔۔ جب
پریشا کی باری آئی تو وہ تھر تھر کانپنے لگی۔۔۔ شہریار نے اس کو انگور کرتے ہوئے

کہا بیٹھ جائے پھر کبھی بتا دیجیے گا۔ اور وہ یہ سوچتی رہ گئی کہ آخر مجھے ہو کیا جاتا اس کو دیکھ کر۔۔۔

اج سب ٹیچرز کا لنچ اسکول کی طرف سے تھا۔۔ اسی لیے سب دیر تک رک گئی تھی

لنچ کرنے کے بعد سب ٹیچرز اپنے گھر کو نکل رہی تھیں اتنی دیر ہو گئی تھی سب کو۔۔ شفاء کا بھائی اسے لینے آرہا تھا پر پریشا کیلے تھی اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا اس وقت وہ اکیلے کیسے جائے گی۔۔ کوئی بس بھی اس وقت نہیں ہوگی۔۔ اللہ کا نام لیکر وہ نکل گئے۔ تیز تیز قدم بھرتی وہ گھر پونچھ گئے۔

وہ گھر واپس آئے تو بابا نے نیو ٹیم کا پوچھا کے آئے تھے۔ اور کیسے تھے لوگ۔ اس نے کہا اچھے تھے۔ اور تھکاوٹ کا کہہ کر جلدی سے اپنے کمرے میں چلی گئی اسکے بابا نے بھی کہا آرام کر لو پھر بات کریں گے۔

آج اسکول میں سب ٹیچرز کے ساتھ ٹیم کا ایک ممبر تھا۔ پریشا کے ساتھ شہریار تھا۔ وہ بہت حیران ہو گئی کہ شہریار اسکے ساتھ ہو گا کہی اس بھوت نے خود ہی

تو نہیں میرا نام خود کے ساتھ لگوادیا۔۔ مجھے تنگ کرنے کے لیے۔۔۔۔۔ اللہ اس کے ساتھ کام کرنا۔۔ بہت مشکل ہو جائے گا۔۔ پر پریشا تمہیں کرنا ہو گا۔۔ بھلے ہی وہ تنگ کرے تمہیں اسکو برداشت کرنا ہے کچھ وقت کی تو بات ہے۔۔ پھر وہ چلا جائے گا۔۔ اور ویسے بھی وہ مجھے بھول گیا ہے کہاں یاد ہو گی میں اسکو اس کو ڈر تھا کہ کہیں یونیورسٹی کا بدلا وہ یہاں نالے لے۔۔۔۔۔ اب تو وہ اس کا بوس تھا اسی لیے اس کو برداشت کرنا ہو گا وہ خود کو ہمت دلارہی تھی۔۔۔۔۔ جب وہ کلاس میں پڑھا رہی تھی تب شہریار وہاں آیا۔۔ اسکی شکل بن گئی۔۔ اُف اللہ یہ اگیا۔۔۔۔۔ اس نے پریشا سے اجازت لی کیا میں اندر آسکتا ہوں۔۔ آتو آگئے ہوں پوچھ کیا رہے ہوں وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔ شہریار نے کہا مس اپنے کچھ کہا کیا۔۔ تو اس نے سر نفعی میں ہلایا اور کہا جی آجائیے۔۔

وہ اندر آیا سب اسٹوڈنٹ نے آٹھ کر اسکو welcome to our school کہا۔۔ اس نے سب بچو کو تھینکس کہا اور وہ پیچھے بچوں کے ساتھ اک بیچ پر جگابنا کے بیٹھ گیا، پریشا اسکو دیکھ رہی تھی یہ کر کیا رہا ہے پاگل انسان۔۔ شہریار نے اسکو کہا مس انگلی سے اسکا نام پوچھنا چاہ جیسے اسکو پتہ ناہوں۔۔ پریشا نے دانت

چبائے ہوئے کہا مس پریشا رضا۔۔ لیسٹ میں جیسے نام نہیں پڑھا۔۔ اندھا۔۔ وہ

پھر سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔ اوکے مس پریشا پڑھانا اسٹارٹ کریں I want to see

your teaching style.... پریشا نے دل میں کہا ہو آیا بڑا انگریز۔۔ کمینا....

اس نے پڑھانا اسٹارٹ کیا۔۔ اور وہ اسکو بہت سرسٹ طریقے سے دیکھ رہا تھا۔۔

جس کی وجہ سے وہ پزل ہو رہی تھی پہلی بار کوئی اس کا پڑھانا دیکھ رہا تھا۔۔ اسی وجہ سے وہ کنفیوز ہو رہی۔۔۔۔۔ پر کوئی اور ہوتا تو شاید اتنا نہیں ہوتی پر اس دشمن

جان کے سامنے مشکل تھا۔۔۔۔۔ اسکی نظری بالکل اپنے اوپر پا کر وہ پھر سے

اپنے ہوش حواس کھو رہی تھی۔۔۔۔۔

پر پھر اس نے فل کانفیڈینس کے ساتھ پڑھایا۔۔۔۔۔

کلاس پوری ہونے پر۔ شہریار نے پریشا کو کہا مس آئی ایم سوری میں آپکا نام بھول

جاتا ہوں کین یو پلیرز پیٹ یور نیم۔۔۔۔۔

پریشانے ٹھنڈی سانس لی اور کہا پریشا رضا۔۔۔ جی تو مس پریشا اچھا پڑھا
لیتی۔۔۔ well done۔۔۔ اسی طرح سے کنٹینیور کیے گا۔۔۔ پریشا خوش ہو گئی
کہ شکر اس کو اچھا لگا۔۔۔ شہریار نے پھر کہا۔۔۔ مس پھر سے اسکا نام سوچنے لگا۔۔۔
.. پریشانے اپنے ہاتھ کا گھوسا بنایا۔۔۔ جیسے ابھی اسکا منہ سو جا دے گی۔۔۔

پر اسکو اپنے آپ کو کنٹرول کرنا تھا پھر اس نے نام رپیٹ کیا۔۔۔ Yes miss

parisha sorry i forgot your name because its really difficult

ok can you plz dont mind plz .. پریشانے آہستہ سے کہا کوئی بات نہیں

show me mathematic classes miss شہریار نے پھر سے اسکا نام بھولنے

کی ناکام کوشش کی۔۔۔ پریشانے گہرے سانس لے اور غصہ زبت کرتے اس کو

اشارہ کیا کہ جی چلے میں دکھاتی ہوں۔۔۔۔۔ پھر سے شہریار نے کہا مس۔۔۔ اور پھر

وہ وہی چپ ہو گیا تو پریشانے کہا پریشا رضا۔۔۔ مس پریشا آپ میتھس بھی پڑھا

لیتی ہے۔۔۔ جس پر پریشانے سر ہلا کر کہہ۔۔۔ شہریار نے اپنے دماغ پر زور

دیا اس کا نام یاد کرنے کے لیے۔۔۔ اور بولا یہا! تو مس پریشا رضا آپ کے منہ میں

زبان نہیں جو اس طرح سہلا کر جواب دے رہی ہے i dont like your

attitude next time be careful in future i dont want to see you

شہر یار نے اپنی ہنسی کو کب سے to reply me like this got it

کنٹرول کر رکھا تھا بار بار پریشا کا نام پوچھنا اور اس کا غصہ ہو جانا۔ اس کو بہت ہنسی آ

راہ تھی۔ اور پریشا اپنے غصے کو ضبط کر رہی ورنہ آج شہر یار کا قتل ہو جانا پکا تھا۔

ہنسی کنٹرول کرنے کی وجہ سے شہر یار کا گوارنگ سرخ پڑھ گیا تھا۔ پریشا اس کو

میتھس ڈیپارٹمنٹ میں لیکر جا رہی تھی۔ تب شہر یار نے اس کے کان میں کہا

چوڑیل تم نے میرا پیچھا نہیں چوڑانا۔ اور تمہارا نام چوڑیل تھا۔ پر تم نے تو اپنا

نام ہی بدل دیا۔ چلو شکر کرو پوچھ لیا ورنہ میں نے تو چوڑیل ہی کہنا تھا۔

پریشا کو جیسے کرنٹ لگ گیا اس بھوت کو میں ابھی تک یاد ہوں تبھی مجھے تنگ

کر رہا ہے۔ ہم اب پتہ چلا۔ but parisha raza you have to control

yourself وہ پھر سے اپنے آپ کو کنٹرول کر رہی تھی۔ اس نے شہر یار کو

کوئی جواب نہ دیا۔ اور میتھس ڈیپارٹمنٹ میں لے گئی جہاں پر اسٹوڈنٹ کو

مختلف طریقوں کے ذریعے میتھس سکھائی جا رہی تھی۔ سارے اسٹوڈنٹ پریشا کو

دیکھ کر خوش ہو گئے۔۔ کیوں کے پریشا انکی فیوریٹ ٹیچر تھی۔۔ ان کو ہر حرکت کرنے پر دوسری ٹیچرز سے بچہ لیتی۔۔ ان کے ساتھ مل کر شرارتیں کرتی۔۔

شہریار نے اسکے کان میں کہا یہ شیطان کے چیلے بھی تم کو پسند کرتے ہے چوڑیل۔۔ ظاہری ہے بڑے شیطان کی شاگرد جو ٹھہرے اس نے پریشا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ پاریشا کو غصہ آیا ایسے کیسے اس نے اتنے معصوم بچو کو شیطان کے چیلے بولا رہا ہے۔۔۔ وہ کچھ بولنے لگی پھر خود پر کنٹرول پالیا۔۔ شہریار نے کلاس میں اپنا انٹروڈکشن کروایا۔۔ پھر پریشا نے اسکو سب بتایا کہ کیسے وہ بچو کو ان چیزوں کے ذریعے میتھس سکھاتی ہے۔۔ اور یہ بچے بھی بہت ذہین اور ٹیلینٹڈ ہے۔۔ آپ ان سے کوئی بھی سوال پوچھ سکتے ہے۔۔ شہریار نے کچھ بچوں سے سوال جواب کیے۔۔ بچوں نے بہت اچھا ریسپونس کیا پریشا خوشی سے پھولی نہیں سماں رہی تھی۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ہواؤں میں اڑے۔۔ اس نے بہت محنت کی تھی ان بچوں پر۔۔ اور بچوں نے اسکا رزلٹ دیکھا دیا۔۔ اسکے دشمن کے سامنے اسکی بی عزتی نہیں ہونے دے۔۔ اسکا سرفخر سے بلند ہو رہا تھا۔۔ اور شہریار سے یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ اسکی دشمن خوش ہو۔۔۔ اس

نے غصے سے پریشا سے کہا چلیں مس پریشا رضا . وہ اسکی حالت سمجھ گئے اور
مسکار نے لگی... وہ دونوں پر نسیل کی آفس میں آئے تو پر نسیل نے شہریار سے پوچھا
.. کیسا لگا آپکو مس پریشا کا پڑھانا اور انکا میٹھس ڈیپارٹمنٹ میں کام . . شہریار

نے سرس انداز سے کہا . . جی اچھا لگا مس پریشا کا پڑھانا but she needs

improvement in her work and confidence as well . . ان کو

کانفیڈینس کی بہت ضرورت ہے میں نے ان کو بتا دیا ہے . . میڈم آپ برا مت
مانیا گا پر ہمیں یہاں کے لیے بیسٹ ٹیچرز چاہیے جو فل آف کانفیڈینس ہوں . .

اگر ٹیچر میں ہی کانفیڈینس نہیں ہوگا تو اسٹوڈنٹ میں کہاں سے ہوگا . . پاریشا کی

انکے پھٹ گئی . . یہ کیا بکواس کر رہا ہے کمینہ انسان مجھے کیا بولا اور میڈم کو کیا بتا

رہا ہے . . اللہ تو ہی مجھے بچہ . . اس نے پر نسیل کی شکل دیکھی جس پر غصہ

صاف ظاہر تھا . . شہریار یہ کہتا ہوا باہر نکل گیا . . پریشا اسکو جاتا دیکھ دل ہے دل

میں اس کو گلیوں سے نواز رہی تھی . . اب روم میں صرف سائقہ میڈم اور پریشا

تھے . . اسکے ہاتھوں میں پسینے آرہے تھے . . اور اسالگ رہا تھا جیسے کسی نے

اسکی سانس روک لے ہوں . . وہ بھی جلدی روم سے بھاگنے لگی تبھی میڈم نے

اسکو کہا مس پاریشا ہی رو کے مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ پریشا نے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھری۔۔ اور انکی طرف پلٹی۔۔ یس میڈم کہیے۔۔ میں یہ کیا سن رہی ہوں پریشا۔۔ مسٹر شہریار تمہارے لیے کیا کہہ کر گئے ہے۔۔ وہ باس ہے اگر ان کو بات پسند نا آئی تو پوری گڑبڑ ہو جائے گی۔۔ وہ یہی سوچے گے کہ ہم یہاں پر کسی کو بھی جاب دے دیتے ہے بنا اسکو دیکھے۔۔ وہ ہم پر ٹرسٹ نہیں کرے گے۔۔ اور پھر نا ہی وہ ہمیں سپورٹ کریں گے کہ شاید ہم پیسے کھا جائے۔۔۔ تم جانتی ہو ہمیں ان کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔ پاریشا کا چہرہ رونے والا ہو گیا تھا۔ اس نے میڈم سے سوری کی اور ایند اخیال رکھنا کہہنے لگی۔۔۔ میڈم نے کہا سہی ہے ایند اخیال رکھیے گا میں مسٹر۔ شہریار سے آپ کے لیے ریکویسٹ کر دوں گی۔۔۔ اب آپ جا سکتی ہے۔۔۔

جب گھر واپس آئی تو اسکا موڈ خراب تھا۔ بابا نے پوچھا پر اس نے کام زیادہ ہونے کا بہانہ کر کے ٹال دیا۔۔۔

-- کہی اس نے کچھ کیا تو نہیں۔۔۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں بوس ہو
اس کو ڈر ہے کہی اس کی جاب نا چلی جائے۔۔۔ اگر کچھ کرنا ہوتا بھی تو پہلے ہی
کرتی۔۔۔ وہ خود کو جھوٹی تسلیاں دے رہا تھا جس پر اس کا خود کا دل نہیں مان
رہا تھا۔۔۔۔ جیسے ہی اس نے چائے کا کپ منہ میں ڈالا اسکو چائے زہر لگنے لگی۔
اس نے سب کا دھیان کرتے ہوئے۔۔۔ چائے کا کروا گھونٹ نگھل لیا۔۔۔ اسے پتہ
چل گیا یہ حرکت اس چوڑیل کی ہوگی جو سامنے کھڑی اسکو اشارہ کر رہی تھے۔۔
کیسی لگی چائے۔۔۔؟؟

وہ آرام سے چائے پیتا جا رہا تھا جیسے اسکو کوئی فرق نا پڑھتا ہو۔۔۔ پریشا اسکو دیکھتی
رہ گئے۔۔۔ اسکے چہرے کی ہنسی اڑ گئی۔۔۔ یہ کیسے پی رہا ہے۔۔۔ کہی کسی اور کی
چائے اس کے پاس آگئی کیا۔۔۔ پر میں نے وہی کپ اس کو دیا تھا۔۔۔ اگر کسی اور
کو آتا تو ابھی غصے سے چلانا شروع کر دیتے۔۔۔ مطلب وہی کپ اسکے پاس ہے
پر یہ اتنے آرام سے کیسے پی رہا ہے۔۔۔ اس کو کچھ ہو نہیں رہا بھوت کہی کا۔۔۔
وہ حیران پریشان ہو کر رہ گئی۔۔۔۔

اب دونوں کی جنگ دو برا شروع ہو گئی تھی۔ ہر وقت کوئی موقع نہیں چوڑا جاتا
ایک دوسری کو ستانے کا۔

6 مہینوں کے بعد شہریار والوں نے اسکول کے ساتھ ایگری مینٹ کر لیا تھا کہ وہ
اسکول کی سارے ذمہ داری اٹھائے گے۔

بس اب تو پریشانے کہا اسکول کو ایگری مینٹ مل گیا ہے۔ اب اسکو جتنا چاہے
تنگ کر ویہ ایگری مینٹ واپس نہیں لے گا۔ ایک دن تو اس نے حد کر دی
شہریار کو سیمنگ پول میں دھکا دے دیا۔ پر شہریار نے پریشا کا نام نہیں لیا اور
پیر سلپ ہونے کا کہہ دیا۔ کیونکہ ان دونوں کا یہ اصول تھا۔ اپنی دشمنی ایک
دوسرے تک رکھنی ہے کسی اور کو شیطانی نہیں لگانی۔

پریشا آج گھر آئے تو کچھ مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ اسکی ماں نے آج پہلی دفعہ
اسکو پیار سے کہا جلدی سے جاؤ اچھے کپڑے پہن کر اچھا سا تیار ہو کر آؤ۔
کپڑے روم میں پرے ہوئے ہے۔ وہ روم میں گئے تو اسکے بیڈ پر ایک ڈریس
پڑھا تھا وہ اٹھا کر واش روم میں چلینج کرنے گئے اور فریش ہو کر مہمانوں کے ساتھ

آکر بیٹھ گئی۔ وہ دو تیں عورتیں تھی جو اس سے سوال پر سوال پوچھ رہی تھی اور وہ ان کے سب سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔ آخر اسکی ماں نے اسکو روم میں بھیج دیا۔۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو وہ نیچی اتی تو اسکی ماں مسٹر رضا سے کہہ رہی تھی بہت اچھے لوگ ہے اپنی پریشا کو بہت پیار محبت سے رکھے گے اس سے اچھا رشتہ اور کوئی ہو نہیں سکتا بس اب آپ سوچیں نہیں اور ہاں کہہ دے لڑکا بھی بہت پڑھا لکھا ہے۔ اپنا بزنس ہے۔ مسٹر رضا نے کہا ٹھیک ہے میں سوچ کر بتاؤں گا پھر ہا آپ ان کو ہاں کر دیجیے گا۔۔ اور وہ اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

پریشا یہ سن کر ساختے میں آگئی۔ یہ کیا کر دیا اسکے بابا نے اسکے بنا پوچے۔۔ اسکی شادی کروا رہے ہے۔ وہ فوراً اپنے بابا کے روم میں گئی اور اُس نے پوچھا بابا یہ لوگ کون تھے اور یہاں کیوں آئے تھے۔ مجھ سے ایسے سوال کیوں رہے۔ پریشا کے بابا نے اسکو بتایا وہ رشتے کے لیے آئے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمہاری اب شادی کر دو۔ مجھے اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں۔ میں تمہیں اپنی زندگی میں اپنے گھر کا ہو تا دیکھنا چاہتا ہوں۔ پریشا کی آنکھوں میں آنسو

آگئی۔ بابا اسانا بولے... اللہ آپکو ہمیشہ سلامت رکھے۔ آپ جو کہے گے میں کرو گی پر ایند اسامت کہیے گا۔ آپکے سوا کوئی نہیں میرا۔۔۔ اچھا اب میری بات سنو۔۔۔ جی بابا۔۔۔ پریشانے سو سو کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بیٹا وہ لڑکا بہت اچھا ہے۔۔۔ میں خود اس سے ملا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو گی باقی تم اس سے ملنا چاہتی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں میں نے کبھی کسی بات کے لیے تمہیں منع نہیں کیا یہ زندگی کا بہت اہم فیصلہ ہے میں چاہتا ہوں تم پھر بھی مجھے ایک دفع عابتا دو۔۔۔ پریشانے مسٹر رضا کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ ڈالے اور کہا بابا مجھے آپکے فیصلے پورا اعتبار ہے جو فیصلہ آپ کرے گے میرے لیے وہ بہتر ہو گا۔۔۔ مسٹر رضا نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

پاریشا کا رشتہ پکا ہو گیا تھا اور ایک مہینے بعد شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر دی گئی تھی وہ مٹھائی لیکر اسکول آئی تو سب کا منہ مٹا کر وایا۔۔۔ میڈم سائقہ کے کہنے پر جب وہ شہریار کو مٹھائی کھلانے آئی تو اس نے بہت ساری مبارک دی کہ ہماری جان چھوٹے گی اور ساتھ ہی کہا سنو چوڑیل اس لڑکے کا دماغی توازن ٹھیک نہیں

ہے کیا جو تم سے شادی کر رہا ہے۔۔۔ میرے والے کا پتا نہیں پر جو تمہاری
ہوگی اس کا ضرور دماغ خراب ہو گا۔۔۔ پریشا نے اس کے ہی انداز میں نرم لہجے میں
بولی۔۔۔ شہریار نے اتر کر کہا۔۔۔ میری والی تم نے دیکھی نہیں پورا چاند کا ٹکڑا
ہے۔۔۔ پریشا کی آنکھیں نکل آئی اچانک سے جیسے اس پر دھماکا ہوا۔۔۔ اس نے
شہریار سے پوچھا کیا تمہاری شادی ہو گئی ہے۔۔۔ شہریار نے کہا کب کی ہو گئی
ہے۔۔۔ اور ہم دونوں بہت خوش ہے، خاص کر میری بیوی۔۔۔ وہ خود کو دنیا کی
خوش قسمت لڑکی سمجھتی ہے۔۔۔ پریشا کی ہمت نہیں ہوئی کہ بے پوچھ سکے وہ
کون ہے۔۔۔ پتا نہیں کیوں اسکو یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ جب وہ اس کا کچھ
لگتا بھی نہیں پھر کیوں اس کو دکھوں نے اگھیرا۔۔۔

وہ واپس جانے کے لیے مڑی تو شہریار نے کہا۔۔۔ اگر اسکا دماغی توازن ٹھیک ہے
تو پکا وہ اندھا ہو گا۔۔۔ شہریار اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔۔ پریشا
ہوش میں آئی تو اس کو تکتے لگی جس سے اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب
ہوئی۔۔۔ خود کو سنبھالتے ہوئے۔۔۔ اس نے شہریار کو قرار جواب دیا۔۔۔

شکر ہے اندھا ہے تمھاری طرح پاگل اور سر پھرا نہیں ہے.. شہریار نے زور سے
قہقہہ لگایا اور وہ چلی گئی

..

شفاء کی رخصتی ہو گئی تھی.. دو مہینے پہلے ہی وہ دوسری شہر چلی گئی تھی.. اسکول
میں پریشاکی وہی ایک دوست تھے.. اور بایکون کے ساتھ زیادہ نا تھی.. اسی
لیے شادی کا کارڈ صرف چند ٹیچر اور میڈم کو دیا.. میڈم نے کہا مسٹر شہریار
عالمگیر کو بھی دو.. اچھا نہیں لگتا.. ان کو بھی انویٹیشن دو.. اسی لیے اس نے
شہریار کو بھی شادی کا کارڈ دیا.. شہریار نے اسکو کہا تمھاری شادی میں تو ضرور
آؤنگا دیکھو تو سہی کس بچارے کی قسمت پھوٹی ہے.. مجھے تو ترس آرہا ہے
بیچارے پر جو تمھاری جیسی چڑیل کو پوری زندگی کے لیے برداشت کرے گا..
پریشانے کہا اور جس کی تمھارے ساتھ ہوگی اسکی بھی قسمت پھوٹی ہوگی..
بھوت کہی کے.. آیا بڑا اس پر ترس کھانے والا.. ہو.. وہ بڑبڑاتی ہوئی نکل
گئے..

اسکے بابا کی طبیعت کی وجہ سے انہوں نے صرف نکاح کی تقریب رکھی تھی۔۔
نکاح کے دن قریب آرہے تھے اسکو کوئی شاپنگ نہیں کروائی جارہی اسکی سوتیلی
ماں اور بہن دونوں کر رہی تھی۔۔ اسکو بس دیکھا دیتی تھی۔۔

پریشا نے اسکول سے بھی ریزائن لے لیا تھا اس وجہ سے اب اسکول بھی نہیں
جاتی تھی۔۔ پورا دن گھر کے کام خود کرتی تھی۔۔ مہمانوں کا اناجانا انکی خدمت
کرنا۔۔ سب وہ اکیلے کرتی تھی۔۔

نکاح سے ایک دن پہلے اسکول کے سب بچے اس سے ملنے آئے تھے۔۔ کیوں
کے مس پریشا انکی فیوریٹ ٹیچر جو ٹھہری۔۔ اور شادی کے بعد وہ دوسری شہر
چلی جائے گی پھر پتہ نہیں ملنا ہوا نہیں۔۔ اسی لیے اسکول کی کچھ ٹیچرز بچوں کو
لیکر آئی تھیں۔۔

ساتھ ہی ٹیچرز اور بچے بہت سارے گفتگو بھی لیکر آئے تھے۔۔ اس نے بھی
سب کو بہت پیار کیا۔۔ جب وہ جانے لگے تو پریشا کا دل بھر آیا اور آنسوؤں کی
شکل میں نکل آیا۔۔۔ سب اسکو بیسٹ و شیز دی اور چلے گئے۔۔۔

انج پریشا کے نکاح کا دن تھا۔ اسکے سسرال سے گولڈن کلر کا بہت ہی پیارا شرارہ آیا۔ ساتھ ہی جیولری، سینڈل، اور میک اپ کا کچھ سامان بھی تھا۔ پریشا کو اپنی سوتیلی بہن نے تیار کیا۔ انکا کہنا تھا پارلر جانے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں فضول خرچی کریں۔ اسی لیے اسکی بہن نے اسکا ساٹ سامیک اپ کیا تھا۔ جس میں وہ بہت خوبصورت کوئی آئینہ سے اتاری ہوئے پری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسکے بابا جب اسکے پاس آئے تو بہت رونے لگی اور ان کو اپنا خیال رکھنے کا کہا پروہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ وہ اپنا خیال خود کیسے رکھے گے ان کے لیے کوئی ہونا ضروری ہے۔۔۔ کیوں کہ اسکی سوتیلی ماں اور بہن مسٹر رضا کا کوئی کام نہیں کرتی تھی ان کو بس مسٹر رضا کے پیسے سے مطلب تھا۔ جب سے پریشا یونیورسٹی سے آئی تھی وہ ان کے سارے کام کرتی تھے۔ اچھے اچھے کھانے بنا کر کھلاتی تھی۔ تاکہ وہ خوش رہے وہ اپنے بابا کو بالکل بچو کی طرح پلتی تھے۔ کبھی پیار سے سمجھاتیں کبھی دانٹ کا کہتی جب وہ کھانا نہیں کھاتے۔ ان سے شرارتیں کرتی۔ اُس نے ہر بات شیر کرتی۔ وہ دونوں آپس میں بالکل دوستوں کی طرح تھے۔ جیسی اسکی حالت تھی اپنے بابا کو چھوڑ

کر جانے کی.. ویسی ہے مسٹر. رضا کی بھی تھی وہ اپنی بیٹی بلکہ دوست کو اپنے آپ سے دور کر رہے تھے.. بہت دُکھی تھے پر ساتھ خوش بھی تھے کے انکی زندگی میں وہ اپنے گھر کی ہو جائے گی..

وہ نیچے روم میں تیار ہو کر بیٹھ گئی تھی.. وہاں ایک لڑکی آئے اور اسکو بتا کر گئے کے میڈم سائقہ آئے ہے آپ سے ملنے.. ان کو اندر بھیجو؟ پاریشا نے جلدی سے کہا ہاں بھیج دو یہ بھی پوچھنے کی بات ہے ان کو باہر کیوں کھڑا کیا ہے..

میڈم سائقہ آئے تو پریشا ان کے گلے لگ گئے.. اور انکا بہت شکریہ کرنے لگی کے وہ اسکے بہت خاص دن پر آئی.. میڈم نے کہا شرارتی لڑکی تم نا بھی بلاتی تب بھی میں آتی.. اللہ تمہیں ہمیشہ خوش و آباد رکھے اپنے گھر میں.. مجھے یقین نہیں آرہا ہے چھوٹی سی پریشا اتنی جلدی بڑی کب ہوگی.. وہ ہلکا سا مسکرائے..

.. وہ باتیں کر رہی تھی اور پریشا کے آنکھوں میں آنسو آگئی..۔۔ اچانک میڈم

سائقہ نے پریشا سے کہا تم سے ملنے اور کوئی بھی آیا ہے، وہ سوچنے لگی مجھ سے ملنے اور کون آئے گا.. وہ نوک کر کے اندر آیا.. بلیک فل سوٹ میں

آج بھی وہ قیامت دھاڑ رہا تھا۔ پاریشا اسکو دیکھ کر پھر ہوش گوا بیٹھی۔۔۔ میڈم سائقہ نے اسکو کہا پریشا مسٹر شہریار تم کو اسپیشلی مبارکباد دینا چاہتے تھے۔۔۔ وہ ہوش میں آئی تو اپنے آپکو سمجھنے لگی لڑکی یہ کیا ہو جاتا ہے تمہیں اس بھوت کو دیکھ کر۔۔۔ کچھ خاص تو نہیں ہے جب بھی سامنے اتا ہے دل زور زور سے دھڑکنے لگتا اور آج اسکو دیکھ کر ایک دم دل نے یہ دعا کی۔ کاش! یہ میرا ہوتا۔۔۔ یہ سوچ کر وہ پریشان ہو گئی کے کیوں مجھے اس کے لیے عجیب خیالات آتے ہے۔۔۔ اُف پاریشا کی بچی اپنے کو قابو من رکھو تم آج کسی اور کی بنانے والے

ہوں۔۔۔۔

پریشا نے میڈم سائقہ سے آہستہ سے کہا آپ ان یہاں کیوں لیکر آئی ہے اگر کسی نے دیکھ لیا تو پھر سے غلط سمجھے گے۔۔۔ بلکہ ناصر ف مجھ پر آپ پر اور مسٹر شہریار پر الزام لگائے گے۔۔۔ میڈم سائقہ نے اسکو تسلی دی کہ کوئی کچھ نہیں کہے گا میں رضا بھائی سے پوچھ کر لائی ہوں۔۔۔

کو نگر پچو لیشنس مس پریشارضا... شہریار کی آواز پر وہ چونکی اور تھینکس کہہ کر ہلکا سا مسکرائی.. میڈم سائقہ کی موبائل پر کسی کی کال آئے تو انہوں نے پریشا کو کہا بیٹا مجھے اجازت دینا تمہارا خاص دن تھا اسی لیے آگئی.. ورنہ مجھے کسی کام سے آؤٹ آف سٹی آج ہی روانہ ہونا ہے۔۔ میری فلائٹ ہے تھوڑی دیر میں اسی لیے ہم جلدی نکل جائے گے۔ پریشا کچھ کہنے لگی پر وہ جلدی سے ایکسیوز کر کے باہر کی طرف کال ریسیو کرنے چلی گئی.. شہریار اس کے تھوڑا قریب آیا اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تھی.. پریشا نے چہرہ جھکا لیا.. سمجھ نہیں آ رہی تھی اسے سے کیا بات کرے..

ویسے چوڑیل آج تو اچھا سا تیار ہو جاتی.. بے چارہ تمہارا مولوی صاحب ڈر جائے گا.. پریشا نے جھٹکے سے چہرہ اوپر کر کے اسکو دیکھا..

اس نے اپنی ہنسی دبایا ہونا تھا۔ پریشانے پریشان ہوتے کہا مولوی صاحب کون
؟ شہریار نے کہا جس سے تمہاری شادی ہو رہی ہے۔

پریشانے کہا وہ کوئی مولوی ولوی نہیں ہے۔

اچھا مولوی نہیں ہے، خیر میں نے دیکھا نہیں ہے تو مجھے کیسے پتہ ہوگا۔

پریشانے کہا ویری فنی۔ بہت ہی گھٹیا جوک تھا... اچا خیر چھوڑو سب بتاؤ کو۔۔۔

میں تمہارے لیے گفٹ لیکر آیا تھا۔ ویسے مجھے سمجھ تو نہیں آ رہا تھا تم کو کیا

گفٹ دو چوڑیل۔ اسی لیے جو پسند آیا وہ لیکر آ گیا۔ تاکہ تمہیں ہمیشہ یاد رہے

کے ہینڈ سم شہریار عالمگیر نے یہ گفٹ دیا تھا شہریار نے کلر کو سیٹ کرتے ہوئے

شان سے کہا۔۔۔ پریشانے شکل بنا کر کہا اپنے پاس رکھو اپنا گفٹ مجھے نہیں

چاہیے۔ تمہاری کوئی یاد اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتی مسٹر شہریار دی بگڑے

ہوئے نوا بزا دے۔۔

شہریار نے کہا یا راتنی محنت سے لایا ہوں لینی تو پرے گی۔ اس نے اپنے سوٹ

کے پاکٹ سے ایک دبا نکل کر پریشا کے اگی کیا۔ لو۔

پاریشا نے کہا نہیں چاہیے نا۔ . اُف لڑکی ڈرامے نا کرو۔ . میڈم سائقہ آگئی۔۔ تو انہوں نے شہریار سے کہا چلیں۔ . شہریار نے کہا مس پاریشا رضامیرا گفٹ نہیں لے رہی ہے۔ . وہ لے لے تو نکلتے ہے، بیٹا لے لو۔ . گفٹ کو منع نہیں کرتے میڈم سائقہ نے پریشا کو پیار سے کہا۔۔۔۔۔ جی میڈم میں بھی ان کو یہی کہہ رہا تھا شہریار نے بھی یکا یک کہا۔۔۔۔۔ پاریشا نے مجبوری میں اسے وہ گفٹ لے لیا۔ . اور اپنے شرارے کی پرس میں ڈال دیا جو اسکے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔ اور دونوں اس سے مل کر نکل گئے۔۔۔

دلہا باہر سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔ . اور پریشا کو سٹیج سے نیچے پردہ کروا کے بیٹھایا گیا تھا۔ . مولوی صاحب نکاح شروع کرنے جا رہے تھے کہ کسی نے بلند آواز میں کہا یہ نکاح نہیں ہو سکتا سب نے دیکھا وہ دلہا کا پھوپھی تھی۔ . پریشا کی ماں نے پوچھا بہن یہ آپ کیا کہہ رہی ہے۔ . چُپ رہے اپ۔۔۔ اپنے ہمیں بتایا کیوں نہیں کے آپکی شادی پسند کی تھی۔ . اپنی پہلی بیوی سے دلہا کی پھوپھو نے چلا کر مسٹر رضا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مسز رضا نے کہا بہن جی ہم بھول گئے ہوں گے بتانا۔ . پر اتنی سی بات پر نکاح تو مت رکوا یے۔۔۔ صرف یہی نہیں

انہوں نے بھاگ کر شادی کی تھی۔۔۔ ارے جس کے ماں نے یہ حرکت کی ہے انکی بیٹی کیسی ہوگی۔۔ اور آپکی بیٹی تو یونیورسٹی میں بھی پڑھی وہ کونسا دودھ کی دھلی ہوئی ہے۔۔۔ اس کے بھی چکر چلتے رہے ہیں اور اپنے ہمیں سے اس بد چلن کے بارے میں چھپایا۔۔ ہمیں یہ شادی نہیں کرنی ہے۔ ہم جارہا ہے۔۔۔ شہریار باہر کال پر بات کر رہا تھا جب اندر آیا تو یہ سن کر اس کے ہوش اڑ گئے۔۔۔ پریشا کے بارے میں اتنی گندی باتیں سن کر اس کو بہت غصہ آیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان کو جان سے مار دے۔۔۔ وہ آگے بڑھتا کہ انکو جواب دے سکے پر اتنے میں۔

مسٹر۔ رضا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر گرنے لگے پریشا نے جلدی سے ان کو سہارا دے کر سنبھل لیا بابا۔۔۔ شہریار بھی جلدی سے اسکی طرف بڑھا اور مسٹر۔ رضا کو سہارا دیا۔ وہ لوگ برات لیکر واپس چلے گئے۔ سب مسٹر۔ رضا کے قریب آ گئے۔ ایمو لینس بلوانے کے لیے اسکا بھائی کال ملنے لگا تبھی شہریار نے کہا ایمو لینس بلوانے کے ٹائم نہیں۔ میری کار باہر کھڑی ہے جلدی سے ان کو اس میں لیکر جاتے ہیں۔ شہریار اور پریشا کے سوتیلے بھائی نے ان کو سہارا دے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

کرکار میں بیٹھایا۔ . پاریشان کے ساتھ ہی پیچھے بیٹھ گئے۔ . باقی فیملی اپنی کار میں ان کے پیچھے آرہے تھے۔ .

وہ زور زور سے چیلارہی تھی بابا پلینز کچھ بولیں بابا میں مر جاوگی آپکے بنا میرا کیا ہوگا۔ . پلینز بابا آپکو میرے لیے ٹھیک ہونا پرے گا۔ . اپنی گڑیا کو پلینز اس طرح تنگ نا کرے۔ . شہر یار اسکو کار کے مرر سے دیکھ رہا تھا۔ . یار پلینز تم تو بہادر بنو بچو کی طرح رونادھونا مت کرو۔ . انکل ٹھیک ہو جائے گے۔ . اس نے کہا پلینز شہر یار میرے بابا کو بچہ لو۔ شہر یار نے اس کو تسلی دیتے ہوئے تمہارے بابا کو کچھ نہیں ہوگا پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ اسپتال پونچھ کر ان کو آئی سی یو میں لے جایا گیا۔ . ڈاکٹر نے ان کو کب سے اوپر ویشن میں رکھا ہوا تھا۔ . جب ڈاکٹر باہر آیا تو اس نے بتایا کہ ان کے ہارٹ کی آپریشن ہوگی۔ . پیشنٹ کی حالت بھوت کریٹیکال ہے ان کو پہلے ہی آپریشن کروانی چاہیے تھی اپنے پہلے کیوں نہیں کروائے اب تو بہت لیٹ ہوگئی۔۔۔ پریشا کی ماں اگے بھڑی اور ڈاکٹر سے کہا ڈاکٹر ہمہارے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ہم انکا آپریشن کرواتے۔ . پاریشا کو ایک دم زور کا جھٹکا لگا۔ . اسکے بابا نے اسکو یہ کیوں نہیں بتایا تھا تبھی انکی حالت

اتنی خراب رہتی تھی.. شہریار نے کہا ڈاکٹر اب ہم کیا کر سکتی ہے.. ڈاکٹر نے کہا ان کو جلد ہے آپریٹ کرنا پرے گا.. آپ سارے فارمیسیٹیز کاؤنٹر پر فل کیجیے اور رقم کا انتظام کیجیے..

جی آپ آپریشن کی تیاری کریں میں جب تک ساری فارمیسیٹیز پوری کرتا ہوں.. پریشانے شہریار کو دیکھا۔۔۔

اور پوچھا تم کہاں سے پیسے لاو گے۔۔ شہریار کچھ کہنے لگا۔۔۔ اس سے پہلے اسکی ماں نے پوچھا آئے لڑکی تم اس لڑکے کو جانتی ہوں.. پریشا کے بجائے شہریار نے جواب دیا آئی یہ وقت ان سب بتاؤ کا نہیں ہے.. میں فارم بھاوا کرتا ہوں.. پریشا کی رور و کر لکھے سوچھ گئے تھی.. اسکی ماں نے کہا آئے لڑکی ڈرامہ بازی بند کر.. جتنی معصوم بنانے کی کوشش کرتی ہونا اتنی ہو نہیں.. سب سمجھتی ہوں تمھاری چال بازیان.. تبھی تو وہ رشتہ توڑ گئے.. تمھارا ستیانس ہو لڑکی.. مر جا کمبخت اور کتنوں کی جان لوگی.. جس کے پاس جاتی ہے اسکو کھا جاتی ہے.. دُنیا میں آتی ہی ماں کو کھا گئی.. پھر دادی کو اب اپنے باپ کے پیچھے

پڑھی ہے منحوس لڑکی تو ہی مر جاتا کہ ہم سکون سے جی سکے۔۔ اگر تمہارے
باپ کو کچھ ہو گیا تا تو اسکی ذمے دار صرف تو ہو گی صرف تو۔۔ یہ بتائے سن کے
وہ اور زیادہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ امی امی اساتو مت کہے اللہ بابا کو لمبی
زندگی دے میری زندگی بھی دے۔۔ مت بول مجھے امی منحوس۔۔ تیری وجہ
سے اب میری بیٹی کے رشتے بھی نہیں آئے گے۔۔ کمبخت۔۔ کہا تھا تیرے باپ
کو مت بھیج اس منحوس کو پڑھنے کے لیے شادی کروادے تاکہ جان چھوٹے۔۔
شہر یار یہ بتائے سن کر ان کے پاس آیا۔۔ آنٹی یہ اسپتال ہے کچھ خیال رکھیں۔۔
اوہیر و مجھے نابتایہ اسپتال ہے۔۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔ تو اس لڑکی
کا عاشق ہے نا۔۔ پریشا پھٹ پری امی یہ کیا کہہ رہی ہے آپ۔ وہ زور سے چیلانی
صحیح کہہ رہی ہوں لڑکی۔۔ سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔۔ شہر یار نے جیسے
تیسے کر کے پریشا کی فیملی کو گھر بھیج دیا یہ کہہ کر کے آپریشن ہونے کے بعد وہ
ان کو بولا لے گا۔۔ ویسے بھی اسکی ماں بہن یہاں رکنا نہیں چاہتی تھی۔۔ ان کو
کوئی فرق نا پڑھتا تھا۔۔ وہ پریشا کو بھی انسٹ کر رہا تھا کہ وہ گھر چلی جائے پر
اس نے صاف انکار کر دیا۔۔ جیسے ہی آپریشن اسٹارٹ ہوا پریشا اسپتال کی مسجد

میں اللہ سے گڑگڑا کر اپنے بابا کی زندگی مانگ رہی تھی۔۔ آپریشن پورا ہونے کے بعد ڈاکٹر ز نے خوشخبری دی کہ آپریشن کامیاب ہو گیا آپ اپنے پیشینٹ سے مل سکتے ہیں۔۔۔ نرس نے پوچھا شہریار سے کیا آپ شہریار ہے تو اس نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ مسٹر رضا بار بار آپکا نام لے رہے آپ ان سے جا کر مل لے۔۔۔ شہریار پاریشا کو بلانے جا رہا تھا۔۔۔ پر پھر پہلے مسٹر رضا سے ملنے گیا۔۔۔۔۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو مسٹر رضا نے اسکو اشارے اپنے پاس بلایا اور بیٹھنے کا کہا۔۔۔ وہ بنا کوئی دیر کیے بیٹھ گیا۔۔۔ رضا صاحب نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے اور کہا۔۔۔۔۔ بیٹا میں پریشان ہو مجھے اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں میں چاہتا تھا کہ تم میری بیٹی میرے مرنے سے پہلے اپنے گھر کی ہو جائے پر اب میں اس کو کس کے آسیرے پر چھوڑ کر جاؤ۔۔۔ پریشا بہت اچھی بیٹی ہے بہت پیاری وہ اخلاق کی بہت اچھی ہے تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گی۔۔۔ مجھے اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں یہ چند منٹ شاید اللہ نے مجھے اسی لیے دیے ہے تاکہ میں اپنی بیٹی کو کسی اچھے ہاتھوں میں سونپ کر جاؤں۔۔۔ ورنہ یہ ظالم دنیا اسکو اکیلے نہیں جینے نہیں دے گی۔۔۔ پہلے میرا سہارا ہوتا تھا اسکو۔۔۔ پر میرے مرنے کے بعد وہ کمزور پر جائے گی۔

. تم اسکا سہارا بننا... تمہارا مجھے سائقہ نے بتایا تھا.. بہت تعریف کرتی تھی وہ
تمہاری.. میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں تم میری دل کے تکرے کو ہمیشہ
خوش رکھو گے.. اسکا ہاتھ تھام لو بیٹا.. انکل آپ اسامت کہے اللہ آپکو لمبی
زندگی دے.. مسٹر. رضانے کہا بیٹا اللہ نے میرا وقت مقرر کر دیا ہے.. اب
اسکو کوئی نہیں ٹال سکتا ہے.. تم میری بات کو دھیان دو میرے پاس وقت نہیں
ابھی کے ابھی یہ کرنا ہے... شہریار نے کچھ سوچ کر بولا انکل میں راضی ہو آپ
بس ایک بار پریشا سے پوچھ لے۔۔۔۔۔ بیٹا میں اس کو جانتا ہوں وہ کبھی منع
نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ جی انکل پھر میں ابھی نکاح کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔۔ پریشا
انکی بات ختم ہوتے ہی اگئی تو شہریار تھوڑا دور ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ پریشا اپنے بابا
کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی۔۔۔۔۔ بابا آپکو کچھ ہو جاتا تو میں اپنے آپکو کبھی
معاف نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔ شہریار کو یہ سن کر جھٹکا لگا۔۔۔۔۔ اس کے بابا نے کہا میرا
بچا رومت میرا دل روتا ہے جب تم روتی ہو۔۔۔۔۔ بابا یقین کرے قسم اٹھوا لے
میرا کسی لڑکے سے کوئی رابطہ نہیں نا ہی کوئی تعلق ہے۔۔۔۔۔ وہ سب جھوٹ
تھا۔۔۔۔۔ پریشا رو رو کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔ ہاں میرے بچے مجھے آپ پر شروع سے

بھروسا ہے۔۔۔ اب بھی بھروسا۔۔ تمھاری ماں نے اور میں نے بھاگ کر شادی نہیں کی تھی یہ بھی تم جان لو۔۔۔ جی بابا مجھے پتا ہے میرے بابا کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتے۔۔۔ پریشامیری بیٹی مجھے اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں اللہ نے مجھے یہ تھوڑا وقت دیا صرف تمھارے لیے۔۔۔ پریشا پھر سے رونے لگی بابا اسامت بولے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھر گیا تھا۔ بابا پلینز جلدی ٹھیک ہو جائے نا۔ ہاں میرا بچہ بس میری ایک آخری بات مان لو پھر میں بکت خوش ہو جاؤ گا۔ پریشا نے کہا بابا بس آپ ٹھیک ہو جائے جو آپ کہے گے میں وہی کرو گی آپکو کبھی تنگ نہیں کرو گی۔ وہ بچو کی طرح بول رہی تھی۔۔۔ شہریار اسکی بات پر مسکرا دیا۔ شہریار باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اسکے ساتھ مولوی اور کچھ لوگ بھی تھے۔ پریشا نے آنکھوں کے اشارے سے شہریار سے پوچھا یہ کون ہے۔ شہریار نے آنکھیں بند کر کے اسکو چُپ رہنے کا کہا۔ اسکے بابا نے کہا بیٹا میں چاہتا ہوں تمھارا اور شہریار کا نکاح ہو جائے۔ پریشا کے ہاتھ کانپنے لگے یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا۔۔۔ پر ایک فرمانبردار بیٹی ہونے کے ناطے

وہ چپ کر کے بیٹھ گئی اور روتے ہوئے پیپر پر سائن کر دی۔۔ آج سے وہ مسز پریشا شہریار بن گئی اسکے۔۔ (آج اذان کی دعا قبول ہو گئی)۔۔ شہریار مولوی صاحب کو چھوڑنے گیا تو وہ اپنے بابا کے گلے لگ کر بہت روئی۔۔ انھوں اس کو کہا۔۔ شہریار بہت اچھا لڑکا ہے تمہیں بہت خوش اکھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد نرس انکا چیک اپ کرنے آئی تو شہریار اور پریشا کو باہر بھیج دیا۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے نظرے چورارہے تھے۔۔

نرس نے باہر کے بتایا انکی طبیعت ٹھیک آپ بے فکر ہو جائے۔۔ شہریار نے پریشا کو آرام کرنے کے لیے کمرے کے باہر بیٹھا دیا اور بیٹھے بیٹھے اس کو نیند آگئی۔۔۔ اور وہ خود کھڑا رہا۔۔ رات پتا نہیں کس پہر میں مسٹر رضا کو دوبارا اٹیک ہوا تو ڈاکٹر انکا خود چیک اپ کرنے آئے۔۔۔ پریشا پھر سے رونے لگی سب میری وجہ سے ہوا ہے میں ذمے دار ہو۔۔ اللہ انکو سزا مت دے۔۔۔ شہریار اسکو سمجھا رہا تھا اسامت کہو وہ ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔

ڈاکٹر باہر آیا اور کہا آئی ایم سوری مسٹر۔ رضا از نو مور پریشا کے سر پر جیسے بم پھٹ گیا۔ وہ اپنے ہوش ہوس کھو بیٹھی۔ زور زور سے چلانے لگی۔ بابا پلینز مت جائے آپکی پریشا مر جائے گی آپکے بنا۔۔ شہریار نے اسکو اپنے سینے سے لگا لیا۔ شہریار نے پاریشا کے بھائی سے نمبر لے لیا تھا پریشا کو سیٹ پر بیٹھا کر وہ ان کو انفارم کرنے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ ویسی ہی رور ہی تھی۔ اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھ کر۔ شہریار کے آنکھوں میں آنسو آگئی۔۔ اس کے سامنے بھی ایک آسا ہی منظر آگیا۔۔۔ اسے سے بہتر پریشا کا دُرد اور کون جان سکتا تھا بھلا

اسکی بابا کی باڈی گھر لیکر آئے تو پریشا کو شہریار نے سنبھالا ہوا تھا۔ وہ اسی کے ساتھ کار میں آئی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو اسکی ماں نے پریشا کو دھکے دے کر نکلا اور کہا منحوس یہاں ایند امت انا۔ مر گیا تیرا بابا۔ کھا گئی تو اسکو اب کیا لینے آئے ہے۔ نکل جا ہماری زندگیوں سے۔ اسکے چچا بھی اپنا سر نیچی کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ان کو بھی کہنے لگی پلینز چچا امی کو سمجھائے پر وہ مجبور تھے۔ انھوں نے جواب تک نادیا۔ وہ اپنی ماں کے آگے گر گڑا نے لگی امی

آخری بار بابا کا چہرہ دیکھنے دے پلیر۔ اسکی ماں یہ ٹھان کے کھڑی تھی کے آج وہ پریشا کو آخر بار اسکے بابا کا چہرہ نہیں دیکھنے دے گی۔ شہر یار نے پریشا کو کہا یہاں سے چلتے ہے۔ وہ کہنے لگی اسے کیسے مین آخری بار ان کو نہیں دیکھو۔ شہر یار سمجھ نہیں آرہا تھا اسکی ماں سے کیا کہے۔ وہ عورت کچھ سننا نہیں چاہتی تھی اور نا ہی کوئی اسکو روک رہا تھا۔ باہر دروازے پر بیٹھی رورہی تھی۔ جب رو کر وہ تھک گئی تو شہر یار نے اسکو اٹھایا اور اپنی کار کے طرف بڑھا تبھی اسکی ماں نے کہا آئے لڑکی رک یہ زیور دیتی جا یہ بھی تو اپنے ساتھ لے جائے گی اپنے گندی کام کرنے کے بعد بھی شہر یار نے چلایا بس کر دی آنٹی بہت سن لیا دے دو زیور پریشا ان کو۔۔ وہ خاموشی سے زیور اترنے لگی اور اپنی ماں کو دے دیا۔ وہ بالکل ہوش میں نا تھی۔ شہر یار نے راستے سے کچھ کھانے پینے کا سامان لیا۔ اور کار گھر کی طرف بھگائی۔۔

شہر یار اسکو اپنے گھر لے آیا۔

کار میں سے اترتے وقت پریشا کو کوئی ہوش نہ تھا۔۔۔ شہر یار نے اسکو سہارا دیا۔۔۔
پریشا کا ایک ہاتھ شہر یار کے ہاتھ میں تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اپنے شرارے
کو سنبھال رہی تھی۔۔۔ آہستہ آہستہ کر کے وہ اسکو گھر لے آیا۔۔۔

جب گھر میں داخل ہوا تو سارے گھر کی لائٹس آن کر دی۔۔۔ پورا گھر بکھرا پڑا
ہوا تھا۔۔۔ کوئی چیز اپنی جگہ پر نہ تھی۔۔۔ اس نے دیکھا تو پریشان ہو گئی۔۔۔ اور اپنی
بڑی بڑی آنکھوں سے ادھر ادھر تکنے لگی۔۔۔ شہر یار نے اسکی پریشانی دیکھی تو
بولا۔۔۔ سوری گھر کو رینووٹ کروا رہا تھا۔۔۔ اسی لیے پورے گھر کا سامان بکھرا پڑا
ہے ڈونٹ وری جلدی سیٹ ہو جائے گا۔۔۔ چھوٹا سا تھا مینگلو تھا جس کے نیچی

صرف ایک روم تھا وداٹیج باتھ روم۔۔۔ ساتھ ہی ایک کوشاداسا کچن تھا اور ایک
بڑا سالونج۔۔۔ ایک بڑا گارڈن بھی اچھا خاصا بنا ہوا تھا۔۔۔ اور پارکنگ کے لیے بہت
جگہ بھی تھی۔۔۔ اور اوپر دو کمرے تھے۔۔۔ وہ جلدی سے کچن گیا وہاں سے دو پلیٹس

اٹھا کر لایا۔ اور اس نے پریشا کو کہا آؤ میرے ساتھ تمہیں تمہارا روم دکھاؤ وہ آگے چلتا گیا اور وہ اسکے پیچھے پیچھے آنے لگی۔ وہ ایک روم پر رکا اور دروازہ کھول کر پریشا کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ تم فریش ہو جاؤ میں نے تمہارے لیے یہ کھانا اور کولڈ ڈرنک لیا ہو۔ پلیز کھالینا ورنہ کمزور ہو جاؤ گی اور میں تم چوڑی۔ وہ وہی چپ ہو گیا۔ میرا مطلب تمہیں اکیلے کیسے سنبھالو گا۔ اور اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو پورا کیس مجھ پر آئے گا۔ اسی لیے میرے آنے سے پہلے کھالینا۔ وہ اندر گیا کھانا اور پلیٹس سائنڈ ٹیبل پر رکھ کر باہر آیا اور اسکو اندر بھیجا وہ اندر گئی تو وہ باہر چلا گیا۔ پریشا کمرے میں گئی تو دیکھتی رہ گئی۔ اتنا خوبصورت اور شاندار بنا ہوا تھا۔ بلیک کمر من اسٹائنلش فرنیچر پڑا ہوا ہاتھا۔

دروازے کی ساتھ والی دیوار کے ساتھ ہے بیڈ پڑھ تھا اسکے اوپر ایک بڑی سی پینٹینگ لگی ہوئے تھی۔ دونوں سائنڈس سے لیمپس رکھی ہوئے تھے۔۔۔ بیڈ کے سامنے والے دیوار پر بڑی ال سی ڈی لگی ہوئے تھی۔ ٹی وی کے لیفٹ سائنڈ پر ونڈوز تھی اس پر پردہ لگا ہوا تھا۔ ٹی وی کے رائٹ سے تھوڑی دوری پر بلیک کمر کا chaise lounge صوفہ پڑھا تھا۔ اسکے ساتھ ہے اسٹڈی روم جہاں

پر چیئر ٹیبل پڑھی تھے ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھلا ہوا پڑھا تھا ساتھ میں کچھ فائلز بھی
بکھڑے ہوئے پڑھی تھے۔۔ بیڈ کے لیفٹ سائڈ پر واشروم کا دروازہ اور بڑی سی
ڈریسنگ ٹیبل پڑھی ہوئے تھے جس پر مردوں کے پرفیومز ہیر جیل وغیرہ پڑھی
ہوئے تھے۔۔

وہ باتھ روم کی طرف بڑھی تو کیا دیکھتی یہ بڑا سا ڈریسنگ روم تھا جس میں شہریار
کے ہی کپڑے تھے شاید۔۔ پوری ترتیب سے سارے کپڑے ہینگ کیے ہوئے
تھے شوز بھی پرفیکٹ طرح سے پڑے ہوئے تھے۔۔ اور ٹائیز اور توویلس کی بھی
الگ الگ جاگانی ہوئی تھی۔۔ سامنے ہے ایک واشروم کا دروازہ تھا اس نے یہی
ہوگا واشروم۔۔ وہ جلدی واشروم گئے اور فریش ہو کر باہر آئے۔۔ تو کھانے کو
دیکھ کر اسے شہریار کی بات یاد آگئی پر پھر بھی اس نے کھانے کو ہاتھ تک نہیں
لگایا۔ کیوں کے کھانے کے وقت اسکو رونا آ رہا تھا کے رات کے وقت اسکے بابا
اور وہ مل کر کھاتے تھے آج کے بعد وہ اسکے ساتھ نہیں کھائے گے۔۔۔۔۔ وہ
پھر سے رونے لگی گھنٹوں رونے کے بعد اسکی آنکھ لگی وہ بیڈ سے تک لگا کر سو گئی

شہریار نے دروازہ نوک کیا اور اندر آتے دیکھا تو پریشا کو سوتا دیکھ کر اسکو سکون ملا کہ تھوڑا آرام کر لی گی۔۔۔ اسنے کھانا کھول کر دیکھا تو سارا وہی کا وہی پڑا ہوا تھا۔۔ اسکو بہت غصہ آیا۔۔ دانت پیسیستی ہوئے اس نے لمبی سانس کھینچی اور خود پر قابو کیا پھر پریشا کو بیڈ پر سیدھا کر کے لٹا دیا اور چادر صحیح سے اس پر ڈال دے۔۔ رات کے 3 بج رہے تھے۔۔ وہ بھی بہت تھک گیا تھا اسی لیے سامنے والے صوفہ پر لٹتے ہی اسکی بھی آنکھ لگائی۔۔

صبح سویرے اسکو آفس کے کام سے جانا تھا وہ خاموشی سے تیار ہو کر نکل گیا۔۔
10 بج کیوں کے پریشا بھی بھی گہری نیند سو رہی تھی۔۔ پریشا اٹھی تو صبح کے رہے تھے۔۔ وہ اٹھی سائنڈ ٹیبل پر نوٹ پڑھا تھا اس نے اٹھا کر پڑھا تو وہ شہریار کا تھا اس میں شہریار نے سخت غصے میں لکھا تھا کہ کھانا کھا لینا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ مجھے زیادہ کچھ پکانا نہیں آتا ہے اسی لیے انڈا بریڈ بنا کے رکھ کر گیا ہوں اسی سے کم چلا لینا۔۔ میری آفس کی بہت ضروری میٹنگ ہے شام تک آ جاؤ گا۔۔ پلیز کچھ کھا لینا۔۔ پتا نہیں کب سے نہیں کھایا ہے تم۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی پھر سے رونے لگی۔ تھوڑی دیر بعد واشروم گئی پھر سے فریش ہو کر اپنی... تو کھانا دیکھ کا اسکو شہریار کی بات یاد آگئی پر پھر بھی اس نے ناشتے کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

اور پھر سے بیڈ میں لیٹ کر روتی رہی... شہریار آفس میں کام کر رہا تھا، جب اسکی نظر اچانک سے وال کلاک پر گئی رات کے 9 بج رہے تھے۔ اسکو یاد آیا اب وہ اکیلا نہیں اسکے ساتھ ایک اور جیتا جاگتا انسان بھی رہتا ہے کار کی چابی اٹھائی اور چیئر سے اپنا کوٹ اٹھا کر کار کی طرف بھاگا۔ گھر پونچتے ہی وہ پریشا کے روم میں نوک کر کے آیا۔۔۔ وہ ابھی بھی رور ہی تھی۔ اسکی آواز پر ٹھٹھک گئے اور جلدی سے آنسو صاف کر کے اپنا دوپٹہ سیٹ کیا اسکا منہ دوسری طرف تھا۔ پر اسکو ہلتا دیکھا کر۔ اس نے کہا تم ابھی تک سو رہی ہوں۔ کچھ کھایا ہے تم نے۔ سو رری مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ تم اکیلے ہو۔ میں ڈنر لیکر آیا ہوں جلدی سے نیچی آؤ۔ میں لگا دیتا ہوں۔ جب اس نے جواب نہیں دیا تو وہ بولا سن رہی ہوں۔ تب بھی وہ خاموش رہی۔ اُف میں تم سے بات کر رہا ہوں اٹھو جلدی سے۔ وہ تھوڑا بیڈ کے قریب آیا تو دیکھا ناشتہ وہی پڑھا ہوا تھا۔

.. چوڑیل تم نے کھانا نہیں کھایا۔ تمہارا کیا بانے گا۔ اب میں تمہیں بچو کی طرح اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ کیا۔ کب سے میں بولے جا رہا ہوں تمہیں کچھ سنائے دے رہا ہے یا نہیں ہاں؟؟۔۔۔ پریشائیڈ سے اتاری اور اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئے اور اپنی بھری ہوئے آواز میں چیلائی۔ تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر۔۔ کیوں میرے پیچھے پڑھ گئے ہوں۔ کیوں میرا سکون برباد کیا ہے کیوں میرا اتنا خیال رکھتے ہوں۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔ پلیز چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ میری پرواہ کرنا چھوڑ دو۔۔۔ میں منحوس ہو۔۔۔ وہ ٹوٹ گئی تھی۔ اتنے میں وہ زمین پر گرنے لگی تھی کے شہریار نے اسکو سہارا دیا۔ اور بیڈ پر لٹا دیا۔ اور جلدی سے پانی کے چینیٹے اس پر ڈالے۔ وہ تب بھی ہوش میں نا آئے تو اس نے ڈاکٹر بلالیا۔ ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن دے اور کھانے کا خاص کہہ کر گئے کے پریشا کو کھانے کی کمی کی وجہ سے چکر آیا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ شہریار نے ڈاکٹر کا شکریہ کیا اور ان کو دروازے تک چھوڑ آیا۔ جب واپس آیا تو وہ بیڈ پر تیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔ ہو گئی خوش تم، مل گیا سکون۔۔۔ مجھے پتا تھے یہی ہو گا تبھی کہا تھا کہ کھالو۔۔۔ یاد ہے تم کو پیکنگ پر چلے تھے اور ساتھ میں پھس گئے تھے بھوک سے گر رہی

تھی اسی لیے بار بار کہہ رہا تھا۔۔۔ ویسے یہ ڈرامہ کرنا تم نے کب سے سیکھا۔۔
تمہیں کوئی انڈین ڈرامہ کرنا چاہیئے۔۔ پرفیکٹ ایکٹنگ کرتی ہوں۔۔ اچھا چلو جلدی
سے کھانا کھاؤ۔۔ کیا یاد کرو گی میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلا رہا ہوں چوڑیل۔
۔۔ وہ چپ کر کے اسے سن رہی تھی دیکھ رہی تھی اتنا کچھ سننے کے بعد بھی
یہ اسکے ساتھ لڑ نہیں رہا ہے اسکی بیزاتی کر رہا ہے بلکہ اب بھی مذاق رہا ہے۔
۔ اور اسکو ابھی تک وہ سب باتیں یاد ہے۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ میڈیسن لینے چلا گیا۔۔ پریشا کو یہ کہہ کر گیا جب تک میں
نا آؤ بیڈ سے اٹھانا مت۔۔ میں یو گیا اور یو آیا۔۔

میڈیسن اسکو کھلا کر جب باہر جانے لگا تب اسکو یاد آیا تمہارے پاس تو کپڑے ہی
نہیں ہے سارے رات ان ان کمفرٹیبل کپڑوں میں کیسے سو گی۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔

پھر کہا اچھا اساکرو میرے کپڑوں میں سے کوئی دیکھ لو اور چینج کر لو۔۔ یہ اتنا
ہیوی ہے تمہیں آرام سے نیند نہیں آئے گی۔۔ وہ شکل بنا کر بول رہا تھا۔۔ بلکہ
میں ہی تمہیں کوئی نکل کر دیتا ہوں۔۔ ویٹ۔۔ وہ ڈریسنگ روم کی طرف گیا۔۔

اور ایک پجامہ شرٹ لیکر آیا۔ اس نے کہا فل حال یہی پہن لو اتنی پتلی ہوں۔
میرا کوئی سوٹ مشکل سے ہے تمی آئے گا شاید یہ آجائے۔ فکر مت کرو آج
اسی سے کام نکل لو میں کل تمہارے لیے کپڑے لیکر آؤنگا واپسی پر... وہ بولتا جا رہا
تھا اور وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ وہ کپڑے اسکو تمہا کر نکل گیا۔
وہ دیکھتی ہی رہ گئے یہ کیسے کپڑے وہ دے کر گیا ہے وہ کیسے پہن سکتی تھی... ناتو
ان کے ساتھ کوئی ڈوپٹا تھا۔ پر وہ کپڑے اسکو بھی اب چھنے لگے تھے۔ وہ گئے
اور چینج کر کے سو گئے۔ اسکو لگا شہریار باہر ہی سوتا ہو گا۔ کپڑے چینج کر کے
وہ باہر آئی اور جلدی سے بیڈ میں گھس گئی ڈوپٹا ہونے کی وجہ سے اسکو عجیب
لگ رہا تھا۔

شہریار نے اسکو بنا بتائے نیند کی دوا بھی دے دے تھی۔ اسی وجہ سے وہ پھر
سے سو گئی۔ اور شہریار آیا تو وہی صوفہ پر سو گیا۔ فجر اذان پر پریشا کی آنکھ
کھلی پورے کمرے میں اندھیرا تھا۔ وہ اٹھی اور واشروم کی طرف گئی وضو کر
کے باہر آئے تاکہ ڈوپٹے کا انتظام کرے۔ سامنے شہریار کھڑا ہوا تھا۔ اس نے
جھٹ سے منہ الٹ دیا۔ اور کہا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ اس نے کہا تمہیں

اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں اور دوسرا کوئی روم سیٹ بھی نہیں مجبوراً مجھے یہی سونا پڑھتا ہے فکر مت کرو میں کچھ دنوں سے بزی ہوں، جیسے ہی فری ہو ننگا تو گھر سیٹ کر کے تمہیں تمہارے کمرے میں شفٹ کر دوں گی۔۔ پریشانے کہا پھر یہ کس کا روم ہے۔۔ اس نے کہا یہ میرا ہے۔۔ اچھا تم اس وقت کیوں اٹھی۔۔ تمہیں سکون نہیں ہے کیا آرام کرو۔۔ اور یہ مجھ سے کبھی تم شرم کرنے لگی ہوں۔۔ پریشانے کہا میرے پاس ڈوپٹہ نہیں ہے۔۔ شہر یار نے لاپرواہی کے ساتھ کہا تو؟ تو مطلب مجھے ڈوپٹہ چاہیے میں بنا ڈوپٹہ کے تمہارے سامنے کیسے آؤں۔۔ پاگل۔۔ یار میں ڈوپٹہ نہیں پہنتا ورنہ وہ بھی تمہیں دے دیتا۔۔

سریس موقع پر بھی تم اپنے واپسیات جو کس سے بعض نا انا۔۔ ارے میں جو کہیں کہاں کر رہا ہوں پاگل جو سچ ہے وہ بتا رہا ہوں۔۔ اچھا بس۔۔ صوفہ پر میرا برائڈل ڈریس پڑھا ہوا ہے اس کا ڈوپٹہ مجھے پاس کر دو۔۔ اس نے سارے کپڑے اسکے اگی کر دیئے۔۔ یہ کیا میں نے صرف ڈوپٹہ مانگا تھا۔۔ یار مجھے لڑکیوں کی چیزوں کا پتہ نہیں ہے خود ہی دیکھ کر لے لو۔۔ اور یہ کپڑے اتنے ہیوی ہے اُف۔۔ دیکھ کر ہی الجھن ہوتی ہے۔۔ شہر یار شکل بنا کر بول رہا تھا۔۔۔ خود کو

دیکھ کر الجھن نہیں ہوتی تمہیں۔۔ وہ منہ بگھار کر بولی۔ کیا کہا تم نے۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔ ڈوپٹے اس نے نکل کر خود پر اوڑھ لیا اور چہرہ اسکی طرف کیا۔۔ اس وقت کیوں اٹھی ہوں میری نیند بھی خراب کر دی۔ مجھے صبح سویرے جانا ہے۔۔ پلیز سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔ اس نے ڈوپٹے کو نماز کے لیے اوڑھ لیا۔۔ شہریار اس کے معصوم سے چہرے کو تکتے لگا۔۔ پریشا کے چہرے پر نور برس رہا تھا۔۔ بلی جیسی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج گئی تھی جو اسکو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی۔۔ وہ آج سے پہلے اتنی پیاری کبھی نہیں لگی اسکو۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے جاؤ جا کر سو جاؤ پریشانے تپ کر کہا۔۔ شہریار ہوش میں آیا تو بولا۔۔۔ اوہیلو مجھے کوئی شوک نہیں تمہارے لیے جاگنے کا وہ تو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اوپر سے تمہیں چکر آرہے تھے۔۔ ڈاکٹر نے کہا ان کو اکیلے مت چھوڑیئے گا۔۔ جب تک یہ صحیح طرح سے کھانا اسٹارٹ نہ کر دے۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔ پریشانے اسکو سرائٹھا کر دیکھا لائیٹ گیرے کلر کی ٹی شرٹ میں ہلکی سے شیو بڑی ہوئی تھی بال سونے کی وجہ سے بکھر گئے تھے۔۔ سارے منہ پر پڑھ رہے۔۔۔ پر بار کی طرح آج بھی

وہ رف ہو لیے میں غزب ڈار رہا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اسکے خیالوں میں گم ہوتی جلدی سے آنکھیں نیچے کر لی اور بولی۔۔۔۔

مجھے نماز پڑھنی ہے کعبہ کا رخ بتاؤ۔ اور مجھے جانماز دو۔ وہ جانماز لیکر آیا اور اسکو بچھا کر دی۔ وہ حیران تھی اس کے پاس جائے نماز بھی ہے اور اسکو ڈائریکشن بھی پتہ ہے۔ تب شہریار نے کہا تم سوچ رہی ہو گی اس بیگھری ہوئے امیر زادے کے پاس جائے نماز بھی ہے اور ڈائریکشن بھی پتہ ہے تو بتاتا چلو میں بھی مسلمان ہوں وہ تنزیا لہجے میں بولا۔ اور وہ شرمندہ سی ہو گئی کے اسکو کیسے پتہ چلا کہ میں یہ سوچ رہی ہوں۔

وہ صوفہ پر لیٹ گیا تو پریشا کہنے والی تھی تم نماز نہیں پڑھو گے پر پھر کچھ نا کہا؟ سنو نماز پڑھ کے جلدی سے سو جاؤ۔ اگر بھوک لگی ہے تو بتاتا دو۔ کچھ بنا لاؤ۔۔۔ شہریار نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ اس نے سر ہلا کر نا کہا۔ اوکے تو نماز پڑھو۔ اس نے نماز شروع کی جب تک شہریار نے نیند کی چھوٹی سی جھپکی

لے لی۔۔ جب نماز پڑھ کے اٹھی تو وہ بالکل گہری نیند سوچکا۔۔ بہت تھکا ہوا
لگ رہا تھا جیسے بہت دنوں بعد سویا ہوں۔۔

وہ دونوں صبح ساتھ ہی اٹھ گئے تھے۔۔ شہر یار نے کہا میری بہت امپورٹنٹ
میٹنگ ہے آئی ہیو ٹو گو۔۔ بٹ آئی ول ناٹ لیو یو ہیئر لون۔۔ اس ریلی
امپورٹنٹ میٹنگ ادر وائس آئی ول ناٹ گو۔۔ اس نے کہا میں ٹھیک ہوں اب تم
چلے جاؤ۔۔ ہائو کین آئی گو؟ پاگل اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو مجھ سب کہے گے اپنی
بیوی تک کو سنبھل نہیں سکتا یہ بزنس کیسے سنبھلتا ہے۔۔ یا یہ کہے گے بزنس
امپورٹنٹ ہے اس کے لیے اپنی بیوی نہیں۔۔ نابابانا میں اساکوئی رسک نہیں
لے سکتا تم میرے ساتھ آفس چالو۔۔ اند آئی ہیو نو ٹرسٹ کے تم کھانا اور میڈیسن
ٹائم پر لوگی۔۔ کل دھمکی دینے کے بعد بھی تم نے نہیں کھایا۔۔ آج کیسے کھاؤ۔
بیوی سن کے وہ شو کڈ ہو گئی۔۔ پھر اس نے پراس کیا وہ کھالے گی اور اسکو
پکا یقین دلایا۔۔ میں کھانا باہر سے بھیجو ادونگی میری سیکرٹری دے کر جائے گی۔۔
پلیز یہاں وہاں مت ہلنا۔۔ اوک۔۔ شہر یار کہہ کر نکل گیا۔

شہریار کی سیکرٹری اسکو کھانا کھلا کر چلی گئی۔۔ شہریار جب واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں بہت سارے شاپنگ بیگس تھے۔۔ اس نے تو دھیان نہیں دیا۔۔ پر شہریار نے کہا یہ تمہارے لیے کپڑے ہے۔۔ وہ جو لڑکی تمہارے پاس آئی تھی اسکو ہی میں نے کہہ دیا تھا تمہارے لیے لیکر آئے مجھے تو کوئی سمجھ نہیں ہے۔۔ دیکھ لو تم کو صحیح رہے گے۔۔ اور تم سارا دن اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوتی ہوں کیا۔۔ جب اس نے پاریشا کو بیڈ سے ہمیشہ کی طرح آج بھی ٹیک لگائے بیٹھا دیکھا تو کہا

اس نے جواب نہیں دیا۔۔ وہ فریش ہو کر باہر آیا، اس نے کھانا نکالا خود بھی کھایا اور پریشا کو بھی کھلاتا گیا۔

ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔ پریشا تو جیسے صرف بیڈ کی ہو کر رہ گئی تھے۔۔ اسکے چہرے سے وہ شرارت اور ہنسی بالکل ہی جیسے غائب ہو گئی تھے۔ ہر وقت خاموش بیٹھی

رہتی تھی۔۔ شہریار نے اسکے لیے ایک میڈر کھی تھی وہ صبح کے شہریار کے جانے سے پہلے آتی اور شہریار کے گھر آتے ہی چلی جاتی تھی۔۔۔ کبھی کا بار مارکیٹ بھی چلی جاتی پریشا کے ضروریات کے سامان لین کے لیے۔۔ شہریار کوشش کرتا تھا کہ وہ پہلے جیسارینکٹ کرے پر وہ کوئی رد عمل ہی نہیں دیکھاتی۔۔ اسکو کہتا تھا کا گارڈن واک کرنے چلی جاؤ، سامنے پارک ہے وہاں پر جایا کرو۔۔ پڑوس میں بہت اچھے لوگ ہے ان سے ملو۔ یہ سب نہیں تو کم سے کم ٹی وی ہی دیکھ لو۔ اور وہ کچھ جواب نادیتی۔ شہریار آفس کے لیے جاتا تو صرف روتی تھی۔۔۔ اور جب گھر آتا تو خاموش پڑھی رہتی۔ شہریار کے پاس بھی زیادہ ٹائم نا ہوتا تھا اسکو دینے کے لیے۔ آفس کے کاموں سے ہی اسکو فرصت نا تھی رات دیر دیر تک کام کرتا اور صبح سویرے ہی نکل جاتا۔

ایک دن شہریار آفس سے گھر آیا تو بہت غصے میں کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

..

یار اتنی بڑی کمپنی ہے اس کا اکیلا میں تو کام نہیں کر سکتا نا۔ سارے میٹنگس میں دیکھو سارے پراجیکٹس میں سیٹ کرو۔ باقی یہ ایپملائز کس کھیت کی مولی ہے۔۔۔ میرے اپنے اتنے کام ہے اب کیا میں ایپملائز کے کام بھی خود کیا کرو کیا۔۔۔ آئی کانٹ انڈر اسٹینڈ واٹرز از روٹنگ و دیو۔ اف یو کانٹ ہینڈل دس ٹیل میں آئی ول سینڈ یو جاب ریزائن لیٹر۔ اوکے اف یو وانٹ دس جاب دین ڈونٹ کال میں آگین۔ ہینڈل دس و دیور سیلف۔ آئی ایم سک آف دس۔

فون رکھ دیا۔ اور ٹائی کو اتر کر پھینک دیا۔ پریشاٹو کر ٹو کر اسکو دیکھ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر کہا سوری وہ آفس کے ایپملائز پر تھوڑا غصہ دیکھنا پڑھتا ہے ورنہ یہ کام ٹھیک سے نہیں کرتے۔ پہلے ہی میرا کام بڑھ گیا ہے۔ گھر کو کب سے ریوویٹ کروانے کا سوچا تھا وہ ابھی تک وہی پڑھا ہے۔ تھک گیا ہوں۔ تمہارا کھانا نکل دیا ہے کھالو۔ مجھے بھوک نہیں۔ وہ واشروم گیا تو پریشاٹو نے

خود کھالیا۔ آج وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ ورنہ وہ اسٹڈی م 9ن اپنا کام کرتا رہتا تھا۔

پریشانے ونڈو سے دیکھا وہ گارڈن میں سگریٹ پی رہا تھا۔ اور کسی سے فون پر
ہنس ہنس کر بات کر رہا تھا۔

وہ سوچنے لگی پتہ نہیں کس سے اتنا خوش ہو کر بات کر رہا ہے۔ اسکی فیملی کو پتہ
ہے میں اس کے ساتھ رہتی ہوں۔ اور ہمہارا۔ نکاح ہو چکا۔ اتنے دن ہو گئے
نا اس اپنی کا بتایا۔ نا ہی ان کا کچھ آتا پتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گئے۔ شہر یار روم میں آیا تو کافی فریش لگ رہا تھا۔ غصہ اور تھکن
اتاری ہوئے لگ رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ کل سے آفس نہیں جاؤ گا۔
کیوں کہ کل میں نے فرنیچر دیکھنے جانا ہے تم بھی ساتھ چلنا۔ پھر اس نے ٹی
وی آن کی۔ بیڈ پر بے تکلف ہو کر بیٹھ کر لیپ ٹاپ اور موبائل یوز کرنے لگا۔
پریشا گھر آگئی کیوں کہ وہ پہلے دفعہ بیڈ پر اسکے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ واٹھا کر
صوفہ پر بیٹھ گئی۔ شہر یار نے کوئی دھیان نہیں دیا۔ صبح شہر یار نے اسکے لیے اور
اپنے لیے ناشتہ بنایا۔ کھا کر اسکو کہا

جلدی سے ریڈی ہو جاؤ تاکہ چلیں لیٹ نہیں کرنا ورنہ ورکرز آجائے گے۔ وہ اسکو تنکنے لگی۔ ہیلومیڈم بھول گئی کیا۔ آئی ٹولڈ یو لاسٹ نائٹ دیٹ وی ہیو ٹو بائے سمتھنگ فور ہوم۔ اٹھو جلدی۔

وہ اٹھی اور تیار ہو کر باہر آئی۔ بالکل کمزور ہو گئی تھی۔ رنگ بھی پیلا پڑھ گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد ہلکی آگئے تھے۔ ہونٹ بھی سفید پڑھ گئے تھے۔ شہریار بھی بالکل تیار تھا۔ دونوں نکل گئے۔ گھر کے لیے فرنیچر کلرز اور پینٹینگ وغیرہ پسند کر کے آئے۔ پریشا تو چپ تھی۔ شہریار نے ہی سب اپنی پسند کا لیا۔

واپسی پر شہریار لچ بھی لے لیا۔ وہ سارا دن ورکرز کے ساتھ کھڑا کام کرواتا اپنی نگرانی میں تاکہ کچھ گڑبڑ نہ ہو۔ آج فرنیچر بھی آنے والا تھا بس وہ سیٹ کر کے پورا گھر ڈن ہو جائے گا۔ وہ خوشی خوشی اسکو بتا رہا تھا۔ وہ اسکو دیکھتی رہی کے کتنا خوش ہے اپنی زندگی میں۔ کوئی غم نہیں۔ پریشانی میں بھی اس کے پاس اپنے ہے جن سے بات کر کے اس کے سارے ٹینشن ختم ہو جاتی ہے اور پھر اسکو

خوش ملتی ہے۔۔۔ اور ایک میں ہوں جس کے پاس کوئی خوشی کی وجہ ہی نہیں

..

اب شہریار نے پریشا کاروم نیچے کر دیا تھا، اسکے روم میں ہر چیز ڈلوادی تھی تاکہ اسکو کوئی پریشانی ناہو۔۔۔ پر پریشا رات کو اکیلے سونے سے ڈرتی تھی۔۔۔ اور یہ بات شہریار کو بتا نہیں پاتی تھی۔۔۔ اور جب وہ سو جاتا تو اسکے روم میں جا کر سو جاتی تھی۔۔۔ اور صبح سویرے فجر کے وقت نکل آتی تھی۔۔۔



پریشا شہریار کا کب سے انتظار کر رہی تھی کیوں کے اتنی دیر ہو گئی تھی۔۔۔ وہ تک اسکا ناشتہ نہیں دے گیا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی کچن میں بھی نا تھا نا ہی ڈائیننگ ٹیبل پر۔۔۔ وہ اسکے روم میں بھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ بھوک سے اسکی حالت ہو گئی تھی۔۔۔ جب بہت دیر ہو گئی تو وہ

پریشان ہو گئی کے وہ بھول گیا ہو شاید۔۔ یا پھر آفس چلا گیا ہوں۔۔ ایک بار روم میں دیکھتی ہوں۔۔ وہ روم میں گئی۔۔ کب سے دروازہ نوک کر رہی تھی پر اندر سے آواز نا آئی تو خود ہے اندر چلی۔۔ شہر یار سن پڑھا ہوا تھا۔۔ اسکو دیکھ کر اسکی سانے رک سی گئی۔۔ شیر و و کیا ہو گیا آپکو آپ ٹھیک ہے ناپلیز جواب دے۔۔ کیا ہو گیا آپکو۔۔ ہائے اللہ اب میں کیا کرو، اسکے آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہہ جا رہے تھے۔۔ شیر و پلیز جواب دے۔۔ کس کو کہو۔۔ پلیز مدد کر۔۔ پریشا کی عادت تھی وہ سب کے نام آدھے لیتی تھی آج پہلی بار وہ شہر یار سے مخاطب ہو رہی اسی لیے اس شیر و بلار ہی ورنہ تو وہ بیگڑا ہوا نوا بزا دا تھا۔۔ شہر یار کی آواز نہیں نکل رہی تھی اسکی طبیعت بہت خراب لگ رہی تھی۔۔ پریشانے اسکا موبائل اٹھایا اور ڈاکٹر کانو پو چھا۔۔ شہر یار نے آہستہ سے کہا ڈاکٹر جمشید ہے۔ اس نے جلدی سے کال ملا کر ان کو بلایا۔۔ ڈاکٹر نے شہر یار کو انجیکشن لگانے کا کہا پر شہر یار نے منع کر دیا کہ وہ انجیکشن نہیں لگوائے گا۔۔

پریشانے اسکو ڈانٹا کہ یہ کیسی ضد ہے پر وہ کہاں مان رہا تھا اور وہی انکی بحث شروع ہو گئی۔۔ ڈاکٹر نے انجیکشن لگا دے۔۔ شہر یار کو پتہ بھی نا لگا۔۔ پاریشا کو

ڈاکٹر سے پوچھا کہ اچانک کیا ہو گیا۔۔ کل تک تو ٹھیک تھے۔۔ ڈاکٹر نے کہا مسٹر . شہریار کو فوڈ پوئسمونینج ہو گئی ہے۔۔ باہر کا کھانا کھانے کی وجہ سے انکا پیٹ بہت کمزور ہو گیا۔ . کوشش کریں ان کو گھر کا کھانا کھلائے۔ . شہریار نے ہنسی دباتے ہوئے کہا ڈاکٹر صاحب دیکھیں ناشوہر کا خیال نہیں رکھتی ہے۔ . پھر تو یہی حالت ہونی ہے نا۔ . پاریشا نے اسکو اپنی بلی جیسی تیز آنکھوں سے دیکھا۔ . تو اسکا قہقہہ نکل گیا۔ . ارے شہریار اپنے کب شادی کی بتایا بھی نہیں۔۔ ویسے many

many congratulations to both of you ... پریشا پھیکا مسکرائی۔۔ اور شہریار نے آہستہ سے بربادی کی بھی کوئی مبارک باد دیتا ہے۔۔ جس پر شہریار اور ڈاکٹر مسکرا دیے۔

اچھا مسٹر شہریار آپ ان کو کھانے میں اب سب کچھ لائٹ دیجیے گا۔ . خاص کر ٹھنڈی چیزیں کھلائے۔۔ باقی جب بھی آپکو کوئی ضرورت ہو مجھے بولا لیجیے گا۔۔ اچھا میں چلتا ہوں اللہ حافظ ... وہ ہدایت دے کر چلے گئے۔۔

????????

لوجی.. ہو گیا ناکام اب تم کیسے بناؤ گی لائٹ کھانے.. یاد ہے تمہیں جب ٹرپ
پر چلے تھے انڈا تک نہیں بنانا آیا تھا.. پورا کچن الٹ پلٹ کر دیا تھا.. صبح کو
بچارے کک نے دانٹ کھائے تھی تمہاری وجہ سے.. وہ اسکو چڑھا رہا تھا..
تاکہ کوئی جواب آئے پر وہ کوئی ری ایکشن تک نہیں دے رہی تھی..

پھر بولی آپکی دوائی کون لائے گا.. شہریار کو یک دم جھٹکا لگا.. آپ.. آپ..
ہوش میں تو ہو لڑکی کس سے بات کر رہی ہوں اپنے دشمن سے.. تم سے آپ
پر کیسے آگئی.. خیر ہے نا طبیعت ٹھیک ہے تمہاری.. اس نے پریشا کے سر پر
ہاتھ رکھ کر بھی دیکھا.. وہ شرارت کے فل موڈ میں تھا..

اس نے بات کو انور کیا اور کہا جی آپکی دوائی.. پلیز کسی سے منگوالیجیے گا..
کیوں کے اب تو وہ میڈ بھی نہیں جو آپکے لیے لیکر آئے..

شہریار نے میڈ کو نکل دیا تھا کیوں کے وہ خود گھر میں ہوتا تھا اسی لیے..

اچھا منگو الو نگا آپ میری فکرنا کرے..

شہریار نے بھی اسکے اندازے میں آہستہ اور لڑکیوں کی طرح شرم کر بولا..

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

جس پر پریشاں ہلکا سا مسکرائی... اور نیچی چلی گئی...

شہریار کی آنکھیں پھٹ گئی... پریشانے اسکے لیے سوپ اور دال چاول بنائے تھے
---۔۔۔ اب اسکو تینوں وقت بس یہی کھانا دیتی... اور وہ مجبوراً کھاتا تھا... کیوں
کے کوئی اور چرہا جو نہ تھا... پریشاں سے پوچھتا کہ تمہیں کچھ اور بنانا آتا ہے یا
صرف مجھے اس پھکے کھانوں سے مارو گی... پریشانے تو اسے صاف انکار کر دیا
کے بابا کی وجہ سے یہ کھانا سیکھا تھا... باقی کچھ نہیں آتا مجھے... ہلکی وہ اب بہت
اچھا کھانا پکاتی تھی... وہ رات کو شہریار کے پاس ہے سوتی تھی جب تک وہ
بالکل ٹھیک ہو جائے... شہریار نے اسکو کہا کہ میں کوئی کک دیکھ رہا ہوں کیوں
کے اب وہ یہ مریضوں والا کھانا کھا کر اکتا گیا تھا... اسکی کھانا دیکھ کر الٹیان
آتی تھی...

شہر یار اب آفس جانے لگا تھا کیوں کے آفس کا کام بھی اسے نہیں چھوڑنا تھا۔
آفس سے آیا تو پڑوس کا ہاشم اسکے پاس آیا۔ شیریں۔ اس نے پیچھے دیکھا تو
خوش ہو گیا۔ کیسا ہے بڑی اتنے دن کہاں غائب تھا ہاشم نے گلے ملتے ہوئے
اس سے پوچھا۔۔۔ بس یار آفس کا کام اب گھر سیٹ کروایا۔ ٹائم ہے نہیں
مل رہا تھا تو بتا۔۔ سب خیر خیریت شہر یار نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔
ہاں یار آفس کے کام سے باہر جا رہا ہوں ہاشم نے پریشان ہوتے کہا۔۔۔۔۔ و
واہ کب شہر یار نے جوش سے پوچھا؟ بس پر سو نکل جائے گے۔ اچھا گڈ پر
پریشان کیوں ہے۔۔ شہر یار نے اسکی پریشانی جانچتے ہوئے پوچھا۔۔۔ تو ہاشم نے
کہا۔۔۔ سن یار شیریں تیرے سے ایک کام تھا۔ امید ہے تو منع نہیں کرے گا۔
ارے یار کر دی ناغیروں والی بات۔ اندر آرام سے بات کرتے ہے۔
چائے، کافی پی کر۔۔ نہیں یار پھر کبھی آؤنگافل حال جلدی ہے بس سوچا تجھ
سے بات کر لو۔ ہاں بول بھائی سب خیر ہے نا۔ ہاں یار خیر ہے دادی باہر
جانے کے لیے نہیں مان رہی ہے۔ کہہ رہی ہے بہت بڑا سفر ہے۔ اب میں
ان کو یہاں اکیلے کس کے پاس چھوڑ کر جاؤ وہ اکیلے گھر میں ہے تم بس اتنا کرنا

کبھی کا باران کو دیکھ لینا اور جب فون کریں آجانا۔ . یار میں نہیں جاتا پر جاب بھی ضروری ہے بہت محنت کر کے یہاں تک پونچھا ہوں۔ . یہ چانس نہیں گوا سکتا۔ ہاشم اپنی پریشان شہریار کو بتانے لگا۔۔۔ ارے ہاشم یار فکر مت کر تیری دادی میری دادی ہے۔ . تو ان کو میرے پاس رہنے کے لیے بھیج دے۔ . وہ اکیلے کیسے رہے گی شہریار نے اسکی پریشانی کو کم کرنا چاہا۔ . ارے نہیں یار تجھے پریشانی ہوگی۔ . وہ ویسے بھی نہیں مانے گی۔ . تم سے ناراض ہے۔ . بے شرم انسان شادی کر لی بتایا تک نہیں ٹریٹ چاہئے مجھے۔ . انکے بھائی سب کچھ بہت جلدی جلدی میں ہو گیا اسی لیے بتا نہیں سکا۔ . اور بہت سارے ٹریٹ۔ . جہاں تک دادی کی بات ہے میں ان کو رازی کر لو گا وہ مجھے منع نہیں کرے گی۔ . شہریار نے پراعتاد لہجے میں کہا۔۔ چل جیسے تیری مرضی ہاشم نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔ ہم چل پھر۔ . ابھی۔ . ہاں ابھی۔ . اوک۔۔ جب شہریار گھر واپس آیا تو بہت خوش تھا۔ . گھر آتے ہے وہ اپنے روم میں کام کرنے بیٹھ گیا۔ . وہ اسکا دوپہر کا کھانا پیک کر کے دیتی تھی۔ . تاکہ وہ باہر کا کچھ نہیں کھا سکے۔ . پریشا سارا دن گھر میں بور ہوتی رہی۔ . اسکے پاس کچھ ناہوتا کرنے کو۔ . اب وہ روتی

بھی نہیں تھی بس خاموش رہتی تھی۔۔۔ ورنہ وہ اسی کہاں تھی۔۔۔ ہر وقت ہنسی مذاق چلتا رہتا تھا اسکا۔۔

رات کو شہریار لاونج میں بیٹھائی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔ ٹی وی کافل کیا ہوا تھا۔۔۔ پریشا آواز سن کر باہر آئی تو بڑی ٹی وی پر فٹبال میچ چل رہا تھا۔ بار سیلونا اور رینکل میڈرڈ کا۔ شہریار میسی جو کے بار سیلونا کا بیسٹ پلیئر تھا اسکو سپورٹ کر رہا تھا اور رینکل میڈرڈ کے بیسٹ پلیئر رونالڈو کو برا بلا کہہ رہا تھا۔ وہ وہی اپنے دروازے پر کھڑی ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ اوئے میسی آج اس رونالڈو کی واٹ لگا دے۔۔۔ میرے جگر۔۔۔ شہریار نے اپنے میسی کو کہا۔۔۔ پریشا کو غصہ آیا وہ بھی صوفہ پر اکر بیٹھ گئی۔ شہریار نے اسکی طرف دھیان نادیا۔۔۔ اور میچ میں ہی گھوسا رہا۔ پریشا کا فیورٹ پلیئر رونالڈو تھا۔ جب رونالڈو نے گول کیا۔ وہ زور سے چیلائی۔۔۔ شہریار تو ایک دم لال پیلا ہو گیا۔۔۔ دشمن ٹیم جیت رہی ہے اور تم خوشی مناع رہی ہوں۔ پریشا نے برے آرام سے کہا دشمن

ٹیم میری بار سیلونا ہے۔۔ میری ٹیم تو ریکل میڈرڈ ہے شہریار نے تپ کر کہا۔۔۔
اب دونوں کے بیچ میں جنگ چھڑ گئی۔۔۔ دیکھ لینا ہر جاں گئی بار سیلونا ہے جیت
گا شہریار نے پریشا کو ورن کرتے ہوئے کہا۔ ریکل میڈرڈ جیت گا پریشا نے
دانت چبا کر کہا۔۔۔ دیکھ لیتے ہے شہریار نے بھی چلینج دیے ہوئے کہا۔۔ او
کے ڈن۔۔ لگی بیٹ۔۔ وہ پریشان ہو گئی کے لگاؤ یا نہیں۔۔ پھر جوش سے اس کے
ہاتھ پر تالی ماری اور کہا ڈن۔۔ ٹھیک ہے آگر تم جیتی تو جو تم کہو گی وہ میں کرو
گا۔۔ اور اگر میں جیتا تو جو میں کہو گا وہ تم کرو گی۔۔ ہمم او کے ڈن پریشا تھوڑا
گڑبڑا رہی تھی پر اپنی ٹیم پر اعتبار کرتے ہوئے جوش سے بولی۔۔۔۔۔

بڑا سا مقابلہ چلا کبھی کوئی اگے تھا تو کبھی کوئی۔۔۔ پریشا کی ٹیم نے گول کیا تو وہ
خوش سے جھومنے لگی۔۔ شہریار نے غصے بھری نگاہوں سے اس کو نوازا تو وہ تنزیا
کہنے لگی۔۔۔ کہا تھا میں نے رونا لڈو ہی جیتے گا پر کوئی میری سنتا کہاں ہے۔۔۔
ابھی ٹائم ہے زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں۔۔ شہریار اپنا غصہ زبت کرتے ہوئے
بولا۔۔۔ کبھی پریشا چلاتی گول نا ہونے پر تو کبھی شہریار۔۔۔۔۔ بڑا سخت مقابلہ چل
رہا تھا۔۔۔۔۔

بارسیلونانے یکایک تین گول کیے۔۔ شہریار خوشی سے جھوم رہا اور پریشا اسکو اگنور کرنے کی کر رہی اور اپنی آنکھیں نیچے جھکالی پر وہ اس کے آگے آکر عجیب و غریب کرتب کر کے ناچ رہا تھا۔۔

.. آخر ایک گول پر پریشا کی ٹیم کو گول کرنا تھا پر وہ ناکام ہو گئی۔۔ اور شہریار کی ٹیم جیت گئی۔۔ وہ خوب بھنگڑے ڈالنے لگا۔۔ پریشا کے اگی ناچ ناچ کر اسکو چیئر رہا تھا۔۔ وہ دانت چباتی رہ گئے۔۔ کیوں چوڑیل کہا تھا نا۔۔ اب کیا ہوا بولتی بند ہو گئی۔۔۔ بلے بلے شوا و شوا۔۔

وہ اسکو دیکھ رہی تھی جو بالکل بچوں کی طرح جھوم رہا تھا۔۔ آج وہ پھر اسکا دل دھڑکا رہا تھا۔۔ وہ اپنی حالت سے پریشان ہو کر اٹھ کر اپنے روم میں بھاگ گئے۔

شہریار نے پیچھے سے آواز لگائے۔۔ ہار گئی۔۔ اب شرط پوری کرو میڈم کہاں بھاگی۔۔ اس نے روم کا دروازہ زور سے بند کیا اور وہ پھر سے ناچنے لگا۔۔

دونوں ڈنر کر رہے تھے جب شہریار نے اسے کہا باقی اور کتنے دن مجھے یہ مریضوں جیسا کھانا کھانے کو ملے گا۔ تنگ آگیا ہوں میں وہ بچوں کی طرح بول رہا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایک مہینے تک اپنے یہ کھانا ہے۔ کیا ایک مہینہ۔۔ اس ڈاکٹر کی اسی کی تیسری میں اسکی ہڈیاں توڑ دوں گا۔ میں نہیں مانتا اسکی کوئی بات کل سے ہم۔۔ بلکہ ابھی میں کچھ آرڈر کرتا ہوں۔۔ وہ پاکٹ سے موبائل نکل رہا تھا جب پریشانے کہا پلینز ڈاکٹر نے بہت سختی سے منع کیا ہے۔۔ کچھ دن تک تو احتیاط کریں پھر دیکھیں گے۔۔۔۔ اچھا چلو ٹھیک ہے ویسے تم شرت ہر گئی ہو اس کا مطلب ہے اب جو میں کہو گا وہ تمہیں ماننا پڑے گا۔۔ آخر میں اس نے ایک آئی برو اوپر کی۔۔

[illegible]

گھر میں اکیلی ہوگی اسی لیے میں نے اسکو اپنے گھر رہنے کے لیے انوائٹ کیا ہے۔۔۔ وہ یہاں کچھ دن رہنے آئے گی۔۔۔ اگر تمہیں کچھ کہہ دے تو برا مت ماننا۔ اور تمہارا روم میں اسکو دوں گا۔ کیوں کے اوپر اسکو پسند نہیں ہے۔ تم وہ کمرہ اسکے لیے خالی کرو کل شام تک آجائے گی میری شانو۔۔۔ وہ اپنی ہنسی کو بہت کنٹرول کر رہا تھا۔ یہ کہہ کر وہ اپنے روم چلا گیا کہی اسکا قہقہہ ناکل جائے۔ پر پھر سوچا میں کیوں اسکو جلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اسٹریج۔۔

پیچھے پریشا کے اوپر جیسے پہاڑ گر گیا۔ اس لڑکے نے اپنی پسند کو چھوڑ کر مجھ سے نکاح کر لیا۔ پر اب ہماری شادی ہو گئے ہے تو اس چڑیل کو شانو ڈار لنگ کہہ رہا ہے بے شرم انسان۔ کوئی ڈر نہیں اسکو کہ اپنی بیوی کے سامنے اسکو شانو ڈار لنگ کہہ رہا ہے۔ ہو ویسے بھی پتہ نہیں اسکی کتنی اور لڑکیاں دوست ہونگی۔۔۔ آنے دو اس چڑیل کو دیکھتی ہوں۔۔۔ وہ بھی اپنی حالت پر پریشان تھی کہ جب ہم دونوں کے بیچ میں کوئی رشتہ نہیں ہے تو مجھے کیوں اس کی محبوبہ سے جلن ہو رہی ہے۔۔۔ اف اللہ۔۔۔

شہریار صبح سے بے صبر ہو کر اپنی شانو ڈار لنگ کا ویٹ کر رہا تھا۔ . پریشا کا دل
کر رہا تھا اس شیر و ٹیر کا گلا دبا دے۔ .

دروازے پر جب بیل ہوئے تو وہ جلدی سے بھاگا اور دروازہ کھولا۔ . سامنے ایک
لڑکا تھا اور اسکے ساتھ بوڑی عورت تھی تھوڑی صحت مند تھی پر اسٹائش لگ
رہی تھی۔ . . . پریشا دھردھر دیکھنے لگی۔ . اسکی ڈار لنگ کہاں ہے راستے میں
فوت ہو گئی کیا۔ .

خیر مجھے کیا۔ . وہ آگے بڑھی ان دونوں کو سلام کیا۔ . شہریار نے اسکو ہاشم سے
انٹرویو کروایا۔ . پھر آیا اپنی شانو کی طرف یہ ہے میری شانو ڈار لنگ۔ . پریشا
کی آنکھیں نکل آئی۔ . اس نے ناک چڑھا کر شہریار کو دیکھا۔ . جو مسکرا رہا تھا۔
. اوئے بے شرم کتنی دفعہ منع کیا ہے مجھے شانو ڈار لنگ نابلا یا کر۔ . کوئی شرم لحاظ
نہیں تمہارے اندر۔ . وہ ہاشم کی دادی تھی۔ . ہاشم نے کہا بھابی ڈونٹ مائنڈ یہ
دادی کو اس نام سے پکارتا ہے ایون دادی کو شادی کے لیے پروپوز بھی کرتا ہے

.. شہر یار نے کہا انکے یہ کس لحاظ سے تجھے دادی لگتی .. ابھی بھی کتنی ینگ لگتی ہے ..

پاریشا کی ہنسی چھوٹ گئی .. دادی نے اسکو غور کر دیکھا اور شہر یار کا کان مروڑا .. ہنسنا دیا نا اپنی بیوی کو کہا تھا .. میرا مذاق مت بنواو .. پریشا نے جھٹ سے کہا سوری دادی میں آپ پر نہیں ہنسی ویسے یہ کہہ تو سچ رہے ہے آپ بالکل ایک ڈول ہے ... کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ دادی بھی ہے .. خیر آئے اندر .. پریشا کے دل کو جیسے سکون مل گیا) ہاشم نے اجازت لی کہ میں جا رہا ہوں .. آپ لوگ انجوائے کیجیے پر پریشا نے کہا بھائی پلیز چائے، کافی پی کر جائے .. شہر یار نے بھائی بیچ کے نکل جاو نہ کافی کے بجائے زہر مانگے گا تو ..

وہ مسکراتا ہوا نکل گیا .. دادی نے شہر یار کو پھر سے ڈانٹا تم مت سدھرنا ہر وقت بس مذاق کرنا .. خیر بیٹا تمہارا نام کیا ہے .. پریشا سے پوچھا گیا .. اس نے مسکرا کر بتانا چاہا پر شہر یار نے اسکو موقع ہی نہیں دیا اور جھٹ سے بولا چوڑیل .. لڑکے تم اب میرے ہاتھوں سے پیٹو گے .. اس نے مسکرا کر کہا .. شانو

ڈارلنگ تمہارے لیے جان حاضر۔ یہ پیٹائی تو کچھ بھی نہیں۔۔ پریشانے شکل بنا
لے اور دل ہے دل من کہنے لگی۔۔ چیپ انسان۔۔ کتنے واہیات ڈایلوگس مار رہا ہے

بیٹا بتاؤ تم۔۔ اور اب تم اپنی زبان پر قابو رکھنا۔۔ شہریار نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا
۔۔ اور سر ہاں ایم ہلایا۔۔

پریشارضا۔۔ پریشارضا پر اب تو تمہیں پریشا شہریار کہنا چاہئے کیوں۔۔ شہری۔۔
دادی نے شہریار سے کہا۔۔ اس نے کہا جیسے اسکی مرضی۔۔ ویسے بیٹا اس بندر
کے ساتھ کیسے شادی کر لی۔۔

شانو چائے پیو گی یا کافی آج میں تمہارے لیے اپنے ہاتھوں سے بناؤں گا۔۔؟
چائے پیو گی دادی نے فورن خوش ہوتے کہا۔۔۔ اوکے اور تم کیا پیو گی شہریار
نے پریشا سے پوچھا تو اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔ چائے۔۔ گڈ میں ابھی بنا کر
لایا۔۔ تم ان کو اپنا روم دکھاؤ نا وہ پریشا سے کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔۔

پریشانے کہا آئے میں آپکو آپکا روم دیکھاؤں وہ دادی کو کمرے میں لے گئی۔۔ واہ

بھائی ویسے اس لڑکے کو سکون نہیں ہر پانچ مہینے بعد گھر کو چنچ کر واتا ہے... ابھی
آیا تھا لاہور تو کروایا تھا اب پھر سے کروادیا۔ ویسے پسند اچھی ہے اسکی کتنا
خوبصورت بنا دیا ہے۔ دادی شہریار کے بات کر رہی تھی۔۔۔
پریشا مسکرا کر کہا اچھا آپ آرام کریں میں آتی ہوں۔۔

دادی کو کچھ دن ہوئے تھے۔ پریشا کو ہر وقت سمپل دیکھ کر انہوں نے ایک
دن اسے سے پوچھ لیا۔ پریشا بیٹا۔ جی دادی۔ ایک بات پوچھو نیچے۔ جی
دادی کیوں نہیں آپ اجازت کیوں لی رہی ہے۔ بیٹا برا مت ماننا۔ نہیں نہیں
میں کیوں برا مانو گی آپ پوچھیں نا۔ وہ دونوں صبح کے وقت گرڈن میں بیٹھی
ہوئی تھی۔۔

تم دونوں میاں بیوی آپس میں خوش ہوں؟ مطلب سب ٹھیک ہے نا؟ دادی نے سنجیدہ انداز میں سوال کیا... پریشا گڑبڑا گئی اور تھوڑا ٹک ٹک کر بولی جی دادی سب ٹھیک ہے... آپ اسے کیوں پوچھ رہی ہے.. بس بیٹا تم دونوں آپس میں نابات کرتے ہوں نا ایک ساتھ بیٹھتے ہوں اسی لیے پوچھا اور بیٹا بھی تمہاری شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہے.. تم اس طرح بالکل سمپل بن کر گھومتی ہو... مجھے تو شک ہوتا ہے تم دونوں میں میاں بیوی والا کوئی رشتہ ہی نہیں لگتا... پریشا نے جلدی سے کہا نہیں نہیں اسی کوئی بات نہیں ہے بس وہ آفیس میں بزی رہتے ہے ناکام کی وجہ سے اسی لیے.. اور آفس سے گھر آتے ہے تو تھکے ہوئے ہوتے ہے اسی وجہ سے آپکو یہ لگ رہا ہوگا.. پھر اس نے اپنے حل کو دیکھا اور معصومیت سے پوچھا دادی یہ کپڑے ٹھیک تو ہے اور کیسے ہونے چاہیئے... اور جہاں تک سمپل رہنے کی بات ہے، مجھے تیار ہونا اچھا نہیں لگتا..

اوپا گل لڑکی.. بھلے تم کو تیار ہونا اچھا نہیں لگتا ہو... پر اب تم کو اپنے شوہر کے لیے تیار ہونا پرے گا.. تمہارا شوہر سارا دن آفس میں ہوتا ہے گھر آ کر اسکو وہی پھکی پھکی بیوی ملے گی تو اسکا دل تمہاری طرف نہیں ہوگا.. مطلب دادی اس نے پھر سے معصوم کی طرح پوچھا۔۔۔ بالکل بیوقوف ہو.. اپنے آپکو ہمیشہ تیار ہو کر رکھا کر میک اپ کیا کرو.. اچھے اچھے ڈارک اور برائٹ کلرز پہنا کرو اسکے لیے اچھے اچھے کھانے بناؤ..

ورنہ جب تم اسکو اس طرح ملو گی سمپل سمپل تو اسکا دل تمہاری طرف نہیں بلکہ دوسری لڑکیوں کی طرف بڑھ جائے گا اور وہ تمہاری طرف نا دیکھے نا توجہ دے گا.. اب بھی دیکھو آفس سے آتے ہے روم میں چلا جاتا ہے.. تمہیں دیکھ کر مسکراتا بھی نہیں.. جیسے اسکو کوئی خوشی ہی نہیں۔۔۔ مرد جتنا بھی آفیس سے

تھک کراتا ہوں جب گھر آتا ہے اور اپنی بیوی کو سجا سنوارا دیکھتا ہے تو ساری تنھن بھول جاتا ہے۔۔۔ پریشا سوچ میں پڑھ گئی.. کے جن حالت میں ہمارا نکاح ہوا ہے وہ کہاں مجھ میں انٹر سٹ لے گا.. اسکی تو پتہ نہیں کونسی مجبوری تھی جس کی وجہ سے اس نے مجھ سے نکاح کر کے بہت بڑی قربانی دی..

جاؤ جا کر برائٹ کلر کا پیار سا ڈریس پہنو اور اچھا سا میک اپ کرو۔ پھر اسکے لیے لنچ بناؤ۔ من ایندا تمہیں اس حال میں نادیکھو۔ دادی نے آرڈر کیا پر دادی میرے پاس نا برائٹ کلر کے ڈریس ہے نا ہی میک اپ ہے۔ کیا؟ کوئی مسئلہ نہیں کل ہم شاپنگ پر جائے گے۔ اوکے۔ ٹھیک ہے دادی۔ جاؤ کچن دیکھو میں آج لنچ بنا دیتی ہوں۔ آئندہ تم بنا دینا۔ مرد ہے دل کا رستا اسکے پیٹ سے ہو کر جاتا ہے سمجھی۔ پریشا سر ہلا کر چلی گئی

دادی کو شہر یار نے اپنے اور پریشا کے نکاح کا صرف اتنا بتایا تھا کہ اتنی جلدی میں ہوا کے ہم دونوں خود بھی پریشان تھے۔ دادی بھت ناراض ہوئی تھی شہر یار نے نکاح کر لیا تھا اور مجھے بتایا تک نہیں۔ اسی لیے شہر یار نے ان کو بس اتنا بتانا ہے مناسب سمجھاتا کہ وہ مان جائے۔۔۔ دادی نے ان دونوں کو ایک دوسری سے الگ الگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ جن حالت میں بھی نکاح ہوا ہو۔۔۔ پر یہ دونوں آپس میں میاں بیوی کی طرح نہیں رہتے۔ وہ سارا دن آفس میں پھر گھر آ کر آفس کا کم لیکر بیٹھ جاتا ہے اور یہ لڑکی بالکل ہی خاموش اور چپ رہتی ہے۔ اوپر سے ناتیار ہوتی ہے پتہ نہیں کیا حالت بنا کر پھرتی ہے۔ جو بھی ہو

ان دونوں کو احساس تو دلانا ہے کے انکا آپس میں کیا رشتہ ہے اور اس رشتے کو کیسے نبھانا ہے... دادی نے بھی ٹھان لیا کے ان کو ملا کر رہنا ہے..

سب ڈنر کر رہے تھے جب دادی نے شہریار سے کہا لڑکے مجھے کل تمہاری کار چاہیے مجھے بازار جانا ہے... . شانو یار میری ایک ہی کار ہے میں کس پر جاؤ گا.. جو کم ہے آپ مجھے بتادو میں کروادو گی.. . شہریار دادی کی بات سن پریشان ہو کر بولا---

ارے نہیں تمہیں لڑکیوں کی چیزوں کا کیا پتہ.. . مجھے نہیں پتہ کل کار بھیجو.. . اور اپنا کریڈٹ کارڈ بھی دو.. . وہ کیوں بھائی شہریار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ان کو میرے کارڈ کی کیا ضرورت پڑھ گئی---.. . تمہاری بیوی بھی ساتھ چلے گی.. . دادی نے پریشا کو دیکھ کر بولی جو اپنے کھانا کھانے میں مگن تھی.. . یہ شاپنگ کرے گی.. . اسکو کیا ضرورت پڑھ گئے شہریار نے اپنی دونوں بھنووے چڑھا کر بولا.. شہری شادی کے بعد شوہر کا فراز ہوتا ہے اپنی بیوی کو اپنی سیلری کے حساب سے کچھ رقم دینا.. . اور یہ تمہاری بیوی ہے اسی لیے اب تمہارا فراز ہے

سمجھے دادی شہریار کو پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔ یار شانو تم تو سریس ہو گئی۔۔ لی جاؤ کریڈٹ کارڈ میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔

اور سنو ہر ماہ تم اس کے ہاتھ میں پیسے رکھو گے تاکہ ایند اسکو مانگنے کی ضرورت ناپڑے دادی نے اسکو آرڈر دیا۔۔۔ شہریار نے سلیوٹ کر کے کہا اوکے شانو بوس۔۔ اور کار آپکو کل مل جائے گی ڈونٹ وری اور مس پریشا آمین مسز پریشا رضا کو ہر ماہ پیسے مل جائے گے انکے کہنے سے پہلے۔۔۔ اور کچھ میڈم شانو۔۔ کچھ نہیں بس۔۔ دادی نے ہنس کر کہا۔۔۔ شیطان کہیں کا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

اگل دن شہریار نے آفس سے کار بھیجی پریشا اور دادی شاپنگ کر کے آئے۔۔ دادی نے پریشا کو پیار سا گرین کلر کا ڈریس پہنایا۔ ساتھ ہی ہلکا سا میک اپ کروایا۔ تھوڑی سی چوڑیاں بھی پہنائی۔ ساتھ ہے ڈنر میں شہریار کی فیوریٹ ڈشز بھی بنوائی۔ جب وہ آفس سے واپس آیا۔ پریشا شرم کی وجہ سے اسکے سامنے نہیں آرہی تھی کھانا ٹیبل پر لگا کر وہ کچن میں چپ گئی۔ شہریار فریش

ہو کر ڈنر کرنے آیا تو دادی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ شہریار نے کھانا دیکھا تو خوش ہو گیا۔ واہ یار آج تو دل خوش ہو گیا۔ اپنے بنایا ہے۔ آپکے ہاتھوں کا مزہ وہ۔۔۔ اس نے دادی سے پوچھا انہوں نے کہا نہیں میں نے نہیں بنایا ہے۔ پہلا نوالہ ڈالتے ہی کھانے کو چومنا شروع کیا۔ واہ واہ کیا بنایا ہے مزہ اگیا۔۔ ایسے ہاتھ چومنے کا دل کر رہا ہے کیا بنایا ہے بنانے والے ناخوب لذیذ۔ کیا جادو ہے۔۔ بتائے نادادی اسکو گھر کا کک رکھ لیتے ہے۔ پریشا آؤ نا باہر کہاں رہ گئے۔۔ پریشا تھوڑا جھجک رہی تھی جب آئے تو دادی نے بتایا اس نے بنایا ہے۔ شہریار نے ایک آئی برو اوپر کر کے پریشا کو دیکھا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں جھکا لی۔ دادی نے پریشا کو چیر پر بیٹھنے کا کہا تو وہ بیٹھ گئی شہریار اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔ اسنے پریشا کے کان میں آہستہ سے کہا سچ بتانا یہ کھانا شانو ڈار لنگ نے پکایا ہے نا۔۔ ورنہ جہاں تک مجھے یاد پڑھتا ہے تم کو انڈا تک بنانا نہیں اتا تھا۔ اس نے مذاق اڑایا تو۔۔ پریشا نے تیز نظروں سے اس کو دیکھا۔ شہریار گھبرا گیا۔ اور جلدی سے کھانے کی طرف دھیان کر دیا۔ ویسے شانو ڈار لنگ یہ تم نے اسکو انسان کیسے بنالیا۔ اسکا پریشا کی طرف تھا۔

شہری کتنی غلط بات ہے... اچھا یا مذاق کر رہا تھا... ویسے کیسی لگی تمہیں تمہاری
دلہن دادی نے شہریار سے سوال کیا.....

شہریار نے حیرت سے دادی کو دیکھا...

پاریشا کھانے کھاتے ہوئے وہی رک گئی... جیسے کسی نے اسکو اسٹاپ کر دیا ہو...

دادی نے دونوں کی گھبراہٹ دیکھ کر کہا... ارے کیا ہو گیا تم دونوں کو سہی تو
کہہ رہی ہوں... ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہے تم دونوں کی شادی کو... ابھی تک تو
تم دونوں دولہا دولہن ہو۔۔۔

پر تم دونوں اتنے الگ الگ رہتے ہو جیسے ایک دوسری کو جانتے تک ناہو...

ارے شانو ڈار لنگ اسا کچھ نہیں ہے... بس آفس کے کاموں میں مصروف تھا...

ورنہ خود پوچھ لو میری نئے نوالی دلہن سے کتنا پیار کرتا ہوں اور کتنے حد تک

رومینٹک ہوں، یہ ہی پریشان ہو جاتی ہے... اس نے آنکھ مار کے پریشا کو

دیکھا... جس کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا... اس نے شہریار کو گھورا... اور سر نیچے

کر لیا... شہریار نے کہا دیکھا... اب بھی شرم رہی ہے...

شہریار نے جھٹ سے بات کو سنبھال لیا۔۔

تب دادی نے کہا اچھا اسے ہے رومینٹک رہا کرو یہی دن ہوتے ہے نئے نئے پیار کے... بعد میں بچھے ہو جاتی ہے تو کہاں ٹائم مل پاتا ہے... پریشانے آنکھیں پھاڑ کر دادی کو دیکھا... جس کو دیکھ کر شہریار کی ہنسی نکل گئی... پھر اسکو مذاق سو جی تو کہا میں بھی یہی کہتا ہوں اسکو پر یہ کہاں سنتی ہے... پریشانے شہریار کو دیکھا... وہ آج بھی ویسا ہی لگ رہا تھا جیسا اس نے پہلی بار اسکو ہستے ہوئے دیکھا... اور وہ ہلکا سا مسکرائی... اور اس کے خیالوں میں گم ہو گئی... دادی کی آواز پر ہوش میں آئی... جو کہہ رہی تھی... پریشانے ایںدا میں ناسنو کے تم اس کے رومینٹک ہونے پر چرتی ہوں... ٹھیک ہے۔۔

پریشانے ہاں من سر ہلایا... اور شہریار کو آگ برساتی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ شہریار نے پھر سے کہا دادی آپ فکر مت کریں میں اسکو بارہ بچوں کے ہونے بعد بھی پیار کرو۔۔۔ جس پر دادی نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ اور کہا۔۔۔ شریر کہیں کے۔۔۔

دادی جانتی تھی کہ شہریار صاف جھوٹ بول رہا تھا پر انہوں نے اسکو کہا نہیں...

جب وہ دونوں کمرے میں آئے تو پریشا کا منہ بنا ہوا تھا۔ شہریار اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہا تھا کہ کہی اسکے سامنے نکلنا جائے...

کنٹرول کرتے کرتے اسکا زور درقہقہ نکل ہی گیا۔ جس پر وہ اور زیادہ غصہ میں آگئی۔۔۔ اور اس پر پھٹ پڑی۔ یہ کیا بد تمیزی تھی۔ دادی کے سامنے وہ کیا کہہ رہے تھے اپ... اور تم کیوں تیار ہوئے تھی... میرے لیے اپنے ہاتھوں سے

کھانا بنایا ہے... جب کے دو مہینوں سے باہر کا کھانا کھا کر میری طبیعت خراب ہو گئی پر تم نے مجھے گھر کا کھانا نہیں دیا۔ ہلکے تمہیں سب کچھ بنانا بھی اتا ہے..

شہریار نے بھی اسکے انداز میں بات کی... تو وہ چپ ہو گئی... پھر کچھ سوچ کر کہا..

میں نے دادی کی وجہ سے کیا ہے ان کو شک ہو رہا ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی کی طرح نہیں رہتے ہے۔ شہریار نے کہا ہاں تو میں نے بھی ان کو یقین دلانے

کے لیے کیا ہے۔ وہ اپنی ہنسی دھبا کر اسٹڈی روم میں چلا گیا... اور وہ صوفہ پر

بیٹھ کر کسی سوچ میں پڑھ گئی... بیٹھے بیٹھے کب اسکی آنکھ لگ گئے اسکو پتہ بھی نا

چلا... شہریار نے دیکھا وہ ٹھنڈ کی وجہ سے نیند میں تڑپ رہی تھی... وہ اسکو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا پھر اس پر چادر ڈالی... اے سی کی کولنگ بڑھ گئی تھی اسی وجہ سے پہلے اس نے اے سی کا ٹمپرچر کم کیا... پھر خود بھی سو گیا... پریشا کی بات اسکو یاد آئے آج کتنے دنوں بعد اس نے پہلے کی طرح غصہ کیا... اس کے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ آگئی... اس نے آہستہ سے کہا... چوڑیل... جو بھی ہو شہریار اسکی خاموش رہنے سے بور ہو گیا تھا... اور یہی چاہتا تھا کہ وہ پہلے جیسی ہو جائے۔۔۔۔۔

شہریار باہر لان میں دادی کے ساتھ گپے مر کر ابھی روم میں آیا تھا... پریشا واشروم گئے ہوئے تھی... وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ سے وایچ اترتا ہوا آ رہا تھا جب پریشا زور سے چلاتی ہوئے واشروم سے نکلی...

کو کروایچ... اور بیڈ پر اوپر چڑھ گئی... شہریار کے ہوش ہی اڑ ہو گئی... کے کیا ہو گیا...

وہ پریشا کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کیا ہوا اتنا کیوں چلا رہی ہوں... اس نے پریشانی سے پوچھا...

پریشا نے ہاتھ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کو کرواچ کو کرواچ... شہریار کے ٹوٹے ہی اوڑ گئے۔۔۔

کیا کو کرواچ... وہ جھٹ سے بیڈ پر چڑھ گیا۔ اور چلانے لگا کو کرواچ... پریشا نے حیرت سے دیکھا اور بولی جاؤ اسکو مارو یہاں کیوں کھڑے ہو گئے ہو... شہریار نے ڈرنے والی شکل بنا کر کہا پاگل ہو گئی ہو کیا۔ میں نہیں جا رہا۔ مطلب تم کو کرواچ سے ڈرتے ہو۔ پریشا نے طنزیہ کہا۔ اور ہنسی دبانے لگی... جس پر شہریار نے اٹک اٹک کر کہا ڈرتا نہیں ہو بس ویسے ہی... پریشا نے اسکی بات کو کٹ کر کہا کیا ویسے ہے ہاں بولو... ڈر پوک کہی کے۔ ارے ڈرتا نہیں ہوں بولا نا۔ وہ بس اڑتا ہے نا اسی لیے تھوڑا ڈسٹنس رکھتا ہوں...

پریشا کی آنکھیں کھل گئی۔ سچ بتاؤ وہ اڑتا بھی ہے کیا۔ شہریار کہا ہاتھیں نہیں پاتا...

پھر ہمیں کون بچے گا۔ وہ زور زور سے چلانے لگی کو کرواچ کو کرواچ... کبھی
شہریار اسکے پیچھے چھپتا تو کبھی وہ شہریار کے پیچھے چھوپتی...

اتنے میں وہاں دادی آگئی۔ انھوں نے ان دونوں سے پوچھا کیا آفت آگئے ہے
کیوں چلا رہے ہوں۔

یار شانو باتھ روم میں کو کرواچ آگیا ہے۔ شہریار نے ڈرتے ہوئے کہا...

دادی اس بات پر مسکرا ہادی۔ اور کہنے لگی تو کیا ہوا اگر کو کرواچ آگیا ہے جا
کر اسے مارو... اتنا چلا کیوں رہے ہوں۔

پریشاغے سے بولی دادی یہ 6 فوٹ کا بلڈوزر اس اتنے سے کو کرواچ سے ڈرتا ہے
۔ شہریار نے کہا میسینی چپ ہو جاؤ خود کی ہوا کیسے نکل گئی ہے... اور مجھے کہہ
رہی ہوں۔

ہاں تو تم مرد ہو میں معصوم لڑکی ہوں پریشاتپ کر بولی...

ارے مرد کیا انسان نہیں ہوتے ان کو ڈر نہیں لگتا۔ شہریار روہانسا ہو گیا...

اوہو تم دونوں بچوں کی طرح لڑنا تو بند کرو۔ دادی نے چڑھ کر کہا...

تو دونوں خاموش ہو جاو...

میں دیکھتی ہوں اس کو کرواچ کو...

دادی نے بہادری سے کہا۔

جس پر شہریار نے کہا آئے شانو وہ تمہیں کچھ کرنا دے مت جاو...

دادی نے سر پیٹ لیا اور کہنے لگی... شیری وہ اتنا سا کیڑا میرا کیا بیگھاڑے گا... تم بھی نا...

وہ واشروم میں گئی تھوڑی دیر بعد انکی آواز آئی... یہ مل گیا کو کرواچ۔ شہریار اور

پریشانے انکی آواز سناتے ہی ایک دوسری کوزور سے جھپٹ لیا۔ پریشان شہریار

کی سینے پر سر رکھی ہوئے اپنے آنکھیں ڈر کے مارے مضبوطی سے بند کی ہوئی

تھی۔ اور اپنے دونوں بازوؤں اسکے گرد پھلا لیے تھے... اور شہریار نے بھی اپنے

دونوں بازوؤں سے اسکو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا...

جب دادی واشروم سے وہ مرا ہوا کوکرواچ لیکر نکلی تو دونوں نے آنکھیں کھولی
پر جب دادی کے ہاتھ میں کوکرواچ دیکھا تو پھر سے آنکھیں بند کر کے چلانے
لگے۔۔

دادی انکی حالت پر خوب ہنس رہی تھی۔۔ اور کہا کہ میں اسکو باہر پھینک کر آتی
ہوں۔۔

جب وہ کمرے سے نکل گئی۔۔ شہریار اور پریشا نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر
ان کو جاتا دیکھا۔۔ اور لمبی سانس لی۔۔ دونوں نے ساتھ میں کہا جان چھوٹی۔۔

پریشا بھی بھی شہریار کی بانہوں میں تھی اسکو ہوش نارہا وہ شہریار کی مضبوط
بانہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھے۔۔ شہریار کے دل کی دھڑکنے سن کر
اتنے دنوں بعد جیسے اسکو محفوظ ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

شہریار کے اندر پہلی بار اسکے لیے کچھ محسوس ہوا۔۔ اسکا دل چاہا تھا کہ وہ پریشا
کو اپنے سے دور نہ کرے۔۔ اسکا دل یہی کہہ رہا تھا۔۔ یہ پل یہی تھم جائے وہ
اسکے سلکی بالوں کے ساتھ کھیل رہا۔۔ اور پریشا تھوڑی دیر بعد اپنے آپ کو اسکے

حصار سے چوڑا کر بھاگ نکلی اور شہر یار اپنی حالت پر حیران ہوتا رہ گیا۔ یہ سب نکاح جیسی مقدس رشتے کی وجہ سے تھا جو شہر یار کو آج پہلی دفعہ پریشا کا ساتھ اچھا لگانے لگا تھا۔ ورنہ آج سے پہلے اسکے دل و دماغ میں بھی اسکے لیے کوئی احساس نا جا گا تھا۔ اور آج اس کا دل یہی دعا کر رہا تھا کہ وہ ہمیشہ میری ہی رہے۔۔۔۔۔

??????????

اب سے شہر یار کا دل بس ہر وقت پریشا کا منتظر رہتا تھا۔ وہ ہر وقت اس کو دیکھنا چاہتا تھا۔ ناسکا آفس جانے کو دل کرتا تھا ہی آفس میں کام کرتے وقت۔ وہ جلد سے جلد کوشش کرتا کہ آفس سے واپس گھر آ جائے۔

پریشا جو بھی پہنتی اوڑتی وہ سب اس کو اچھا لگنے لگا تھا۔ وہ اپنی حالت کو بالکل سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اب ہر روز پریشان ہو کر بیٹھتی اور شہریار کے لیے نئے نئے کھانے پکاتی ساتھ ہی اسکے سارے کام بھی خود اپنے ہاتھوں سے کرتی۔۔۔۔۔ آج بھی وہ تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھی دادی کے کہنے پر بال بھی کھلے ہوئے رکھے تھے۔۔۔ ریڈ کلر کا سمپل ساڈریس پہنا ہوا اور لائٹ سامیک اپ کیا ہوا تھا۔ شہریار جیسے ہی گھر میں داخل ہوا۔ اس نے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے بیگ لیا۔ اور پوچھا کیسا گزرا آپکا دن۔۔۔ شہریار جو تھکن کی وجہ سے بیزار تھا۔ یک دم پریشاکی بات سن کر اسکو دیکھنے لگا۔ جس پر پریشانے آنکھیں نکل کر اسکو دادی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

شہریار سمجھ گیا کہ دادی کو دیکھنے کے لیے ہو رہا ہے سب کچھ۔۔۔۔۔ شہریار نے شرارت سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔۔۔ لیس ڈیروائف۔۔۔ بہت اچھا دن گزرا۔۔۔۔۔ بہت کام تھا تھک گیا ہوں پلیرز کافی بنا دینا۔۔۔ پریشا کو ڈیروائف سن کر ایسے غصہ آیا۔۔۔ جیسے ابھی کھا جائے گی۔۔۔ وہ ہنسی دباتے ہوئے دادی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔ پریشا دانت پیستی رہ گئی۔۔۔ آیا بڑا ڈیروائف کاسکا۔۔۔ اس نے دل میں اسکی نقل اتاری اور جھوٹی مسکان چہرے پر سجا کر دادی کو دیکھا اور اُس نے پوچھا کہ آپ کافی پئے گی۔۔۔۔۔ دادی نے بھی مسکرا کر کہا نہیں بیٹا تم اپنے شوہر

کالیے بنا کر لاو۔۔ اور جاؤ شہریار فریش ہو کر آو۔۔ وہ "اوکے" شانو کہہ کر نکل گیا۔۔ پریشا کچن کی طرف چلی گئی۔۔

شہریار باتھ کر کے باہر آیا، اور ڈریسنگ ٹیبل پر بال بنانے کے لیے برش اٹھانے لگا تب اسکی نظر چوڑیوں اور میک اپ پر پڑھی جو پریشا کے تھے۔۔ پہلی دفعہ اس نے اپنے کمرے میں لڑکیوں کا سامان دیکھا تھا اسکو بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔ بال بناتے وقت اسکو پریشا کا آج والا چہرہ یاد آرہا تھا۔۔ ریڈ ڈریس اور میک اپ اس پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔۔ شہریار کا دل کر رہا تھا اسکے چہرے سے اپنی نظاریں نا دور کری۔۔ وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا تو خود ہی پریشان ہو گیا کے کیوں اسکا دل پریشا کو دیکھ کر دھڑکتا ہے۔۔ اس کو ایک عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔۔ اور اب بھی میرا ذہن میں اسکا چہرہ گھوم رہا ہے۔۔ یہ کیا سوچ رہا ہو میں۔۔ پریشا اسکے لیے کافی لیکرائی۔۔ وہ مرر سے دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے کافی ٹیبل پر رکھی۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اور طنزیہ انداز میں کہا یہ لین آپکی کافی ڈیرِ حزن بینڈ... شہریار اسکی بات پر مسکرا دیا۔

تم پھر سے غصہ ہو رہی ہوں... میں بھی غصہ ہو سکتا ہوں تمہارے تیار ہونے پر۔ پر میں نہیں ہوتا... اور تم میرے کچھ الفاظ پر اتنا چڑھ جاتی ہوں...

رات ہی تم نے کہا تھا کہ یہ سب تم دادی کی وجہ سے کر رہی ہوں تو میں بھی دادی کی وجہ سے کر رہا ہوں... وہ برش ڈریسنگ پر رکھ کر مڑا...

اسکی نظر پھر سے اسکے چہرے پر رک سی گئی۔۔۔ اور اسکے چہرہ پر گہری مسکراہٹ آگئی۔۔۔

اس نے کہا اپنی کافی پی لے۔۔ ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی... وہ اسکی بات پر ہوش میں آیا اور وہ چلی گئی...

شہریار بکت اچھا فیل کر رہا تھا جیسے اسکو کوئی خوشی مل گئی ہوں۔ وہ اپنا دل اس چوڑیل پر ہار بیٹھا تھا۔۔۔

پریشا کو شہریار کا رویہ عجیب لگ رہا تھا کچھ دنوں سے شہریار کی آنکھوں کی تپش اپنے اوپر پڑھتی اسکو یہ احساس دلارہی تھے کہ جیسے وہ اس کو ہی دیکھنا چاہ رہا ہو۔۔ وہ پہلے بھی اسکو مسکرا کر دیکھتا تھا۔۔ پر اس مسکراہٹ میں طنز یا مذاق ہوتا پر اب شہریار کی مسکراہٹ سے کچھ الگ ہی داستان بیان ہوتی تھی۔۔ جس کو وہ خوب اچھے جان چکی تھی پر خود سے چھاپا رہی۔۔ کہ میرا وہم ہو گا۔۔ اور ہمیشہ یہی کہ کر ٹال دیتی کے میں اسکے کچھ نہیں ہو۔۔۔۔۔ ورنہ شہریار نے تو کبھی بھی مجھے جی بھر کر بھی نادیکھا ہو گا۔۔۔۔۔ پر حقیقت یہی تھی شہریار اب پریشا میں انٹرسٹ لینے لگا تھا۔۔۔۔۔ دادی کا تیر صحیح نشانے پر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ دادی شہریار کے بدلتے رویے سے بہت خوش اور مطمئن تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اگلے دن شہریار آفس سے بہت لیٹ آیا تھا ڈنر کا ٹائم بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ویسے تو شام کے وقت آجاتا تھا۔۔۔۔۔ اسی لیے دادی کو سلام کر کے اپنے روم میں چلا گیا۔۔

ادھر اُدھر دیکھا پر اسکو وہ نظر نا اپنی... اس نے دادی سے بھی نہیں پوچھنا ہی
دادی نے کچھ بتایا... روم میں داخل ہوتے دیکھا پریشا اپنی ہی دوں میں تیار ہو رہی
تھی... اسکو اردھ گرد کا پتہ نہیں تھا... شہریار کے دور نوک کرنے پر وہ ہوش
میں آئی تو جیسے ٹھٹھک گئی... جلدی سے اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھایا اور خود پر لپیٹ
لیا... شہریار کو اسکا اس طرح شرمانا اچھا لگا... اس نے سلام کیا... کیسی ہوں مائی
بی لوڈوائف... اسکو چیرنے کے انداز میں کہا... جواب میں اس نے دانت
پیسے ہوئے کہا و علیکم السلام... دادی کے ساتھ کہی جا رہی ہوں... میرے لیے تو
اتنا تیار نہیں ہوتی ہوں... پاریشا نے کوئی جواب نہیں دیا تو کہا تم سے بات کر رہا
ہوں میڈم... وہ دادی نے آپکو نہیں بتایا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں پریشا نے دھیمے
لہجے میں کہا... نہیں دادی نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا اگر بتایا ہوتا تو تم سے کیوں
پوچھتا... شہریار نے نا علمی ظاہر کرتے ہوئے کہا

وہ آپ فریش ہو کر آئی۔۔ دادی ہی آپکو بتائے گی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔
ارے دادی کیوں بتائے گی تم کیوں نہیں بتا سکتی ہوں۔۔ میں کونسا تمہیں کھا جاؤ
گا شہریار مسکرا کر کہا۔۔ پلیز ضد نہ کریں وہ آپکو بتا دیں گی۔۔ پریشا ہچکچاتے ہوئے
کہنے لگی۔۔ اچا چلو میں دادی سے ہی پوچھ لیتا ہوں۔۔ وہ دادی کے پاس گیا۔۔ تو
انہوں نے شہریار کو بتایا کہ تم دونوں آج ڈنر پر جا رہے ہو۔۔ اچھے سے تیار ہونا
۔۔ شادی کے بعد پہلی دفعہ ڈیٹ پر جا رہے ہوں۔۔ وہ زور سے مسکرا دیا۔۔ اسکو
یہ بات بہت اچھی لگی کہ وہ اور پریشا کیلے ہوں گے۔۔ اسکے دل نے چاہا کہ
آج وہ اسکے چہرے کو اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہے اور وہ بھی بالکل قریب
سے۔۔ کبھی کا بار دل سے کی ہوئی دعا جلدی قبول ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ واپس اپنے روم میں گیا اور کپڑے چینج کر کے باہر آیا۔۔ پریشا ابھی تک تیار
ہونے میں مگن تھی اسنے ابھی تک کپڑے بھی نہیں بدلے تھے۔۔۔۔۔ شہریار جیسے
ہی باہر آیا پریشا کی نظائیں اس پر جم گئی ہر بار کی طرح آج بھی وہ قیامت داڑھ

رہا تھا۔۔ بلیک کلر کافل سوٹ پہنا ہوا تھا۔۔ پریشانے دل میں اس پر نظر سورۃ پڑھ کر پھونک دی... نا جانے کیواسکو لگا کہیں میری ہی نظر نالگ جائے۔

جب پریشا کی نظاریں اپنے اوپر شہریار نے جمی ہوئی دیکھی تو اس نے شرارت سے کہا لڑکی نظر لگاؤ گی کیا... پتہ ہے ہینڈ سم لگ رہا ہوں.. پر تمہیں اگر دیکھنا ہی ہے تو کم سے کم فیل تو نا کرواؤ نا... جس پر اس نے جھٹکا کھا کر منہ دوسری طرف کر دیا.. اور شہریار نے قہقہہ لگایا۔۔ پھر کہا اچھا پلیرز تھوڑا سائیڈ ہو جاو۔۔ میں نے بھی تیار ہونا ہے تم بعد میں جتنی دیر بھی تیار ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔ ویسے بھی تم لڑکیاں بہت ٹائم لگاتی ہوں۔۔ وہ تھوڑا سائیڈ ہو گئی۔۔ شہریار آج پہلی دفعہ جلدی تیار ہو گیا۔۔ ورنہ اسکو جب تک شیشے سے کوئی نہیں ہٹاتا تھا وہ ہلتا نہیں تھا۔۔ شہریار کے جانے کے بعد پریشا پھر سے جدوجہد میں لگ گئی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

شہریار کب سے تیار ہو کر نیچے بیٹھا پریشا کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا... پر وہ ابھی تک نا آئی.. وہ بار بار سیڑیوں کی طرف دیکھ رہا تھا... دادی اسکی بے چینی

دیکھ کر بول پڑھی... شیری میاں آجائے گی تھوڑا بندہ صبر کر لیتا ہے پر تم تو...
انکی بات آدھے میں کاٹ کر شہر یار نے کہا... ارے نہیں یار مجھے بہت بھوک
لگی ہے... اور واپسی پر لیٹ ہو جائے گے اسی لیے سوچ رہا ہوں جلدی نکلے پر وہ
ہماری بیگم صاحبہ کو ہمارا کوئی خیال ہی نہیں... اتنے میں پریشا سیڑیوں سے آرہی
تھی اسکی سینڈل کی ٹک ٹک نے شہر یار اور دادی کا دھیان وہاں کر دیا... وہ اسکو
دیکھا کر آنکھیں جھپکنا بھول گیا... پریشا نے بلیک کلر کی فروک پہن رکھی تھے
اپنے گولڈن براؤن بال کھولے رکھے تھے... دادی نے اسکو دیکھ کر یکدم سے کہا
ماشاء اللہ گڑیا لگ رہی ہے ہماری دلہن... کسی کی نظر نا لگ جائے... انہوں نے
شہر یار کو دیکھ کر کہا لوجی... دلہا تو ابھی سے لٹو ہو گیا... شہر یار اپنے حواس میں
واپس آیا پر بولا کچھ نہیں... اور آنکھیں جھکالی... پریشا کا سیڑیوں سے اتارتے وقت
فروک میں پیر پھنس گیا اور وہی گرنے لگی... شہر یار نے جلدی سے آگے بڑھ کر
اسکا ہاتھ تھام لیا تھا پریشا کی لکھے اور اسکی لکھے ملی تو شہر یار دیکھتا ہے رہ گیا... پریشا
پزل ہو گئے اور جلدی سے اپنے کو شہر یار کے ہاتھوں سے چھڑوا کر دادی کی
طرف بڑھ گئی...

شہریار نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیے، اس کے اندر پیار کی گھنٹیاں بجھ گئی تھی...

پریشا نے دادی کو چلنے کے لیے کہہ رہی تھی کہ آپ بھی ہمہارے ساتھ چلیں
ڈنر پر اکیلے کیسے رہے گی.. پر دادی نے صاف انکار کر دیا... اور وہ دونوں گھر
سے نکل گئے...--

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

گاڑی میں بیٹھتے ہی شہریار کا دل کر رہا تھا خوشی جھومے ناچے... پ
پریشا کی حالت بھی کم نہ تھی.. پوری کار میں اے سی کی ہلکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا
بھی تھی اور ساتھ میں شہریار کی پرفیوم کی خوشبو جو ہمیشہ اس کو اپنے حصار میں
لے لیتی تھی...--

شہریار نے کار میں اسٹیریو آن کیا... سگر کی خوبصورت آواز شہریار اور پریشا
کے دل کا ہال بیان کر رہی تھی...--

Bheegee see aik raat yeh lay aayee kyaa saath yeh

Dharkanein kya hamain kehnaay lagee hain

Khamoshee kay darmyan kya chaahee thee baat yeh

Dharkanein kya hamain yeh kehnaay lagee hain

Na kaho na suno

Khamoshee guftugoo honay lagee hai

Taabeerain lay aaon main tum sapnaay day do mujhay

Aisa kya hai itnaay kyun achay lagtaay ho mujhay

Tum hee jeevan kee aarzoo

Tum hee jeevan kee aarzoo

Na kaho na suno

Khamoshee guftugoo honay lagee hai

Zindagee khuwab main khonay lagee hai

Har aahat pay dharkay dil karwat karwat raat dhalay

Chaaron aor chehra tiara yun sapnon kay deep jalay

Sapnay hain apnay pyar kay

Sapnay hain apnay pyar kay

Na kaho na suno

Khamoshee guftugoo honay lagee hai

♡♡♡♡♡♡♡♡

رات ڈنر کیسار ہا دادی نے شہر یار کے چہکتی ہوئے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔

پریشا کن میں تھے۔ شہر یار نے دادی کا ہاتھ چوم کر کہا بہت اچھا۔ تھینک یو

سوچ...

مطلب انجئے کیا تم دونو... دادی نے خوش ہوتے پوچھا۔۔

شہریار نے کہا اسکا پتہ نہیں پر میں نے بہت انجئے کیا یار شانویو آر بیسٹ..

خیر ہے نا اتنا خوش ہو.. دادی نے شرارت سے پوچھا...

یار شانو تم نے میرا دل خوش کر دیا.. پتہ ہے میں اپنا دل اس پر ہار بیٹھا ہوں

بس اب اظہارِ محبت کرنا ہے کچھ وقت ہے.. سچ بتاؤ گا ہم دونوں کی شادی

کے بعد کوئی ہسبنڈ وائف والا سین نا تھا بلکہ میرے دل میں اسکے لیے کوئی

فیلنگس نا تھی۔۔۔ بلکل پسند نہیں کرتا تھا میں اسے۔۔۔ یقین نہیں اتا۔۔ اپنا دل

اس کو دے بیٹھا ہو۔۔ کیسی نے سچ ہی کہا ہے۔۔ نکاح ایک خوبصورت بندھن

ہے۔۔ اس خوبصورت رشتے سے دو میں خود ہی محبت ہو جاتی ہے۔۔

دادی کے دل بہت خوش ہو گیا اسکی بات سے.. واہ میرے بچے۔۔ بہت دل

خوش ہوا تم نے اس پاک رشتے کو سمجھا۔۔۔ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش

رکھے۔۔ دادی آخر میں دعا بھی دی۔۔

پر یار شنو وہ مجھے سے دور بھاگ رہی ہے۔۔۔ میں کیا کرو۔۔۔ شہر یار نے دکھ
بڑھے لہجے میں کہا تو دادی نے کہا تو اسکو احساس دلاو کے کتنی محبت کرتے ہو اس
سے۔۔۔ خود ہی تمہارے سامنے اظہار کرے گی۔۔۔

سچی دادی پر اسکو کس طرح احساس دلاو۔۔۔ وہ پریشانی سے کہنے لگا۔۔۔

اب یہ تو تمہیں خود کرنا پڑے گا۔۔۔ میرا کام ہو گیا اب تمہارا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں دیکھ لوں گا۔۔۔

وہ خوش ہو کر بولا۔۔۔

دادی نے کہا کل ہاشم والے آرہے تو میں چلی جاؤں گی۔۔۔

اچھا اس نے مجھے نہیں بتایا۔

ہاں مجھ سے کہا کہ شیری کو بتا دینا۔۔۔ دادی نے آرام سے کہہ کر سیب کو منہ

ڈالا۔۔۔

ہاشم والے آگئے تھے اسی لیے دادی اپنے گھر چلی گئی تھی..
پریشا اپنا سامان سمیٹ رہی تھی تاکہ وہ اپنے روم میں شفٹ ہو جائے...
شہریار کا دل اداس ہو گیا اسکو لگ رہا تھا جیسے اسکا دل ابھی نکل آئے گا..
اس نے خود کو سنبھلتے ہوئے پریشا کو کہا..
سنو..

پریشا نے بنا دیکھے اسکو کہا جی...

وہ ہم ایک دو دن میں اسلام آباد میرے گھر ہمیشہ کے لیے چلے گئے.. ایک دو
دن کی بات ہے تم وہاں کیوں جا رہی ہوں یہی رک جاو...

پریشا کا دل وہی تھم گیا کہ شہریار اسکو اپنی فیملی سے ملوائے گا.. شہریار نے تو
کبھی اپنے گھر والوں کے بارے میں بتایا بھی نہیں..

کیا شہریار نے میرے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتایا ہو گا۔ اگر نہیں تو انکا کیا
ری ایکشن ہو گا... وہ کیا کہے گے۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم ہو گئی...

اور شہریار کی دوسری بات پر دھیان نہیں دیا

شہریار اسکا منتظر تھا کہ وہ جواب دے...

جب بہت دیر بھی اس نے جواب نہ دیا تو شہریار نے اس سے دوبارہ پوچھا۔ پریشا

کیا سوچ رہی ہوں...

ہممم ٹھیک ہے۔۔ میں یہی رک جاتی ہوں۔۔

او کے شہریار خوش ہو گیا کہ وہ اس سے دور نہیں جا رہی ہے۔۔۔

اور دل ہی دل میں شکر کر رہا تھا...

پھر اس نے کہا تمہارے پاس دو دن ہے سارا سامان پیک کر لینا۔۔

پریشا نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔

شہریار اس سے اور بھی بتائے کرنا چاہ رہا تھا پروہ جواب دینے کے بجائے گم ہو جاتی تھی۔۔۔ اسی لیے وہ خاموشی سے سو گیا۔۔

اج سنڈے کا دن تھا۔۔ شہریار گھر پر تھا۔۔

صبح کے 11 بج رہے تھے پروہ ابھی تک نہیں اٹھا تھا۔۔۔ پریشا بار بار اسکو دیکھنے آتی کہ وہ جاگ گیا ہو تو اس کے لیے ناشتہ بنا دو۔۔

اب کی بار وہ شدید غصہ میں آئی کے اسکو اٹھا کر رہے گی۔۔۔۔۔ میں یہاں

اسکے لیے خوار ہو رہی ہوں اور وہ آرام سے نیند کے مزے لے رہا ہے۔۔۔

شہریار ابھی اٹھنے کی کر رہا تھا۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کو آہستہ آہستہ کھولا۔۔ تو پریشا کو سامنے پا کر وہ اٹھ کر بیٹھ

گیا۔۔

تمہیں کوئی کام تھا۔۔۔ سوری آج اتنی دیر تک آنکھ لگی پتا نہیں چلا۔۔

شہریار نے شرمندگی سے کہا۔۔

پریشانی دل میں اس کی نکل کی۔۔۔ پتا نہیں چلا اتنی دیر تک آنکھ لگئی نواب
کہی کا۔۔۔ میں جیسے اسکی نوکر ہو صبح سے اٹھی ہوں تاکہ اس نواب کا ناشتہ بناؤ
اور یہ دوہت سو رہا ہے۔۔۔ جیسے نشا کر کے آیا ہو۔۔۔

شہریار نے جواب ناپا کر، پریشا سے کہا۔۔۔ کہاں گم ہو جاتی ہو۔۔۔ میں تم سے کچھ
پوچھ رہا ہو۔۔۔

پریشانی شکل بنا کر کہا۔۔۔ آپ فریش ہو کر آئے میں جب تک آپکا بریک
فاسٹ لیکر آتی ہو۔۔۔

بریک فاسٹ بنانے کی ضرورت نہیں صرف کافی بنا کر لانا۔۔۔ شہریار نرم لہجے میں
بولا۔۔۔

پریشادانت پیستی ہوئی نکل گئی۔۔۔ اور دل میں کہنے لگی کافی کا نشی۔۔۔ ہر وقت
کافی کافی۔۔۔

شہریار کا موڈ خوشگوار ہو گیا۔۔۔ اٹھتے ہی اپنی دشمن جان کے چہرے کا دیدار نصیب
ہو گیا اسے۔۔۔

پریشا کو فی لیکر آئی تو وہ ابھی بھی بیڈ میں پڑا ہوا، موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔
پریشا نے غصے سے کافی کامگ زور سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔ اسکی آواز پر شہریار
کا دھیان پریشا پر گیا۔۔۔

۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ وہ جانے کے لیے مڑی تو شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ
لیا۔۔۔ پریشا دل زور زور سے دھڑکنے لگا جیسے ابھی نکل آئے گا۔۔۔ ساتھ ساتھ
سانس بھی تیز چلنے لگی۔۔۔۔

تھوڑی دیر تو وہ سمجھ نہیں پائی کہ ہو کیا رہا ہے۔ پر جلدی ہی شہریار کی طرف
چہرہ کر کے اپنی بلی جیسی تیز آنکھوں سے اس کو گھورے سے نوازا۔۔۔
شہریار کی جان ہلک میں اگئی۔۔۔ اس نے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا دیا۔۔۔

اور اٹک اٹک کر بولا وہ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آج شاپنگ پر چلے گے۔۔۔
مجھے شاپنگ کی ضرورت نہیں آپ چلے جائیے گا۔۔۔ پریشا نے اپنے آپ پر قابو
پاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے اسلام آباد جا رہے ہیں۔۔ مجھے سب کے لیے گفٹس بھی لینے ہیں۔۔ اور
تم اپنے لیے کپڑے اور ضرورت کا سامان لے لینا۔۔ ویسے بھی تمہارے پاس
زیادہ کپڑے نہیں۔۔ پریشا کچھ بولنے لگی پر اس نے جلدی اسکو خاموش کر دیا۔۔
اوپلیز اب نامت کرنا۔۔ ہم جلدی نکلے گے۔۔ پہلے میں آفس سے اپنے کچھ
فائلز اور سامان لوں گا۔۔ پھر شاپنگ پر چلے گے۔۔ رات کا کھانا بھی باہر کھا
گے۔۔ یہ کہہ کر وہ چپ ہو گیا اور اپنی کافی پینے لگا۔۔

پریشا جانے لگی تو اسنے پھر سے کہا۔۔

اپنا وہ ریڈ ڈریس پہننا جو پرسوں تم نے پہنا تھا۔۔ اور تھوڑا اچھا سا تیار
ہونا۔۔۔۔۔ پریشا نے ناگواری سے اسکو دیکھا تو شہریار نے کہا۔۔ آج آفس والوں
سے تم کو انٹر وڈیوس کرواؤں گا۔۔ شہریار عالمگیر کی بیوی ہو۔۔ سمپل جاو گی تو
کیا کہے گے کہ خود کتنا بن ٹھن کے گھومتا ہے اور بیوی کو کچھ نہیں دیتا۔۔ یونو
پیپلز۔۔۔

پریشا چلی گئی تو۔۔ شہریار کی جان میں جان آئی۔۔ شکر اللہ نے بچا لیا۔۔ ورنہ رکھ کر دیتی۔۔۔

پریشا میں کیوں اس سے ڈر رہا ہو۔۔ ساری آفس مجھے سے لرزتی ہے اور میں اپنی بیوی سے ڈر رہا ہو۔۔۔

کچھ غلط تو نہیں کیا میں نے بیوی ہے وہ میری۔۔

وہ کافی پیٹے ہوئے سوچ کر شکل بھی ساتھ میں بنا رہا تھا۔۔

وہاں پریشا کو جھٹکا لگا۔۔ کہ تاڑو کہی کا۔۔ پرسوں والا ریڈ ڈریس پہننا۔۔ مجھے لگا

وہ دیکھتا تک نہیں ہے پر اس نے تو دن بھی تاڑ رکھا ہے کہ کس دن پہننا

تھا۔۔۔۔۔ پریشا کو اسکو شہریار عالمگیر کی بیوی کہنا اچھا لگا۔۔۔ پر یہ بات اسنے خود

سے بھی چھاپالی۔۔۔

پریشا اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے سکھاتی ہوئی واشروم سے بھر نکل رہی تھی اور

شہریار باتھ روم میں جا رہا تھا۔۔ دونوں کا آپس میں زوردار ٹکراؤ ہو گیا۔۔۔ پریشا

تو ہل کر رہ گئی شہریار کے مضبوط جسم اسکے سر پر ایسے لگا جیسے وہ کیسی لوہے سے
ٹکرا گئی ہو۔۔۔

پریشا کے ہاتھ سے ٹولیاں چھوٹ گیا اور وہ سر پکڑ کر شہریار کو خالی نظروں سے
دیکھنے لگی۔۔۔

چوٹ پریشا کو لگی پر دل شہریار کا دکھا۔۔۔

اس نے جلدی سے پریشا کے دونوں ہاتھ اپنے میں مضبوط ہاتھوں میں پکڑے اور
جلدی سے اسکو بیڈ پر بیٹھا کر اسکا سر دیکھنے لگا۔۔۔ زیادہ لگ گئی کیا۔۔۔ سوری مجھے
پتا نہیں تھا کہ تم واشروم میں ہو۔۔۔ اسکی آواز میں درد آگیا۔۔۔ جس کو سن کر
پریشا نے اسکو جلدی سے کہا۔۔۔ پریشانی کی بات نہیں زیادہ نہیں لگا ٹھیک ہو میں
آپ نکالے۔۔۔

پکانا۔۔۔ شہریار نے پھر سے پوچھا۔۔۔ جی۔۔۔ اس نے آہستہ سے کہا تو وہ تھوڑی
دیر اسکو تنکے لگا۔۔۔ پریشا اپنی آنکھیں جھکالی تھی۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر اسکے
بلکل قریب آگیا۔۔۔ پریشا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔ پریشا نے اپنی

آنکھیں اوپر کر کے اسکو دیکھا تو شہریار نے اسکے گیلے بالوں کو ہستہ سے کان کے پیچھے کیا۔۔ اور اسکے کان کے قریب ہو کر کہا۔۔۔۔۔ پلیز میرے لیے اپنی پسند کی کوئی بھی شرٹ نکل کر رکھنا۔۔۔ پریشائیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر چلی گئی۔۔۔ شہریار اسکی حالت دیکھ کر مسکرا دیا۔۔ اور سٹی بجاتے ہوئے واشروم چلا گیا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پریشا کو تیار ہوتے ہوئے بیچ میں یاد آیا کہ شہریار کے لیے شرٹ نکالنی ہے۔۔۔ تو وہ ڈریسنگ روم میں اسکی شرٹ نکلنے کے لیے گئی تو باتھ روم سے زور زور سے آوازیں آرہی تھیں پہلے تو وہ پریشان ہو گئی کہ پتا نہیں کیا ہے۔۔ جب کان لگا کر سننے کی کوشش کی تو وہ شہریار کی آواز تھی جو زور زور سے گانے گا رہا تھا۔۔۔

پہلی پہلی بار محبت کی ہے

کچھ نہ سمجھ میں آئے میں کیا کرو

عشق نے ایسی حالت کی ہے کچھ نہ سمجھ میں آئے میں کیا کرو۔۔۔

پریشا شکل بیگھارتے ہوئے بولی پاگل۔۔۔

شہریار کی شرٹ نکل کر وہ باہر پھر سے تیار ہونے میں لگ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر میں شہریار شاہ لیکر نکلا تو دیکھتی رہ گئی وائٹ کلر کی شرٹ اور بلو جینز

میں بہت ہی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔ ہر بار کی طرح آج بھی وہ اسکے دل کی

دھڑکن کو بگاڑ رہا تھا۔۔۔

پریشا نے جلدی سے اپنی آنکھیں اس سے موڑ لی۔۔۔ اور پھر سے تیار ہونے میں

لگ گئی۔۔۔

شہریار اپنی استخینو کو تھوکنیوں تک فولڈ کرتا ہونا اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔ پریشا

اسکے اس طرح کھڑے ہونے پر پزل ہو رہی تھی۔۔۔

شہریار کی نظریں اپنی استخینو پر تھی جیسے ہی اس نے اپنی نظریں اوپر کی پریشا کو

ہر بار کی طرح آج بھی دیکھتا رہ گیا۔۔۔ وہ دن بہ دن اسکے دل میں اتر رہی

تھی۔۔۔

پریشا نے کہا پہلے آپ تیار ہو جائے پھر میں ہو جاؤ گی۔۔۔

اُمم نہیں۔۔۔ ساتھ ساتھ تیار ہوتے ہے ٹائم نہیں۔۔۔ دیر ہو جائے گی۔۔۔

شہریار بال بناتے ہوئے بولا۔۔۔

پریشا اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔ اور سوچ میں پڑھ گئی کہ اسکے سامنے تیار ہونا

مشکل ہو جائے گا۔۔۔ کیسے کروں۔۔۔

شہریار نے اسکی حالت خوب جانچ لی اور بولا۔۔۔

جلدی کرو پلینز ٹائم نہیں۔۔۔ دیر ہو جائے گی۔۔۔

وہ تیار ہونے لگی تو شہریار اسکو اپنی بازوؤں کو باندھ کر صرف دیکھتا رہا۔۔۔ اسکی خوشی اور پیار اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی شکل میں نظر آرہے تھے۔۔۔ جس

کو اسنے اپنے ہاتھ سے چھاپا رکھا تھا۔۔۔

پریشا اسکو صاف اگنور کر رہی تھی۔۔۔

شہریار اپنی واج لینے لگا تو پیچھے سے پریشا کو شہریار کا دکا لگا وہ گھبرا گئی تو شہریار نے آہستہ سے اسکے کان میں کہا اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اسی ہی رہا کرو اچھی لگتی ہو۔۔۔

پریشا کی آنکھیں پھٹ گئی وہ شہریار کو آئینے سے دیکھنے لگی تو شہریار اپنی واج پہننے میں مصروف تھا اور آئینے کی دوسری طرف دیکھ کر اپنے آپ کو سیٹ کرنے لگا۔۔۔ پریشا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر پسینے کو صاف کیا۔۔۔ ای سی میں بھی اسکو پسینے آ رہے تھے۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنے بال باندھے تاکہ وہ جلدی سے شہریار سے بچ کر نکلے۔۔۔ پر شہریار نے اس کی کیٹ کیلپ نکل کر اسکے بال کھولے چھوڑ دیے۔۔۔ وہ پوچھنے لگی پر شہریار نے کہا کھلے بالوں میں اچھی لگتی ہو۔۔۔ انکو اسے ہی رہنے دیا کرو۔۔۔

پریشا کو جھٹکوں پر جھٹکے لگ رہے تھے۔۔ وہ شہریار کے بدلتے رویے سے بہت پریشان ہوں رہی تھی کہ آخر یہ سب کوئی خواب ہے یا سچ میں کوئی حقیقت۔۔۔
ورنہ وہ تو اسے نفرت کرتا تھا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ آفیس پہنچے تو سب نے انکا بہت اچھا سا ویلم کیا۔۔۔
سب لوگ بہت تعارف کر رہے تھے ان دونوں کی جوڑی کو دیکھ کر آفیس کی ورکنگ لیڈرز کے منہ سے صرف یہی نکل رہا تھا۔۔۔ پرفیکٹ کیل۔۔۔
بہت پیاری جوڑی ہے۔۔۔

جیتنے سر خوبصورت ہے اتنی ہی انکی بیوی خوبصورت ہے۔۔

شہریار نے پریشا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسکو اپنے ساتھ اپنی آفیس لے گیا۔۔۔ پریشا صرف دیکھتی رہی پر کچھ بولی نہیں۔۔۔

شہریار اسے اپنے آفیس روم لیکر آیا اور خوشی خوشی اسکو بتا رہا تھا۔۔۔

یے ہے میرا آفیس کی چھوٹی سی بیرانچ لاہور میں۔۔۔۔ مین برانچ اسلام آباد میں
ہے۔۔۔ سال میں ایک آدھ بار یہاں چکر لگاتا۔۔۔

دیکھو کیسا ہے۔۔۔؟

شہریار نے پریشا کو اپنی بوس والی سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شہریار کی خوشی کا کوئی ٹھکانا تھا۔۔۔ وہ دنیا جہان کی خوشیاں پریشا کے قدموں
میں رکھا دینا چاہتا تھا۔۔۔

پریشا صرف اسکے بدلتے روایے کو غور کر رہی تھی۔۔۔

وہ پریشا سے کچھ کہنے لگا۔۔۔ پردروازے پر کسی نے ناک کیا۔۔۔ تو شہریار کرسی کے
پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔ جس پر پریشا بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اور آہستہ لہجے میں بولا۔۔۔

...Yes come in

آئے مسٹر جمشید۔۔۔

اپنے آفیس کے مینیجر کو دیکھ کر شہریار نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔

پریشان سے ملوے مسٹر جمشید ہے۔۔ ہماری آفیس کے مینیجر۔۔۔

پریشان نے آہستہ سے انکو سلام کیا۔۔ اور اپنی کرسی سے اٹھنے لگی۔۔۔

شہریار نے جلدی سے پوچھا۔۔ کہا جا رہی ہو۔۔۔

وہ اپ اپنی کرسی پر بیٹھے آپ باس ہے۔۔ میں وہاں صوفے پر بیٹھ جاتی ہو۔۔۔

پریشان نرم انداز بولی۔۔۔

شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اسی کرسی بیٹھایا اور مسٹر جمشید سے

مخاطب ہوتے بولا۔۔۔

جمشید تم کو کوئی مسئلہ ہے۔۔ اگر میری بیوی میری کرسی پر

بیٹھے؟۔۔۔ جمشید نے کہا نہیں بالکل نہیں جی۔۔۔

بس پھر۔۔ اور ویسے بھی باس کی باس تو انکی بیوی ہوتی ہے نا۔۔۔

بلکل صحیح کہا اپنے جمشید نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو شہریار بھی ہنس دیا۔۔۔

ویسے سر آج سے پہلے آپکو اتنا خوش نہیں دیکھا۔۔۔ لگتا ہے بھابھی کے آنے کا اثر ہے۔۔۔

شہریار ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

تو جمشید نے کہا۔۔۔ ہمیشہ خوش رہے اللہ آپ دونوں کی جوڑی کو ہمیشہ سلامت

رکھے۔۔۔

آمین۔۔۔ شہریار کے دل سے نکلا۔۔۔

اچھا سر پہلی بار بھابھی آفیس آئی ہے۔۔۔ اور آپ بھی اسلام آباد جا رہے

ہے۔۔۔ اسی لیے آج کالنج آپ ہمارے ساتھ کرے گے پوری آفیس والوں کی

طرف سے۔۔۔ جمشید نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو شہر یار نے کہا۔۔۔ یار اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ اگلی بار آئے گے تو ضرور کرے گے۔۔۔ کیو مسز شہر یار۔۔۔ اس نے پریشا کو مخاطب ہوتے پوچھا۔۔۔
پریشا جو کب سے خاموش تھی اس بات پر ہلکا سا مسکرا کر شہر یار کی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

جشنید بھی جیسے ڈٹ ہوا تھا اور بولا میں کیسی کی نہیں سنو گا۔۔۔ آج تک سر اپنے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہے آج ایک اور کردے اور ہم سب کی ریکویسٹ اکیپٹ کر لے۔۔۔ ہم سب کو بہت خوشی ہوگی باہر سب آپکے جواب کے منتظر ہے۔۔۔۔۔ اور جہاں تک دوبارہ آنے کی بات ہے۔۔۔ آپ ہر روز آئے ہم ہر روز آپکی خدمت میں حاضر ہونگے۔۔۔ جیتنے اپنے ہم پر احسان کیے ہے۔۔۔ اسکے بدلے تو ہم جتنا بھی کر لے کم ہے۔۔۔

انیندا اساکہانا تو دانت توڑ دوں گا۔۔۔ ہر بار یہ کہہ کر تم مجھے شرمندہ کرتے ہو اور غصہ دلاتے ہو۔۔۔ میرا کوئی احسان نہیں جو کچھ بھی ہے سب تم لوگوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔۔۔ شہر یار تپ کر بولا۔۔۔

سوری سر پلیز ناراض مت ہوئے۔۔

اج آپکے لیے کچھ کرنے کا دن آیا ہے تو اسی لیے یہ موقع گوا نہیں سکتا۔۔
آپ دونوں کو ہر صورت میں منانا پڑے گا۔۔ ورنہ باہر سب مجھے گالیاں دے
گے۔۔

بھا بھی آپ ہی سمجائیے سر کو۔۔

آپ ان کے دل کی باس ہے آپ کو منع نہیں کرے گے۔۔

پریشا نے حیرت سے جمشید کو دیکھا۔۔ اور شہریار مسکرا رہا تھا۔۔ اور سوچ رہا تھا
اب تو مجھ سے خود بات کرے گی۔۔

پریشا نے کہا میں کیسے کہہ سکتی ہوں انکی اپنی مرضی ہے۔۔۔

شہریار نے جمشید سے کہا۔۔ یار اگر تیری بھا بھی نے مجھ سے کہا کہ رک جاو تو
میں روک جاؤنگا۔۔۔

جمشید کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ اس نے پریشا سے کہا بس بھا بھی
ابھی تو سر بھی کہہ رہے ہے آپ کہے ناسر کو۔۔۔

جمشید نے التجا بھری نظروں سے پریشا کو کہا۔۔۔

شہریار نے جلدی سے دوسرے طرف کی کرسی کھینچ کر پریشا آگے رکھی اور اس
پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور پریشا سے بولا۔۔۔

چلیں مسز شہریار کیا وقتسٹ ہے۔۔۔ بندہ حاضر ہے۔۔۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔۔۔ اور اپنی ایک آبرو اوپر کر کے ہوا تھا اور ساتھ میں ہلکا مسکرا بھی
رہا تھا۔۔۔

پریشا نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھری اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا
کہوں۔۔۔۔۔ پریشانی میں وہ اپنے ہاتھ بھی مروڑ رہی تھی۔۔۔

شہریار اسکی حالت پر اپنی ہنسی کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

جمشید ان دونوں کی کیمسٹری دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پریشا جب بہت دیر نا بولی تو شہر یار نے ناراض ہونے کا ڈرامہ کر کے کہا۔۔۔ اگر
کچھ نہیں کہنا تو چلے۔۔۔

جمشید نے کہا پلیز بھابھی کچھ کہے نا۔۔

پریشا نے جمشید کی اتری شکل دیکھ کر شہر یار سے کہا۔۔

سے۔۔۔۔

شہر یار کا منہ دوسری طرف تھا اس نے جلدی سے چہرہ پریشا کی طرف کیا اور بولا

جی بیگم۔۔۔ حکم کرے۔۔۔

پریشا کا دل زور سے دھڑکا۔۔ وہ لگ بھی بہت ہینڈ سم رہا تھا۔۔۔

وہ بے اتنا کہہ رہے ہے تو پلیز رک جائیے نا۔۔۔

او کے جو آپکا حکم۔۔۔

جاو جمشید کیا یاد کرو گے لہجہ تم لوگوں کی طرف تیاری کرو۔۔۔۔۔ میں اپنی بیوی

کی بات کبھی ٹال نہیں سکتا

جمشید نے کہا شکر یا سر آپکا اور بھابھی آپکا بھی۔۔۔

ارے پاگل جا۔۔۔ شکر یہ کے سکے۔۔۔ شہر یار نے اسے نرمی سے کہا۔۔۔

وہ جانے لگا تو شہر یار نے کہا جمشید پلیز جلدی سے وہ فائل لیکر اوتا کے میں وہ

چیک کر لو۔۔۔ لہجہ کر کے ہم نکل جائے گے۔۔۔

او کے سر۔۔۔ کہتا وہ نکل گیا۔۔۔

شہر یار پریشاکی نظروں سے بچنے کے لیے۔۔۔ جھوٹ موٹھ کا موبائل میں لگ

گیا۔۔۔ کہی وہ اس سے لڑنے نا بیٹھ جائے۔۔۔ شہر یار نے آج ہمت بھی اتنی

دکھائی تھی۔۔۔ صبح سے بھر پور رو مینس کر رہا تھا۔۔۔ اسکو ڈر بھی لگ رہا تھا کے

کہی سب کے سامنے سر نا پھوڑ دے۔۔۔ سچ میں میری باس ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جمشید دوبارہ آیا۔۔۔ ان دونوں کو لہجہ دینے کے لیے۔۔۔ تو شہر یار

نے کہا۔۔۔ یار شرمندہ نا کر۔۔۔ تم لوگوں نے لہجہ کیا ہے تو تم لوگوں کے ساتھ مل

کر کرے گے نا۔۔۔ اب ہم اندرا کیلے میں کرے تو کیا فائدہ۔۔۔ پریشا نے بھی

اسکی بات پر اتفاق کیا۔۔۔ تو اسنے جلادی سے آفس کی کینٹین میں پریشا اور

شہریار کے لیے ٹیبل لگوا دی۔۔۔ سب کی ٹیبل ملا کر رکھی تھی باقی شہریار اور پریشا کے لیے اسپیشل ٹیبل لگوائی تھی۔۔۔ جس پر شہریار نے کہا۔۔۔ سب کرسیاں ساتھ میں لگاؤ ہم دونوں کو کیوں الگ کیا ہے۔۔۔ تو انھوں نے خوشی خوشی اس کا کہنا مان لیا۔۔۔ کیونکہ شہریار اپنی بات صرف ایک دفعا کرتا اور نامانی جاتی تو سب کا برا حال ہوتا تھا۔۔۔ اسی لیے بنا سوال جواب کیے وہ سب کچھ وہی کر رہے تھے جو شہریار آرڈر کر رہا تھا۔۔۔

سب شہریار کے بدلتے رویے سے بہت حیران تھے۔۔۔ ورنہ وہ تو ہر وقت ان پر رعب جاڑھتا تھا۔۔۔ کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی اسکے سامنے بولنے کی۔۔۔ لڑکیاں تو اس سے سو میل دور رہتی تھی کہ کہیں کسی بات پر غصہ میں کچھ کر ہی نادے

۔۔۔ جب سب ساتھ بیٹھے تو ان میں سے ایک لڑکی نے پریشا سے کہا۔۔۔

میڈم اپنے تو سر کے سارے نخرے اور غصے کو نکل دیا ہے۔۔۔۔۔

ورنہ انکو سنبھالنا مشکل ترین کام تھا۔۔۔ مان گئے اپکو۔۔۔ کاش آپ پہلے آجاتی انکی زندگی میں۔۔۔

جس پر شہریار نے غصے سے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں بڑی کر دی۔۔۔ اور اٹک اٹک کر کہا سوری سر خوشی میں منہ سے نکل گیا۔۔۔ شہریار نے بے سخت قہقہہ لگایا تو سب پریشان ہو گئے کہ کیا ہو گیا۔۔۔

شہریار نے کہا چلو جی شکایتوں کا سلسلہ شروع گیا باس کی بیوی کے ساتھ صحیح ہے بھائی پارٹی بدل لی۔۔۔

تو سب ہنس دیے۔۔۔

اور ویسے بھی باس کی شکایت اسکے باس سے کرتے ہے۔۔۔ پہلے تو باس کا باس نہیں تھا اب اگیا ہے۔۔۔ اسی لیے اب جی بھر کے شکایتوں کے انبار لگا دینا۔۔۔ کیونکہ اب تمہارا باس اپنے باس سے ڈرتا ہے۔۔۔ شہریار نے پھر سے کہا۔۔۔ تو سب نے مل کر پھر سے قہقہہ لگا۔۔۔

شہریار نے پیار بھری نظروں سے پریشا کو دیکھا۔۔ جس پر ناگواری صاف ظاہر تھی جس کو وہ جانتا تھا کہ یہی ہوگی۔۔۔ پریشا نے اسکو آنکھیں دکھائی تو وہ پھر سے قہقہہ لگائے بنا ناراہ سکا۔۔۔

شہریار آج سب میل امپلائز کے ساتھ پہلی بار فری ہو کر باتیں کرتا تھا۔۔ اور پریشا کو فیمیل امپلائز کے ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ سب لڑکیاں اسکو گھرے ہوئی تھیں۔۔۔ اور اس سے سوال جواب کر رہی تھیں۔۔ اور یہ بھی بتا رہی تھیں کہ شہریار نے انکی بہت مدد کی ہے۔۔ ان سب کو اپنے کمپنی میں جاب دی جب کہ ان لوگوں کو کہیں بھی جاب نہیں مل رہی تھی۔

وہ سب شہریار کی بہت تعریف کر رہی تھی دل کے بہت اچھے ہے۔۔۔ بہت خیال رکھتے ہے۔۔۔

پر کبھی ظاہر نہیں کرتے۔۔۔ صرف ظاہری غصہ ہے۔۔۔ اور بھی زیادہ اسکی تعارف کے قصے بیان کر رہی تھی۔۔۔

اس نے شہریار کی طرف دیکھا تو۔۔ شہریار کی نظریں بھی اس پر پڑ ہی وہ۔ دونوں
ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔ شہریار نے مسکرا کر پریشا کو آنکھ ماری تو وہ وہ
ٹھٹک کر رہ گئی اور جلدی سے اپنی آنکھیں نیچے کر دی۔۔
شہریار سر ہلا کر مسکرا نے لگا۔۔

پریشا نے پھر سے شہریار کو دیکھا تو وہ ابھی بھی اپنی آنکھیں اس پر جما بیٹھا
تھا۔۔

پریشا نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔ اور انگلیوں کے بیچ میں سے اس کو دیکھنے
لگی۔۔ وہ ابھی بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔
پریشا نے دل میں کہا تاڑو کتنا تاڑے گا۔۔

شہریار نے اپنے آفیس کے سارے کام نپٹا دیے اور سب سے اجازت لی کے پھر
ملاقات ہو گی۔۔

اج ساری آفس والوں کی خوشی ڈبل ہو گئی تھی شہریار کے رویے سے۔۔ اور
ساتھ ہی

شہریار نے ان پر ایک اور عنایت کر دی تھی آن سب کو بونس سلری بھی دلوا دی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

شہریار نے بہت ساری شاپنگ کر لی پریشا اسکو دیکھ رہی تھی پتا نہیں کس کس کے لیے گفٹس لے رہا تھا اور ساتھ میں پیک بھی کروتا جا رہا تھا۔۔

اب پریشا کی باری تھی وہ اسکو بہت فورس کر رہا تھا کہ لے لو۔۔ پر وہ کسی چیز کو دیکھتی تک نہیں۔۔ اس لیے شہریار نے اپنی پسند کی ساری چیزیں اس کے لیے لی۔۔ اور شاپنگ بیگس کے ڈھیر لگا دیا۔۔ اور سارے بیگس خود ہی اٹھائے ہوئے تھے۔۔ پریشا نے لینے کے لیے ہاتھ بڑھیا پر اس نے صاف انکار کر دیا کہ میں ہونا تم آرام سے چلو۔۔ میرے دل کی شہزادی اس نے اتنے آہستہ سے کہا کہ پریشا کے کانوں تک نا پہنچا۔۔

واپسی پر دونوں نے ایک اچھے سے ریسٹورنٹ میں ڈنر بھی کیا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

یار میں کیا کرو تو ہی بتا۔۔۔ انکے بھائی فل حال تم تو ناراض ناہوں۔۔۔ پہلے ہی
یے سوچ سوچ کر مجھے ہول آٹھ رہے ہیں۔۔۔ کہ سب کا کیا ریکشن ہو گا۔۔۔
بہت جلدی میں نکاح ہو گیا مجھے خود بھی پتا نہیں چلا۔۔۔

اب اتنے دن سب سے چھپا رکھا ہے آخر کب تک چھپاؤں گا۔۔۔
کبھی نا کبھی تو بتانا پڑے گا۔۔۔

پہلی بار سب کے لیے گفتگو لی ہے تاکہ ان سے شاید کوئی کام بن جائے۔۔۔

شہریار گارڈن میں کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا پریشا اسکے لیے اسکا نشا کافی
لیکرائی تھی تو اس نے سب باتیں سن لی اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف
بھاگی۔۔۔

پہلے ہی اسکو شہریار کی فیملی کا سوچ کے خوف آ رہا تھا کہ ایا انکو پتا ہے یا نہیں۔۔۔

پر اب تو پکا ہو گیا کے انکو نہیں پتا۔۔۔ شہریار خود ڈر رہا ہے تو پتا نہیں اسکی فیملی
کتنی اسٹرکٹ ہو گی۔۔

فون بند کر کے جب وہ کمرے میں آیا تو

پریشا کو سوتا پا کر اسنے کافی کاگ لیا اور لائٹس آف کر کے سٹڈی روم میں بیٹھ کر
کام کرنے لگا۔۔۔۔۔ پریشا سوئی نہیں تھی بلکہ صرف شہریار کے وجہ سے ڈراما
کر رہی تھی۔۔۔۔۔ ابھی بھی اسکو وہی ٹینشن ستا رہی تھی آخر ہو گا کیا۔۔۔

♡♡♡♡♡

ناشتہ پر شہریار نے پریشا سے پوچھا کیا تمہاری تیاری پوری ہو گئی۔۔۔

زیادہ تر ہو گئی ہے۔۔۔ باقی تھوڑی بہت رہتی ہے وہ کر لو گی۔۔۔

او کے کوئی مسئلہ نہیں آرام سے کر لو آج کا پورا دن ہے تمہارے پاس۔۔ کل
صبح ہی ہم یہاں سے نکل جائے گے تیار رہنا۔

پریشا کا دل ڈوب رہا تھا۔ وہ کچھ پوچھنا چاہتی تھی پر اس کا سوال منہ میں ہی رہ
گیا۔۔۔

شہر یار نے کافی کاسپ لیتے ہوئے کہا۔۔ وہ اصل بات تو پوچھنا ہی بھول گیا۔۔
پریشا نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

تم کار میں سفر کر لو گی ورنہ میں جہاز کی ٹیکسٹس کروالو۔۔
مجھے کوئی مسئلہ نہیں تم صحیح بتانا جس میں تم کفر ٹیبل رہو۔۔
پریشا نے بالکل دھیمی آواز میں کہا۔۔ جیسے آپ کی مرضی۔۔

شہر یار جو کب سے سنجیدہ طریقے سے بات کر رہا تھا۔۔

یکدم اس پر شرارت تاری ہو گئی۔۔۔

کیا کہا تم نے میں نے سنا نہیں

پریشانے پھر سے کہا جیسے آپکی مرضی مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔

شہریار نے تین بار پھر سے پوچھا۔۔ ہر بار وہ وہی جواب دیتی۔۔۔

شہریار نے پھر سے اس سے پوچھا تو وہ پھر سے اسکو جواب دینے لگی تھی پر اس

نے شہریار کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ دیکھ کر وہ رونے والی

ہو گئی۔۔۔

شہریار اسکے بدلتے رویے سے پریشان ہو گیا۔۔ so sorry i was just

...kidding with you....t میرا کوئی مقصد نہیں تھا تمہیں ہرٹ کرنے کا۔۔

اصل میں

صبح سے تم نے رونے والی شکل بنائی ہوئی تھی تو میں نے سوچا تھوڑا تنگ کرو تم

کو شاید تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے پر تم تو زیادہ اداس ہو گئی۔۔۔۔۔ طبیعت تو

ٹھیک ہے نا۔۔ ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔ یا کوئی اور پریشانی ہے۔۔۔

وہ بہت نرم لہجے میں بول رہا تھا۔۔ پریشاکی آنکھوں سے آنسو نکل ائے۔۔

وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔۔۔

پلیز پری بتاؤ کیا ہوتا ہے۔۔ کوئی چیز پریشان کر رہی ہے کیا۔۔ پلیز بتاؤ میں ہونا
تمہارے ساتھ۔۔۔

پریشانے سر ہلا کر نامیں جواب دیا۔۔۔

پھر ایسے کیسے رو رہی ہو۔۔۔

آخری کوئی توجہ ہوگی۔۔۔

اس نے اپنے مضبوط میں پریشا کے نرم ہاتھ پکڑ لیے۔۔ جو کانپ رہے تھے۔۔

بابا یاد آرہے ہیں۔۔ شہر یار نے آہستہ سے پوچھا۔۔ پریشانے اپنی آنکھیں اوپر

کر کے اسکو دیکھا تو شہر یار کی آنکھوں میں بھی کوئی غم نظر آرہا تھا۔۔۔

پریشانے ہاں میں سر ہلا کر جواب دیا۔۔ وہ اس سے اپنی پریشانی نہیں بیان کرپا

رہی تھی۔۔۔

شہر یار نے کہا۔۔ پلیز رومت اگر تمہارے بابا اس طرح تمہیں دیکھتے تو کیا مجھ

سے لڑتے اور کہتے۔۔ آئے شیر کے بچے میری بیٹی کو کیوں رولا رہے ہو۔۔۔

وہ ناک چڑھا کر بول رہا تھا۔۔ ساتھ میں انگلی سے بھی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔

میں کیا کہتا۔۔۔ سر میں نے تو آپکی بیٹی سے تھوڑا سا مذاق کیا تھا یہ رو پڑ ہے گی

مجھے معلوم نہ تھا۔۔ اب وہ ہاتھ جوڑ کر ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

پریشاکی ہنسی نکل گئی۔۔

شہریار اسکے مسکرانے پر جی اٹھا اس کو جیسے ہنسنے کی وجہ مل گئی۔۔۔

شہریار نے نرمی سے اسکے آنسو صاف کیے اور ناک کو کھینچتے ہوئے بولا۔۔ اور پھر

سے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

اچھا شام کو تیار رہنا میری نئی نویلی دو لہن شنوڈار لنگ سے مل کر آنا ہے۔۔ ورنہ

وہ پھر سے ناراض ہو جائے گی۔۔

کے مجھ سے ملے بغیر چلے گئے۔۔۔

وہ کہہ رہا۔۔ پریشا اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی وہ اسکے بالکل قریب تھا۔۔
شہریار بھی اسکی آنکھوں میں گم گیا۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہی شہریار نے
پریشا کے ہاتھوں کو اوپر کر کے بوسا دیا۔۔ پھر

پریشا کے سر پہ بوسا دینے لگا تھا پر پریشا اپنے ہاتھ اسکی مضبوط گرفت سے
چھوڑتی ہوئی نکل گئی۔۔۔

شہریار نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں سکھتی سے بند کر دی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

اج شہریار نے مالی کو بلوایا تھا۔۔ سارے پودوں کی اتروانے کے لیے۔۔ اسکو
آفیس بھی نہیں جانا تھا اور کل وہ اسلام آباد کے لیے نکل رہے تھے اسی لیے
اب پتا نہیں کب چکر لگتا تو بس اس نے یہی سوچا خامخا پودے خراب ہو جائے
گے اس سے اچھا انکو کسی کو دے دیا جائے۔۔

وہ ہر بار آتا تو یہی کرتا تھا۔۔۔ پریشا اوپر کھڑکی سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہریار کی آنکھوں میں آج اس نے جو دیکھا تھا اپنے لیے وہ اسکو بہت بچیں کر رہا تھا۔۔۔ ساتھی ہی اسکی آنکھوں میں پہلے جیسی شرارت نہیں تھی۔۔۔ بہت درد تھا۔۔۔ ان آنکھوں میں۔۔۔

بار بار اس حقیقت کو وہ جھٹلا رہی تھی جو شہریار کی آنکھوں میں اس نے اپنے لیے دیکھا۔۔۔ پر شہریار کی دارک برائون کلر کی آنکھیں اسکے سامنے بار بار آرہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

شہریار جب روم میں آیا تو پورے کمرے میں اے سی کی ٹھنڈی ہوا میں پریشاکی پر فیوم کی ہلکی سی مہک تھی۔

پریشاڈرینگ روم سے بال بناتے ہوئے نکل رہی تھی شہریار کو دیکھ کر اپنے ڈوپٹے کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ اس نے وہی ڈریس پہنا تھا جو شہریار نے اسکے لیے خاص طور پر لیا تھا۔۔۔۔۔ وائٹ کلر کی لانگ شرٹ جس پر ہلکا سا گولڈن کلر کا کام کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ پجامہ کے ساتھ۔۔۔

جب ادھر ادھر دیکھنے پر بھی اسکو دوپٹ ناملا تو اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا۔۔

شہریار کو اسکی ہر ادافدا کر رہی تھی۔۔

اس نے ڈوپٹائیڈ پر پڑ ہادیکھا تو جلدی سے اٹھا کر پریشا کی طرف بڑھا۔۔

اور پیچھے سے اس پر لپیٹ دیا ساتھ ہی پریشا کو اپنی بانہوں کی مضبوط گرفت سے پکڑ لیا۔۔ وہ گھبرا گئی اور اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔ شہریار تھوڑی دیر تک اسکو

اسی طرح پکڑ کے رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسکو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اکیلی نہیں شہریار کا مضبوط سہارا اسکے پاس ہے۔۔

شہریار نے اپنا گال اسکے گال پر رکھا۔۔ اور اپنی آنکھیں بند کر کے اسکو محسوس کرنے لگا۔۔ پھر آہستہ سے بولا۔۔۔ پری۔۔۔

پریشا لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اور بولی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ شہریار کی آواز اسکے اندر رس گھول گئی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔

شہریار یے کہہ کر ہاتھ روم چلا گیا اور پریشا وہی رک گئی۔۔۔ بہت دیر بعد وہ اپنے حواسوں میں آئی تو شہریار کے لفظ بار بار اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔ آئینے میں خود کو دیکھ کر وہ مسکرا نے لگی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

شہریار ہاتھ روم سے نکلا تو پریشا نے وائٹ پیجامہ شرٹ پر گولڈن ہلکے سے جھمکے پھنے تھے اور ساتھ ہی گولڈن کلر کی نازک چوڑیاں اپنی نازک کلائی میں پہن رکھی تھی۔۔۔ اور اب وہ لاکیٹ چین پھننے کی کر رہی تھی پر بہت کوششوں کے بعد بھی وہ ناکام رہی۔۔ شہریار اس کے قریب آیا اور ہاتھ آگے کر کے اس سے لاکیٹ چین مانگنے لگا۔۔ پریشا نے آہستہ سے اس کے ہاتھ میں رکھ دیا تو شہریار پریشا کے پیچھے کھڑا ہو کر پہنانے لگا۔۔ پر بہت کوششوں کے بعد وہ بھی ناکام ہو گیا۔۔ اس کا چہرے پر پسینا آ گیا اور غصہ صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔

پریشا نے اسکو آئینے سے دیکھا تو۔۔ اس نے بھی اسکو شرمندگی سے بھری
مسکراہٹ سے دیکھا۔۔ اپنی شرمندگی کو کم کرنے لیے۔۔ دل میں سوچنے لگا۔۔
سارے رومینس کاستیاناس ہو گیا۔۔ ساتھ ساتھ لاکیٹ چین کو خوب گالیاں
دینے لگا۔۔

بہت منتوں سماعتوں کے بعد جا کر شہریار اپنے ٹاسک میں کامیاب ہو گیا۔۔ اور
پریشا کے بال پیچھے کر دیے۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی اپنی شرمندگی کم کرنے لگا۔۔ پر پریشا کے چہرے پر شرارت بھری
مسکان تھی جس کو اسنے خوب اچھے طریقے سے چھپا رکھا۔۔ پر شہریار سے وہ
چھپی نہیں تھی۔۔

شہریار سر کھجاتے ہوئے خود کو بھی دل ہی دل میں برا بھلا بکنے لگا۔۔۔ یار سب
صحیح جا رہا تھا۔۔ ایک لاکیٹ نے پورا کھیل بگاڑ دیا۔۔۔ شٹ۔۔۔

دونوں تیار ہو کر نکل رہے تھے تب پریشا نے اپنے آپکو اچھی طرح سے ڈوپٹے
میں لپیٹ لیا۔۔ شہریار ہلکا سا مسکرایا اور پوچھا گفٹس لے لیے ہے۔۔

جی۔۔ پریشانے دھیمی آواز میں کہا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

اویار اتنی دیر کر دی کب سے تیرا ویٹ کر رہے تھے۔۔ ہاشم شہریار سے گلے

لگتے ہوئے شکوے کرنے لگا۔۔

ایک تو تم لوگ۔۔ شہریار کہنے لگا پر ہاشم نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ہاں پتا ہے ہم لوگ عورتوں کی طرح گلے شکوے کرتے۔۔ کمینے بندہ تجھ سے

گلے شکوے کرتا اور تو ہمیشہ یہی طعنہ دے کے آگے سے چپ کروا دیتا ہے۔۔

دونوں ساتھ مل کر ہنسنے لگے۔۔

ہاشم کی بیوی پریشا سے مل رہی تھی۔۔ شہریار نے پریشا سے کہا یہ ہاشم کی

وائف ہے۔۔ پریشانے مسکرا کر اسے سے دیکھا اور گفتگو اسکو تنہا دی۔۔ ارے

اتنا تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی ہاشم کی بیوی نے کہا۔۔ ارے بیگم لے

لو۔۔ اس شیریں کے بچے سے کچھ تو نکلا۔۔ ورنہ ہر بار صرف ڈوسنے آتا تھا۔۔

شہریار نے اسکو غصے سے گھورا اور مسکرایا۔۔۔ اچھا بھابھی یہ میری بیوی

پریشا۔۔۔ جی دیور جی۔۔۔ ہاشم کی بیوی کھکھلا کر کہنے لگی۔۔۔ آپکی سب کی خواہش
تھی نا کے شادی کر لو کر لی۔۔۔

ہاشم کی بیوی نے کہا بہت اچھا کیا۔۔۔

ہاشم نے پریشا کو سلام کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ بھابھی مجھے تو اپ جانتی ہو گئی۔۔۔

جی آپکو جانتی ہو پریشا نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

شہر یار نے آہستہ سے ہاشم کے کان میں کہا۔۔۔ ہاں اس بے غیرت آدمی کو کون
نہیں جانتا ہو گا۔۔۔ دو نمبری سال۔۔۔۔۔ ہاشم نے شہر یار کی پیٹھ میں چپو نیٹ کائی تو
وہ پریشا سے ٹکرا گیا۔۔۔ دونوں مل کر ہنسنے لگے۔۔۔

ہاشم کی بیوی نے پریشا سے کہا اندر چلیں ان دونوں کے گپے کبھی ختم نہیں
ہو نگے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پریشا اور شہر یار کو دیکھ کر دادی نے زور زور سے کہا۔۔۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔۔۔

میرے بچوں کیسی کی نظر نا لگے ہمیشہ خوش و آباد رہو۔۔۔

دونوں نے مسکرا دادی کو دیکھا۔۔ پریشا آگے بڑھ کر دادی کے گلے لگی۔۔۔

سدا سہاگن رہو میری بچی۔ اور سر بوسا بھی دیا۔۔۔

شہر یار نے کہا صرف بہو سے ملنا ہے ہم بھی آئے ہے۔۔۔

یار شیریں شرم کر پیار تو کرنے دے اتنا جل رہا ہے جلنے کی بویہاں تک آرہی

ہے۔۔ ہاشم نے شہر یار کو پیچھے سے ہاتھ مار کر کہا۔۔۔

سب زور سے مسکرا دیے۔۔۔

شہر یار نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔

میرے حصے کا پیار اگر میری روح کو مل رہا ہے تو مجھ تک بھی پہنچ جائے گا پیار

نہیں چاہیے۔۔۔ (پریشا کی طرف اشارہ تھا)

بس شنو نے جو میری روح مجھے واپس کی ہے۔۔۔ اسکا شکریا کرنا ہے۔۔۔

شہریار کی بات۔۔۔

ہاشم اور اسکی بیوی کو سمجھ نہیں آئی کے کیا کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔ پریشا کو بھی کچھ
کچھ سمجھ آیا ہے۔۔۔ پر دادی خوب اچھے طریقے سے جان گئی۔۔۔

اور شہریار کو گلے سے لگا لیا۔۔۔

کیسے ہو لڑکے۔۔۔

بہت خوش۔۔۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمیشہ خوش اور آباد رہو میرے بچوں میری دعائیں ہمیشہ تم لوگوں کے ساتھ
ہے۔۔۔

او بیٹھو۔۔۔ دادی نے دعائیں دینے کے بعد دونوں کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

تو دونوں بیٹھ گئے۔۔۔

سب باتیں کر رہے تھے جب ہاشم کی بیوی نے اس سے کہا۔۔ پلیز مونیٹرز کو دیکھ کر آئے گا۔ اٹھ گیا ہو تو لیکر بھی آئے گا۔۔ ہاشم فرمانبردار شوہروں کی طرح سر ہلا کر جانے لگا۔۔

شہریار نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا۔۔ جوڑوں کے غلام۔۔ اور طنزیہ مسکرا نے لگا۔۔

ہاشم بھی کہا چپ رہنے والا تھا۔۔ دانت پیستی ہوئی بولا۔۔ ابہے اگلی بار تو آئے گا نا تو تیرا بھی یہی حال ہو گا۔۔

شہریار نے زوردار قہقہہ لگایا اور کہا۔۔ انشاء اللہ۔۔ بڑی۔۔۔ تیرے منہ میں گھی شکر۔۔۔ ہاشم حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔ اور کہنے لگا۔۔ کیسا شوہر ہے تو بیوی کا غلام بنے کے لیے دعائیں کر رہا ہے۔۔ شہریار نے کہا۔۔ محبت کے خاطر جان بھی حاضری ہے۔۔ ہے غلامی کیا چیز ہے۔۔

بیٹا تو تو گیا۔۔۔ ابھی تیرا یہ حال ہے مستقبل میں تو پتا نہیں تیرا کیا ہو گا یا۔۔۔
میں سوچنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔ سچ ہی کہتے ہیں پیارا اندھا ہوتا ہے۔۔۔۔ ہاشم نے
ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ تو شہریار پھر سے ہنس دیا۔۔۔

پریشا ہاشم کی بیوی کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی اور ہاشم کے جاتے ہی دادی نے
شہریار کو سائیڈ دے دی۔۔۔ ساری باتیں جو جانی تھی۔۔۔

♡♡♡♡

تم نے پیار کا اظہار کیا۔۔۔ دادی نے شہریار سے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔
کہاں شنو۔۔۔ ابھی کچھ کہنے لگتا ہو تو بھاگ جاتی ہے۔۔۔

اور کبھی کا بار تو میں ڈر جاتا ہو کہیں آنکھ ناک ناسو جادے۔۔۔ دنیا والوں کو کیا
کہو گا۔۔۔ کے بیوی سے اظہارے محبت کرنے پر اس کے گھوسے اور لاتے کھائی
ہے۔۔۔

شہریار نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ تو دادی پھٹ پڑی ڈر پوک کہی کے۔۔۔
صحیح کہا تھا تمہاری بیوی نے چھ فٹ کا بلڈ وزر ڈر پوک ہے۔۔۔

ارے شنو تم جانتی نہیں ہوا سکو۔۔ دیکھنے میں معصوم معلوم ہوتی ہے۔۔ اصل
میں بہت بڑی غنڈی ہے۔۔ میرے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھی تھی ایک لڑکے کو
ٹرپ پے ایسا دوھیا تھا ایسا دوھیا تھا۔۔ وہ بیچارا پیر پڑھ کر معافیاں مانگ رہا
تھا۔۔۔

کچھ نہیں کرے گی تم اپنے مشن پر لگے رہو۔۔ اور خدا کے لیے محبت کا اظہار تو
کر لو۔۔۔ باقی وہ خود ہی مان جائے گی۔۔۔ دادی چڑھ کر بولی۔۔۔

ہاں یار کوششن کر تو رہا ہوں اپنی جان پر کھیل کر۔۔۔ پروہ شرما کے بھاگ جاتی
ہے تو میں اس میں کیا کرو۔۔۔ شہریار منمنایا۔۔۔

اچھا بس تم اسکو اپنے پیار کا احساس دلاتے رہو۔۔۔ ویسے بھی اسکو تھوڑا وقت لگے
گا۔۔۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

دادی نے شہریار کو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہمممممممم بس اللہ کرے وہ جلدی مان جائے۔۔۔ شہریار نے ٹھنڈی سانس لے
ہوئے کہا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈنر کر کے وہ سب پھر سے گپے لگانے لگے تو ہاشم کی بیوی نے شہریار سے کہا کہ
دیور جی اپنی بیگم کے ساتھ بیٹھے ایک یادگار پکچر بنانی ہے۔۔

شہریار نے خوشی خوشی کہا ہاں ضرور بھا بھی۔۔

وہ پریشا کے قریب آکر بیٹھ گیا تو پریشا تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گئی۔۔

ہاشم کی بیوی نے کہا۔۔ پریشا تمہارا شوہر ہے شرماتے کی ضرورت نہیں آرام سے
ساتھ میں بیٹھو۔۔

پریشا شکی ہو گئی اور ناچاہتے ہوئے بھی اس کو شہریار کے قریب بیٹھنا پڑا پر تب
بھی اس نے تھوڑا فاصلہ رکھا۔۔۔

پکچر نکل کر ہاشم کی بیوی نے ماشاء اللہ ماشاء اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔۔ بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔ پرفیکٹ کیل ہے۔۔

پریشا کے چہرے پر پھیکی مسکراہٹ تھی پر شہریار دل سے کہنے لگا۔۔ شکریا بھا بھی۔۔ شہریار نے دادی سے کہا آپ بھی آئے نا ایک آپکے ساتھ بھی ہو جائے دادی نے بنا کوئی دیر کیے شہریار کے پاس بیٹھ گئی۔۔

شہریار کے ایک طرف دادی تھی اور دوسرے طرف پریشا۔۔

شہریار نے دونوں کی پیٹھ پر اپنے بازو پھیلا کر پکچر نکلوائی۔۔

پریشا کی توسانے تھم گئی تھی جب تک اس نے دور نہیں کر دی۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

شہریار نے گھر آتے ہی پریشا سے پوچھا۔۔ کافی پیو گی؟ نہیں

آپ جائے چیخ کر لے میں بنا کر لاتی ہوں۔۔ پریشا نے اسکو دیکھ کر کہا

شہر یار نے کہا

...Ok as you wish

وہ ویسے بھی اس کے ہاتھ کی بنی کافی پینا چھتا تھا پر بول نہیں پایا۔۔۔ پر پریشانے
خود او فر کی تو جھٹ سے تیار ہو گیا۔۔۔

وہ روم میں گیا اور فریش ہو کر پلین ٹی شرٹ اور ٹاؤزر پہن کر سٹڈی روم میں
بیٹھ کر کام کرنے لگا۔۔۔

پریشا کافی لیکر ائی تو سائیڈ ٹیبل پر رکھانے لگی پر شہر یار نے اسکو آواز دی پری
پلیز یہاں لیکر انا۔۔۔

وہ اسکے پاس گئی تو شہر یار کام میں بالکل اندھا لگا پڑ ہا تھا۔۔۔

وہ مگ رکھ کر جانے لگی تو شہر یار نے پیچھے سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ پریشا کا دل
پھر سے بے قابو ہو گیا۔۔۔ جیسے ابھی نکل آئے گا۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھوڑانے لگی پر شہر یار نے آج مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

وہ اپنی کرسی سے اٹھا تو اسکی آواز پر پریشا کا دل تیز تیز چلانے لگا۔

اس نے مضبوطی سے آنکھیں بند کر دی۔

شہریار پری۔۔ پریشانے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سے کہا۔۔ پری۔۔

پھر بھی کوئی جواب نا آیا تو۔۔

شہریار خود ہی بول پرہا۔۔

--Thank you so much

I really feel good that you wear this dress that i bought for you.. you were looking so beatiful.. i want to say something

...to you

..Pari i

وہ کہنے لگا تھا پر پریشا نے زور سے اپنے آپ کو اس سے چھوڑ دیا۔۔ اور بھاگ گئی۔۔۔

شہریار کو بہت غصہ آیا کہ وہ اپنی بیوی سے اظہارے محبت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔
آنکھیں بند کر کے اس نے ٹیبل میں اپنا ہاتھ کا مکا بنا کر زور سے مارا۔۔۔ پھر
اپنے بالوں کو ہاتھ سے جھگڑتے ہوئے خود سے پریشا کو مخاطب ہوتے بولا۔۔۔
آخر کتنے دن اس طرح بھاگو گی۔۔۔ کیسی دن خود بھاگ کر اوگی۔۔۔ دیکھ لینا۔
مسٹر شہریار۔۔۔ وہ مسکرا کر پھر سے کام میں لگ گیا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

پریشا کپڑے بدل کر باہر آئی تو شہریار کو سامنے صوفے پر بیٹھا پا کر گھبرا گئی۔۔۔
شہریار اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے سونے کی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے
آنکھیں نیچے کر لی۔۔۔ اور سوچنے لگی اب اس کو یہاں سے کیسے ہٹاؤں کیسے کہو کہ
میری جگہ سے ہٹو۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

شہریار بول پڑا آج تم بیڈ پر سو جاو میں اس صوفے پر سو جاؤنگا۔ تمہیں کتنی تکلیف ہوتی ہوگی یہ تو بہت چھوٹا ہے۔ مجھے دھیان نہیں گیا۔ تم ہی بتا دیتی اتنے دنوں سے کیسے سو رہی تھی۔

اج آرام سے سو لو صبح بھی سفر کرنا ہے زیادہ لمبا نہیں ہے پر پھر بھی سفر تو سفر ہے نا۔ میں ایڈ جسٹ کر لوں گا صوفے پر۔

پریشا بن سوال جواب کیے بیڈ پر سو گئی اور شہریار صوفے پر۔۔

پریشا نے کمرے کی لائٹ بند کر دی تھی پر ایک چھوٹی سی لائٹ ان کر رکھی جس سے کمرے کی ہر چیز ہلکی ہلکی ظاہر ہو رہی تھی۔ پورا کمرہ خاموش تھا۔۔۔ شہریار کے ہلنے چلنے کی آوازیں آرہی تھی۔۔

پریشا نے چادر سے اپنی ایک آنکھ باہر نکل کر دیکھا تو شہریار اس صوفے پر ایڈ جسٹ کرنی کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔ کبھی کوئی سائیڈ بدلتا تو کبھی کوئی۔۔۔ کبھی الٹا سوتا کبھی سیدھا۔۔ بہت دیر یہی سلسلہ چلا۔۔ وہ چھ فوٹ کا اس تین

فوٹ کے سونے پر کیسے اسکتا ہے۔۔۔ پریشانے آٹھ کر لائیٹ ان کی۔۔۔ تو شہریار
نے سراو پر کر کے اسکو دیکھا۔۔۔

تم ابھی تک سوئی نہیں

شہریار نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

آپ بیڈ پر سو جائے۔۔۔ میں یہاں سونے پر سو جاؤنگی ویسے بھی مجھے عادت
ہے۔۔۔ پریشانے اپنے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تو وہ مسکرایا۔۔۔

نہیں تم آرام سے سو جاؤ میں نیچے چلا جاتا ہوں۔۔۔ اس نے معصوم شکل بنا کر
کہا۔۔۔ تاکہ وہ اسے روکے۔۔۔

نہیں پلیز نیچے مت جائیے گا۔۔۔ وہ ڈر کے بولی جب سے اسکے بابا کی ڈیتھ ہوئی
تھی اسکو اکیلے سونے سے ڈر لگتا تھا۔۔۔ اس کی آواز میں خوف تھا۔۔۔

شہریار نے کہا۔۔ اچھا اچھا نہیں جاتا فکر مت کرو۔۔ یہی ہو۔۔ تم آرام سے سو جاو۔۔ شہریار نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

آپ پلیز ضد نا کریں یہاں اجئے۔۔

شہریار بھی اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا۔۔

دونوں کی بہت دیر بھس ہوئی نا وہ مانتی نا ہی شہریار پیچھے ہٹتا۔۔

آخر میں شہریار نے کہا۔۔ آف فف لڑکی بہت ضدی ہو۔۔ میری توبہ پر میں بھی

کم نہیں ہو۔۔

اسی لیے آدھے بیڈ پر تم سو جاو آدھے پر میں یہی حل ہے اگر تم مان جاتی ہو

تو ویل اینڈ گوڈ ورنہ میں چلا نیچے۔۔

پریشا سوچ میں پڑھ گئی دونوں راستے اسکے لیے مشکل تھے وہ کیا کرتی۔۔

اگر تم مجھ سے ڈر رہی تو قسم اٹھواو تمہاری طرف نہیں بڑھوں گا۔۔

پریشا نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو اسکے چہرے پر صاف شرافت ظاہر تھی۔۔

پریشانے سوچا میں اکیلی نہیں سو سکتی۔۔ اگر کہہ رہا ہے تو اعتبار کر کے دیکھتی
ہوں اسکے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں۔۔۔

وہ سوچ کر کہنے لگی ٹھیک ہے۔۔ آپ یہاں اجائے۔۔۔

شہریار شریفوں کی طرح بیڈ کے دوسرے طرف بیٹھ گیا۔۔ اور اپنے اور پریشا کے
بھیچ میں تکیے کے ذریعے فاصلہ رکھا۔۔

پریشا تھوڑی بہت مطمئن ہو گئی۔۔۔

شہریار نے لائٹ بند کی اور دوسرے طرف منہ کر کے سو گیا۔۔۔

اس نے شہریار سوتا دیکھ کر وہ خود بھی سو گئی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح دونوں جلدی اٹھ گئے پریشانے اپنی پیکنگ مکمل کی اسکا دل صبح سے ڈر رہا تھا
کے آج کچھ برا ہونے والا ہے۔۔ وہ بار بار خود کو سمجھتی کے سب بہتر ہو جائے
گا۔۔۔ پر پھر بھی اسکو عجیب عجیب خیال آرہے تھے۔۔۔

شہریار نے سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا۔۔

شہریار بھی صبح سے خاموش تھا۔۔ ویسے اسکے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ ہوتی تھی پر آج اسکے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے۔۔ پریشا اسکو دیکھ کر بھی پریشان ہو رہی تھی۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پورے سفر میں دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی۔۔ شہریار نے پورے سفر میں ہلکی آواز میں گانے لگا رکھے تھے۔۔

اور پریشا پورا رستا اللہ سے بہتری کی دعائیں کر رہی تھی۔۔

شہریار نے اسکو اپنی فیملی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔ نا ہی اسکی ہمت بن رہی تھی کہ وہ پوچھے۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

جیسے تیسے کر کے سفر اچھا گزر گیا۔۔ وہ اسلام آباد پونچھ گئے۔۔ پریشا بہت
گھبراہٹ کا شکار ہو گئی بار بار پانی پینے لگی۔۔
شہر یار نے اسے کچھ نہیں پوچھا۔۔

گاڑی آکر ا کے بہت بڑے اور شاندار گھر کے آگے روکی۔۔ شہر یار نے گاڑی کا
ہارن بجایا تو گیٹ پر چوکیدار ا گیا۔۔
سلام شہر یار صاحب کیسے ہے۔۔

ٹھیک گل شیر تم سناؤ۔۔
اللہ کا شکر ہے صاحب۔۔
گوڈ۔۔ شہر یار نے مسکرا کر کہا۔۔

گل شیر نے گیٹ کو کھولا۔۔ اور شہر یار نے گاڑی اندر بھگائی پریشا نے وہ گھر دیکھا
تو اس کو خواب لگا۔۔ اتنا بڑا تو صرف گارڈن تھا۔۔
ہر طرف ہریالی چھائی ہوئے تھی۔۔

شہریار گاڑی سے اترتا تو چوکیدار نے خوشی سے اسے ہاتھ ملایا۔۔

شیری صاحب کہاں چلے گئے تھے بہت یاد کیا اپکو۔۔

بس یار تم تو جانتے ہو کام کا۔۔

جی صاحب اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔

گل شیر نے دل سے دعا دی تو شہریار مسکرا دیا۔۔ اور اپنی جیب میں سے کچھ پیسے

نکل کر اسکو دیے تو۔۔ وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔۔

سلامت رہے صاحب۔۔ گل شیر سارا سامان گاڑی میں پڑا ہے۔۔ بے اندر میرے

کمرے میں لیکر انا۔۔ شہریار نے چوکیدار کو اشارہ کر کے کہا۔۔

پریشا گاڑی میں سے نہیں نکلی تو شہریار نے خود اس کے سائیڈ کادر وازہ کھول کر اسے

گاڑی میں سے نکالا۔۔

گل شیر نے پوچھا صاحب بے کون ہے۔۔

شہریار نے مسکرا کر کہا۔۔۔ میری بیوی ہے۔۔۔ تمہیں شوق تھانا میں شادی کر لو
اور ایک عدد بیوی لے اولو جی لے کر آگیا۔۔

گل شیر نے خوشی دلی سے کہا۔۔

ویکم میم صاحبہ۔۔

پریشا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

اندر چلو پری۔۔۔ شہریار نے پریشا سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔ اور وہ آہستہ

آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔



گھر میں داخل ہوتے ہی پریشا حیران ہو کر رہ گئی۔۔۔ گھر جتنا باہر سے شاندار لگ رہا تھا۔۔۔ اندر سے اس سے سو گنا بڑھ کے شاندار تھا۔۔۔

پریشا اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

وہ جیسے کوئی محل معلوم ہو رہا تھا۔۔

پرپورا گھر ویران اور سنسان تھا

کسی آدمی کا نامون نشان نا تھا۔۔ نہ ہی کوئی آواز تھی۔۔ اتنے میں کسی لڑکی کی

آواز سنائی دی

۔۔۔۔۔ شیری بھائی۔۔۔۔۔

وہ زور سے چلاتی ہوئی شہریار کے پاس آ رہی تھی۔۔

پریشا کا دہاں اسکی طرف مائل ہو۔۔۔

20,21 بلکل شہریار کے جیسی لگ رہی تھی گوری چٹی دودھ جیسی رنگت۔۔۔ عمر
معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

پینٹ شرٹ پہنے ہوئے لونگ پونی ٹیل بنائے ہوئے ہاتھوں میں فٹ بال پکڑے
کوئی انگریز لگ رہی تھی۔۔۔

بال کو وہی پھنک کر وہ بھاگتی ہوئی شہریار کے گلے لگ گئی۔۔۔

...Sheri bhai where you are going? We really missed you

Please next time dont go for long time... didnt you miss
us.....huh.. how careless you are, you dont care about us...

...you have spent 8 months in lahore

اس لڑکی کا بولنے کا انداز بلکل انگریزوں کی طرح تھا۔۔۔۔۔ اسکی باتوں سے لگ
رہا تھا شہریار کی بہن ہے۔۔۔۔۔

گلے لگتے ہی اس نے شکایتوں کے ڈیر لگا دیے۔۔۔

شہریار اسکی باتوں پر صرف مسکرا رہا تھا۔۔ اور اسکی آنکھوں میں آنسوں
تھے۔۔۔

میری گڑیا نے مجھے اتنا یاد کیا۔۔ شہریار نے لاڈ سے اس لڑکی سے پوچھا تو وہ تڑپ
اٹھی۔۔۔

...Yes bhai

...You have no idea how much we missed you

Ok mera bacha next time whenever i will go any where i will

take you with myself ok

شہریار نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں آپ ایسا نہیں کرے گے۔۔

اس لڑکی نے شہریار کو روتے ہوئے کہا۔۔

میرے بچے میں وعدہ کرتا ہوں

شہریار نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

تو اس لڑکی نے شہریار سے الگ ہوتے کہا۔۔

وعدہ؟

پکا وعدہ۔۔۔

شہریار نے اسکی یقین دہانی کرائی۔۔

اور ایندامت رونا۔۔ میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔ گڑیا

شہریار نے اسکے آنسو صاف کرتے ہو کہا۔۔

جی بھائی اب نہیں روں گی۔۔ آپ آگئی ہے نا۔۔

اس لڑکی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

ہمممممم یہ ہوئی نابات۔۔ چیمپ کہاں ہے۔۔۔

۔۔ شہریار نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

اسکی فکر مت کرے وہ باتھ روم میں ہے آجائے گا۔۔

اس لڑکی نے شہریار کو مطمئن انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ اسکا خیال رکھا کرو اور مہربانی کر کے اسکو اکیلا مت چھوڑا کرو

شہریار نے اسکو فکر مند ہوتے ہوئے تائید کی۔۔۔

جی بھائی آپکو اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

اس لڑکی نے بے فکری سے کہا تو شہریار نے تنزیا انداز میں کہا۔۔

ہاں ہاں مجھے پتا ہے کہ مجھے خیال نہیں رکھنا چاہیے۔۔۔ تم دونوں میں تو جیسے پیار

پھوٹتا ہے نا جو میں تم دونوں کی فکر نا کرو۔۔۔

آخر میں وہ تنزیا مسکرایا بھی۔۔۔۔ وہ

دونوں کب سے انگلش میں بات کر رہے تھے۔۔

تب اس لڑکی نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔ یے سب چھوڑے آئے اندر چل کے

باتیں کرتے ہے۔۔۔ اس نے شہریار کے بازو میں اپنا بازو ڈال کر انگریزی میں

کہا۔۔

اچانک اسکا دہاں پریشاں پر گیا۔۔

تو اس نے اتنی دیر میں پہلی بار اردو بولی۔۔۔

بھائی یے لڑکی کون اے۔۔۔۔

شہریار اسکی بات پر مسکرا دیا اور بولا۔۔۔ اردو سیکھ لی کیا۔۔۔ اور یے اے کیا

ہے۔۔۔ اے نہیں ہے کہتے ہے۔۔

آپکو پتا ہے بھائی وہاں پر کوئی مجھ سے انگریزی میں بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ سب

اردو میں کرتے تھے بھلے ہی میں ان سے انگریزی میں پوچھتی وہ جواب اردو میں

دیتے۔۔۔ اور آخری دنوں میں تو انھوں نے ہم دونوں پر پابندی لگا دی کے ہم

بھی اردو بولے گے ورنہ وہ ہم کو جواب نہیں دے گے۔۔

اس نے شہریار کو بتایا تو وہ قہقہہ لگائے بنانا رہ سکا۔۔۔ اسکو اپنی ایک یاد تازہ

ہو گئی۔۔۔

جب وہ لندن سے آیا تھا تو اسکو اور میکال دونوں کو اردو نہیں آتی تھی۔۔۔ اذان نے بھی اساہی کوئی طریقہ ان دونوں کے ساتھ کیا۔۔ اور دونوں نے اذان سے بھی زیادہ اچھی اردو بولانا شروع کر دی۔۔۔

پریشا کو اس لڑکی کی بات سمجھ نہیں آئی کے کون لوگ۔۔ کون دونوں اس بات کا مطلب کیا ہے کہنا کیا چاہ رہی۔۔ اور اس لڑکی کو پریشان ہو کر دیکھنے لگی۔۔۔ اس لڑکی نے مسکرا کر شہریار سے پھر پوچھا۔۔۔ بھائی بتائے نایے خوبصورت لڑکی کون ہے۔۔۔؟؟؟

شہریار نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہم تم اسکوروم میں لے جاؤ میں تم کو سب بتاتا ہوں۔۔۔

بھائی ابھی بتائے نا۔۔۔ کون ہے پھر روم میں لے جاؤ گی۔۔۔ ماہم نے ضد کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

شہریار نے اسکو آنکھیں دکھائی تو ماہم ڈر گئی۔۔۔

اچھانالے جاتی غصہ تو نا کرے۔۔ ماہم نے ڈرے ہوئے اور ناراض لہجے میں
کہا۔۔

وہ پریشا کو لیکر آگے بڑھی اور رک گئی۔۔

پیچھے مڑ کر شہریار سے پوچھا بھائی۔۔ انکو اپنے کمرے میں لے جاؤں۔۔

شہریار نے کچھ سوچ کر کہا۔۔

نہیں میرے کمرے میں لے جاؤ۔۔

پیچھے سے چوکیدار نے شہریار کو بلایا۔۔ صاحب آپکا سامان رکھ دو اوپر۔۔

ہاں جاو گل شیر یے سامان اوپر میرے کمرے میں رکھ دو۔۔

شہریار نے اسکو آہستہ سے کہا تو وہ جی صاحب کر کے پریشا اور ماہم سے پہلے سیڑیا

چڑھتا ہونا اوپر پہنچا۔۔

◇◇◇◇◇

واہ گل آج کل کیا کھا رہے ہو بڑی طاقت آگئی ہے۔۔ ماہم نے اسکی اسپیڈ دیکھ کر اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں اسے سے پوچھا۔۔۔

باجی آج میں بہت خوش ہو صاحب نے پہلی دفعا مجھے ڈانٹا نہیں۔۔ گل شیر نے اپنے پورے دانت دیکھا کر خوشی سے کہا۔۔

تو ماہم کی آنکھیں پھٹ گئی۔۔

ہو۔ ہی نہیں سکتا۔۔ بھائی تمہیں اور ناڈا نٹے۔۔

مذاق کر رہے ہونا۔۔۔

ماہم نے اسکو انگلی ہلا کر پوچھا۔۔

گڑیا۔۔۔

پیچھے سے شہریار نے ماہم کو پکارا تو وہ گھبرا گئی۔۔

اور اٹک اٹک کر بولی۔۔۔

جی بھائی بس جارہی ہو۔۔۔ یہ اس گل شیر نے اپنی باتوں میں لگا دیا ہے۔۔

اچھا بس جاواب۔۔۔

شہر یار نے سخت لہجے میں کہا تو وہ اور گل شیر دونوں وہاں سے بھاگنے میں سپیڈ

پکڑ لی۔۔۔

گل شیر سامان کمرے میں رکھ کر چلا گیا۔۔۔

ماہم نے پریشا سے کہا۔۔۔ یہ ہے بھائی کا کمرہ۔۔۔

وہ کمرے کو دیکھنے لگی بہت ہی ڈیسینٹ کمرہ تھا۔۔۔ سارا فرنیچر بلیک اور گرے کلر

کا تھا۔۔۔ ہر چیز اس کمرے میں رکھی ہوئی۔۔۔ ایک دیوار پر شہر یار اور اسکی

فیملی کی ڈیر ساری پکچرز بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔

ویسے آپ بھائی کی دوست ہے یا گرل فرینڈ۔۔۔ ماہم نے آنکھ مار کر پریشا سے

پوچھا تو اسکی آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔

ارے میں تو مذاق کر ہی تھی ناراض مت ہوئے۔۔۔

ماہم اسکا حیرت زدہ چہرہ دیکھ کر جلدی سے اس سے بول پرہی۔۔۔

اب بتائے نا آپ کون ہے۔۔؟ ماہم نے شوکھے انداز میں پوچھا۔۔

پر پریشانے کوئی جواب نہیں دیا تو اس نے کہا۔۔ ٹھیک مت بتائے ورنہ بھائی
آپکو بھی ڈانٹے گا۔۔ انکی تو عادت ہو گئی سب کے ساتھ غصہ کرنے کی خیر میں
ان سے خود پوچھ لوں گی۔۔۔

ویسے آپ کی آنکھوں کا کلر بہت پیارا ہے۔۔۔ اور آپ بالکل گڑیا لگ رہی

ہے۔۔۔

پریشاد دل میں سوچنے لگی ابھی اس کو گڑیا لگ رہی ہو جب اس کو پتا چلا کہ اسکے
بھائی نے مجھ سے نکاح کر لیا ہے تو اس وقت پکا مجھے کچا چبا جائے گی۔۔۔ اور یہی
کہے گی ڈاین میرا بھائی لے گئی۔۔۔ اللہ میں کیا کرو۔۔۔ وہ اپنے خیالوں سے نکل
کر ہلکا سا مسکرائی اور ماہم کو تھینکس کہا۔۔۔ تو وہ یوٹرویلکم کہہ کر چلی گئی۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇

پریشا گھبراہٹ کے مارے کمرے میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔

ابھی کوئی شہریار کے گھر کا فرد آئے گا اور اسکو دھکے دے کر باہر نکالے گے۔۔

اسکا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔

اچانک نیچے سے چلانے کی آوازیں آئی۔۔ وہ اور زیادہ سہم گئی۔۔

یا اللہ میں کہاں جاؤں گی۔۔

پتا نہیں نیچے کیا ہو رہا ہو گا۔۔ پریشانی میں وہ اپنے ناخن چبانے لگی۔۔

اچانک دروازہ نوک ہو ا پریشانے مڑ کر دیکھا تو شہریار منہ لٹکایا ہوا اندر آیا۔۔

پریشانے اپنے سر سے پسینے صاف کیے اور آنکھیں زور زور سے چھپکانے لگی۔۔

شہریار اسی کی طرف بڑھ رہا۔۔

اتنے میں اسکے پیچھے سے ماہم اور ایک چھوٹا لڑکا آیا۔۔

پریشانے تھوک نکل کر۔۔ اپنی آنکھیں بند کر دی۔۔

اسے لگا ابھی ماہم اسکے منہ پر تھپڑ دے مارے گی۔۔

پر ماہم نے اسکے دونوں کندھوں کو پکڑ کر کہا۔۔

آپ نے میرے بھائی سے شادی کر لی اور ہم کو بتایا تک نہیں۔۔۔ اتنی ہمت کیسے
ہو گئی آپ کی۔۔۔ ہاں بتائیے۔۔۔ کم سے کم بتا دیتے مجھے کتنا شوق تھا اپنے بھائی کی
شادی میں بھنگڑے ڈالنے کا۔۔۔ پر آپ دونوں نے مزہ ہی خراب کر دیا۔۔۔ خیر
کوئی بات نہیں ہمہارے بھابھی اتنی پیاری ہے تو ہم یے دکھ برداشت کر لے
گے۔۔۔ اس نے جھٹک کر پریشا کو گلے لگایا۔۔۔ پہلے وہ کافی غصے اور ناراضگی
سے کہنے لگی پر اگلے ہی پل وہ خوشی سے بولی۔۔۔

پریشا نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا۔۔۔ اسکو ماہم کی باتیں سن کر یقین نہیں آ
رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل حیران پریشان ہو کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ گلے مل کر
ماہم نے پریشا سے اپنا تعارف کروایا۔۔۔ بھابھی میں آپ کی چھوٹی نند شہریار بھائی کی
چھوٹی بہن ماہم۔۔۔ میں میڈیکل کے دوسرے سیر میں ہوں۔۔۔۔۔ پریشا مسکرا
کر اسے دیکھا۔۔۔

اتنے میں وہ چھوٹا لڑکا آیا۔۔۔ اور ماہم کو بولا

..lady take a side

...I want to meet my chachi

کیا ساری باتیں تم کرو گی کیا۔۔۔

ماہم نے اسکو ہلکا سا تھپڑ مارا اور تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس نے پریشا کے آگے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔ اور بولا۔۔

..Hey chachi i am Arhaam

...Nice to meet you

پریشا نے مسکرا کر اسے گلے لگایا اور کہا۔۔ مجھے بھول گئے ہوں۔۔

ارحام نے کہا۔۔ نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔

آپ چاچو کی چڑیل ہونا۔۔

پریشا نے شہریار کو گھور کر دیکھا۔۔

شہریار گھبرا کر مسکرایا۔۔

آپ مجھے چاچو کی یونیورسٹی میں ملی تھی۔۔ رائٹ؟

پریشا نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا جس پر ارحام نے ماہم کو مخاطب کر کے
کہا۔۔۔۔۔

دیکھو۔۔ کتنی شارپ میمری ہے۔۔۔ ماہم نے ہاتھ ہلا کر اسے کہا۔۔ ہاں ہاں پتا
ہے۔۔ اب سائیڈ ہو مجھے بھابھی سے بہت ساری باتیں کرنی ہے۔۔۔

ماہم نے پریشا کے ہاتھ پکڑ لیے۔۔ ارحام نے کہا۔۔ یہ میری چاچی ہے میں ان
سے بات کرو گا۔۔۔

تم جاو یہاں سے۔۔ تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ ڈفر۔۔۔
دونوں کا لڑنا شروع ہو گیا۔۔۔

تھوڑی دیر شہریار ان کو پیار سے سمجھانے لگا۔۔ پر ناجی دونوں نے قسم کھائی ہوئی
تھی کے ایک دوسرے کسی صورت نہیں بخشا۔۔

آخر تنگ آکر۔۔ شہریار نے دونوں کو ایسی دانٹ سنائی کے دونوں کی روح کانپ
اٹھی۔۔۔

اور ان دونوں کو کمرے سے باہر نکل جانے کا کہہ دیا۔۔ اور خود بھی باہر نکل گیا۔۔

پریشا کو غصہ آگیا۔۔ شہریار کا یہ رویہ دیکھ کر۔۔

اس نے دونوں کو کہا۔۔ پلیز مت جاو بھائی کو غصہ آگیا۔۔ میں ان کو کہو گی تم دونوں کو آئندہ نا ڈانٹے پر وہ دونوں خاموشی سے اپنے اپنے کمروں کو نکل گئے۔۔

آف فف یے بگھڑا ہوا نوابزاد اپتا نہیں خود کو کیا سمجھتا ہے۔۔

اتنی سی بات پر دونوں کی اتنی بے زتی کر دی۔۔

پتا نہیں خود سمجھتا کیا ہے۔۔

وہ خود سے باتیں کرنے لگی۔۔

پھر سوچا میں ان دونوں کو خود منانے جاتی ہو۔۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ باہر

کی طرف جانے اچانک اسے خیال آیا کہ گھر کے صرف دو لوگ ملنے آئے ہیں

وہ بھی چھوٹے۔۔

گھر کے بڑے کیوں نہیں آئے۔۔۔ کہی وہ نیچے تو نہیں بیٹھے ہے۔۔۔ پر شہر یار نے
تو بتایا نہیں اگر انکو پتا ہوتا تو وہ ملنے تو اتے۔۔۔ اگر ملنے نہیں تو کم سے کم نیچے
بولا لیتے۔۔۔ آف فف کہاں پھس گئی ہو۔۔۔

وہ سر پکڑ کر وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے دروازہ نوک ہونما۔۔۔ شہر یار آہستہ سے اسکے پاس آیا اور
پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہو۔۔۔

پریشا کو شہر یار کی ڈانٹ یاد آگئی تو

اس نے غصہ سے کہا ہان۔۔۔

شہر یار پریشان ہو گیا۔۔۔ یہ کیوں تپی ہوئی ہے پہلے ہی وہ دونوں منہ سو جا کر بیٹھے

ہے اور اب یہ تیسری آئے ہے۔۔۔

فریش ہو کر نیچے او، لنچ ریڈی ہے۔۔۔۔۔ شہر یار نے پھیکے لہجے میں کہا۔

پریشا پر پھر سے خوف تاری ہو گیا۔۔

نیچے کیو۔۔ اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔ ابھی تو بتایا نیچے تیار ہے۔۔۔ شہر یار نے
بیہوئے بیگھارتے ہوئے کہا اور چلا گیا۔۔۔۔

اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے۔۔ اپنے گھر آتے ہی اسکے تیور تو دیکھو۔۔ بھونگا
انسان۔۔۔۔ ہنہ

اس نے جلدی سے بیگ سے اچھا سا سوٹ نکالا اور بدلنے چلی گئی۔۔

تیار ہو کر وہ باہر جانے کی ہمت بنا کر وہ آہستہ آہستہ نیچے اوتری تو سامنے ڈائن
ٹیبیل پر شہر یار، ماہم اور ارحام کے علاوہ کوئی نا تھا۔۔ وہ پریشان ہو کر دیکھنے
لگی۔۔۔ آخر کب تک سسپنس چلتا رہے گا۔۔

ڈائینگ کی ایک کرسی کھینچ کر وہ اس پر بیٹھ گئی۔۔

ماہم اور ارحام کا چہرہ ابھی بھی لٹکا ہوا تھا۔۔۔

پریشانے غصے سے بھری نگاہ شہر یار پر ڈالی۔۔

وہ دونوں کھانا نہیں کھا رہے تھے

شہریار نے دونوں کو انگلی دیکھا کر کہا۔۔ ایک بار دوبارہ کہہ رہا ہوں اگر اب تم دونوں نے نہیں کھایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔

پریشانے شکل بیگھارتے ہوئے دل میں کہا۔۔ تم سے برا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔

تم دونوں کو بات سمجھ نہیں آرہی ہاں۔۔۔۔ جب ان دونوں نے اس کی دھمکی کا کوئی رد عمل نہیں دیکھا یا تو شہریار نے پھر سے ان دونوں کو ڈانٹ دیا۔۔

پریشا کا غصہ اور زیادہ ہو گیا۔۔

اس نے شہریار کو غصہ ضبط کر کے کہا بس کر دے ان کو ڈانٹنا بچے ہے۔۔ اگر غلطی ہو گئی ہے تو کوئی بات نہیں اگلی دفعا نہیں کرے گے۔۔۔

اگلی دفعہ اگر ان دونوں نے یہ حرکت کی تو ان کا جو حال میں کرو گا ان دونوں کے اچھی طرح سے پتالگ جائے گا۔۔

اگر آپکے اپنے بچے ہوتے تو ان کے ساتھ بھی یہی کرتے۔۔ پریشانے کرسی سے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

اگر میرے بچے ہوتے تو انکو پنکھے سے الٹا لٹکا کر۔۔ بیٹ سے مارتا۔۔

اور پھر بھی میرا دل نہیں بھرتا تو انکو انکو میں کچا چبا جاتا۔۔

شہریار شدید غصے سے بول رہا تھا پریشانے اس کو بیچ میں کاٹ کر کہا۔۔ آپ

ہاتھ تو لگا کر دیکھائے میرے بچوں کو میں آپکا ^{ہممسمم} آپکا خون پی جاؤنگی۔۔

پریشانے کو بولنے کے بعد ہوش آیا کے غصے اور جلد بازی میں وہ کچھ الٹا بول بیٹھی ہے۔۔

اسی لیے اپنے الفاظوں پر خاموش ہو گئی۔۔

شہریار اسکی بات پر زیر لب مسکرا دیا۔۔ تو وہ اور زیادہ شرم سے پانی پانی

ہو گئی۔۔

ماہم نے کہا۔۔ پلیز آپ دونوں تو سچ میں لڑ پڑے۔۔ ہم نے تو آپ دونوں سے
صرف چھوٹا سا مذاق کیا تھا۔۔

شہریار اور پریشا نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا اور پوچھا کیسا مذاق۔۔۔

وہ چاچو میں نے ماہم پی پی کو آپ دونوں کی یونیورسٹی میں لڑائی کا بتایا تھا۔۔ پی
پی نے کہا۔۔ مجھے بھی دیکھنا کے کیسے لڑتے ہے۔۔ اسی لیے پی پی نے پلان بنایا
کے ہم چاچی کے سامنے لڑے گے۔۔ پھر آپ غصہ ہو گئے تو چاچی آپ سے
ہمارے لیے لڑے گی۔۔

ماہم نے پریشا اور شہریار کے آگے کان پکڑ لیے۔۔ اور دونوں سے سوری
کیا۔۔۔ اور کہا آپ ہمیشہ ایک دوسرے سے پیار سے رہے گا۔۔ پلیز امیندا
مت لڑے گا۔۔

شہریار نے اس کے سر پر تھپکی دے کر کہا۔۔ پاگل ہم دونوں کا مذاق چلتا رہتا
ہے۔۔ کیو پری۔۔

او۔۔۔ پری۔۔ ماہم نے شرارت سے شہریار کو چڑھایا۔۔

سد ہر جاو بد معاش ورنہ پیٹو گی۔۔

ماہم نے پریشا کو جکے گلے لگیا۔۔

....We love you bhabhi.. you are the best

ارحام نے بھی اسکا ساتھ دیا۔۔

..Yes chachi love you.. you are the best

شہریار نے رونے والی شکل بنا کر ہاں بھائی اب بھا بھی آگئی ہے تو بھائی کو تو کوئی

لفٹ نہیں کرانی نا۔۔

سب ساتھ مسکرا دیے۔۔

پر پریشا کو ابھی بھی شہریار کی فیملی کے بارے میں پریشانی تھی۔۔

پریشا کو آئے بہت دن ہو گئے تھے۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ماہم اور ارحام اس سے بہت قریب ہو گئے ہر وقت اسی کے ساتھ پائے جاتے تھے۔۔۔ اور شہریار اپنی آفیس کے کاموں میں اس طرح مصروف ہوتا تھا کہ اس کے پاس سر اٹھانے کا بھی وقت نہ ہوتا تھا۔۔۔

اور پریشا بھی اس سے دور بھاگنے کے لیے دیر رات تک ماہم اور ارحام کے ساتھ بیٹھی رہتی تھی۔۔۔ انکے سونے کے بعد بھی وہی بیٹھی رہتی اسی انتظار میں کہ شہریار سو جائے پھر جاوے گی۔۔۔

اور آج بھی اس نے یہی کیا تھا۔۔۔

رات کے تین بج رہے تھے پریشا نے سوچا وہ تاڑو سو گیا ہو گا اب کمرے میں چلی جاتی ہوں۔۔۔

وہ اٹھی اور پہلے کیچن میں گئی۔۔۔ پانی پینے کے لیے۔۔۔
پانی پی کر جب وہ پلٹی تو۔۔۔

شہریار کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر وہ حیران ہو گئی۔۔۔

شہریار نے اسکی حالت دیکھ کر اپنی ایک آبرو اوپر کی اور اپنی ہنسی کو دبانے لگا۔۔۔

پریشانے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔

آپ ابھی تک نہیں سوئے۔۔۔

شہریار اسکے قریب آیا۔۔ اسکی سانسے تیز چلنے لگی۔۔۔

شہریار نے قریب آکر اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔ اور دھیمی آواز میں کہا تمہارا انتظار کر رہا۔۔۔

شہریار نے اب اپنے دونوں بازوؤں کو سلیب پر رکھ کے اسکے دونوں طرف بند کر دیے تاکہ وہ بھاگ ناسکے۔۔۔

وہ بہت گھبرا گئی۔۔۔

پری ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ شہریار نے پریشا کے گال کو پیار کرتے ہوئے
کہا۔۔۔ تو

پریشا نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھری۔۔۔ اور آنکھیں دوسری طرف کر
کے زور سے چلائی ارحام آپ یہاں۔۔۔

شہریار شرم کے مارے وہی رک گیا اور اپنی بازوؤں سلیب سے چھوڑ دی۔۔۔
پریشا جلدی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔

شہریار سمجھ گیا کہ بے چڑیل میری آنکھوں میں دھول جھونک کر گئی۔۔۔
وہ اسکی شرارت پر مسکرایا۔۔۔

اور روم میں واپس چلا گیا پر وہاں اندھیرا اچھایا ہوا تھا۔۔۔

ہلکی لائیٹ میں اس نے دیکھا پریشا نے خود کو چادر کے اندر پوری طرح سے لپیٹ
لیا تھا۔۔۔

اور ہلکی سی چرپر بھی کر رہی تھی۔۔۔

شہریار کو شرارت سوچی تو اس نے سٹی بجانا شروع کر دی اور بیڈ پر جا کر ٹیک لگاتے ہوئے بہت دیر تک بجاتا رہا۔۔۔

واپسیات، بد تمیز، چیپ انسان، چھچھورا۔۔۔ اگھھ۔۔۔

پریشاد دل ہی دل میں اسکو لفظوں سے نوازا رہی تھی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

پریشاد صبح کو سب کا ناشتہ بنا کر۔۔ ماہم اور ارحام کو اسکول، یونیورسٹی کے لیے

اٹھاتی تھی۔۔۔

شہریار خود ہی سویرے اٹھ جاتا تھا اور واک کرنے کے بعد وہ تیار ہوتا پھر سب مل کر ناشتہ کرتے اور شہریار ماہم اور ارحام کو ڈروپ کرتا ہوا خود آفیس چلا جاتا

تھا۔۔۔

پر آج شہریار واک سے ابھی تک نہیں آیا۔۔ اسکولیٹ ہو گئی تو پریشاد اسکے لیے

فکر مند ہو رہی تھی کہ پتا نہیں کہاں رہ گیا۔۔۔

وہ ماہم اور ارحام کو دیکھنے گئی کہ تیار ہے تو ناشتہ کرنے اجائے۔۔۔

پر ان دونوں کی جنگ عظیم لگی ہوئی تھی۔۔۔

کتنی دفعائیں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ مجھے پھوپھو مت بولا کرو۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آتی میری بات۔۔۔ ماہم

نے ارحام کو انگلی دیکھتے ہوئے۔۔۔ لفظوں کو چبا چبا کر کہا۔۔۔

ہاں تو پھوپھی کو پھوپھی نہیں بلاؤ گا تو کیا بھینس بلاؤ گا۔۔۔

ارحام نے چڑھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

ارحام تمہیں میں مارا دوں گی اپنی حد میں رہو۔۔۔

ماہم نے اسکا گلا دبانے کی کوشش کی۔۔۔

تو پریشانے جلدی سے اسے روک دیا۔۔۔

ماہم یہ کیا کر رہی ہو چھوٹا بچا ہے۔۔۔

بھابھی مت بچائے اس شیطان کو مار دینے دے مجھے اسکو۔۔۔

ماہم خود کو پریشا کے ہاتھوں سے نکالنے کی کر کے ارحام کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

پریشانی اسکو پھر سے روک ماہم۔۔ کیا ہو گیا۔۔ مجھے بتاؤ کس بات پر لڑ رہے
ہو۔۔۔

پریشانی پیار سے اس سے پوچھا تو ماہم نے رونی شکل بنا کر کہا۔۔
بھابھی یے مجھے پھوپھو بلا رہا ہے۔۔۔

ہاں تو؟

پریشانی نا سمجھی سے اسے پوچھا۔۔۔

تو؟

ماہم کو ایسا صدمہ لگا۔۔۔

بھابھی آپ کو پتا ہے کتنا عجیب لفظ ہے۔۔۔ پھوپھو۔۔۔

ماہم نے پھوپھو لفظ کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

اور میں کیا اسے اتنی بڑی ہو جو یے مجھے پھوپھو بلائے گا۔۔۔

وہ صدمے سے بول رہی تھی۔۔۔

پریشا کو اسکی بات پر ہنسی آگئی۔۔۔

ارے پاگل اتنی سی بات پر تم اسکو مارنے چلی تھی۔۔۔

پریشا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو ماہم کی آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔

بھابھی آپ کے لیے اتنی سی بات ہے۔۔۔ آپ کو پتا ہے اگر میری دوستوں نے

سنا تو سب میرا مذاق بنائے گی۔۔۔ وہ بیڈ پر صدمے سے بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیا بولائے تم کو ارحام پی پی۔۔۔ ہم بولو۔۔۔

پریشا نے چہرہ اباڑ کر کہا۔۔۔

ہاں پی پی۔۔۔ بولے کم سے کم اس پھوپھو لفظ سے تو اچھا ہے۔۔۔

ماہم نے ہاتھوں سے ریکشن کر کے دیکھا یا اور شکل بنا کر اپنا بیگ اٹھانے لگی۔۔۔

نہیں بلاؤ گا پی پی اور اپنی دوستوں کے سامنے بھی پھوپھو کہو گا جو کرنا ہے کر

لے۔۔۔ اووووو۔۔۔۔۔

ارحام ماہم کو چڑھا کر باہر کی طرف بھاگ گیا۔۔۔

اور ماہم غصے سے آگ بھگولا ہو گئی۔۔ اور سے زمین پر اپنا پیر پٹک دیا۔۔
پریشا نے اسکو پیار سے کہا۔۔ پلیز غصہ مت کرو میں سمجھاو گی ارحام کو۔۔
وعدہ کرے بھا بھی۔۔

ماہم نے رونی صورت بنا کر پریشا سے وعدہ لیا۔۔ تو اسنے بھی ماہم کو پکا وعدہ
کیا۔۔

اب چلو باہر کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔ ورنہ بھائی ناراض ہو جائے گے کے لیٹ
کر وادیا۔۔

بھا بھی بھائی نہیں آئے کیا۔۔

ماہم نے جب شہریار کو کھانے کی ٹیبل پر ناپیا تو پریشا سے پوچھنے لگی۔۔۔
مجھے بھی نہیں معلوم ویسے تو واک کر کے آ جاتے تھے اور آج ابھی تک
نہیں آئے۔۔

پتا نہیں کہاں رک گئے ہے۔۔۔ پریشا بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

گڈ مارنگ گائیز

شہریار کی آواز پر سب نے اسکو مڑ کر دیکھا۔۔۔

ٹریک سوٹ میں ملبوس بکھرے بالوں میں کوئی شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

گوڈ مارنگ بھائی ماہم نے شہریار کو ہاتھ پر تالی مار کہا۔۔۔

اور ارحام نے بھی کہا۔۔۔

گوڈ مارنگ چاچو۔۔۔

گڈ مارنگ مائے چیمپ۔۔۔

شہریار نے ارحام کو گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

پرپریشا نے کچھ نہیں کہا تو ماہم نے پریشا کو کوئی مار کر کہا۔۔۔ بھابھی آپ بھائی کو

گوڈ مارنگ نہیں کرے گی۔۔۔ آپ ہم دونوں سے شرمنا ہی ہے کیا۔۔۔ اچھا چلے

ہم کان بند کرتے ارحام بند کرو کان۔۔۔ ماہم نے ارحام کو اشارہ کیا تو دونوں نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔۔۔

پریشانے دونوں کو دیکھ کر کہا اسکی ضرورت نہیں۔۔۔

میں کہنے ہی لگی تھی۔۔۔

شہریار نے نہایت ہی فرمانبردار سے کہا او اچھا بیگم بولے میں سن رہا ہوں۔۔۔

پریشانے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

گڈ مارنگ۔۔۔

گڈ مارنگ مائے لو۔۔۔

شہریار نے مائے لو بہت ہی دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ جیسے کسی کو سنائی نادے۔۔۔

بھائی کہاں رہ گئے تھے آپ اتنی دیر کر دی۔۔۔ اور ابھی تک تیار بھی نہیں ہوئے

ہے ہمیں لیٹ کروا دیے گے آپ۔۔۔۔۔ اور انج لیٹ بھی آئے ہے سب ٹھیک

تو ہے نا۔۔۔

ماہم نے شہریار سے پریشانی میں یکا یکا سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔ آف فف لڑکی
سانس تو لے لو اتنے میں کتنے سارے سوال کر دیے۔۔۔ شہریار نے آنکھیں پھاڑ
کر اسکو کہا تو وہ پھر سے بولنے لگی پر شہریار نے اسکو ہاتھ کے اشارے چپ کروا
دیا۔۔۔ بتاتا ہو۔۔۔ صبر صبر۔۔۔ ہاں میرا گڑیا سب ٹھیک ہے۔۔۔ فکر مت
کرو۔۔۔

دراصل آج بہت اہم میٹنگ ہے اور میں نے ساری رات پروجیکٹ پر کام کیا ہے
بس اس کو دوبارہ دیکھنا ہے تو اس لیے تھوڑا لیٹ جاؤنگا۔۔۔۔۔
تم لوگو فکر مت کرو آج گل شیر تم دونوں کو چھوڑ آئے گا۔۔۔

اور ہاں دونوں کان کھول کر میری بات سنو اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی
گل شیر کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کی یا پھر اسکو گاڑی تیز چلانے کا کہا۔۔
تو دونوں کی تانگے توڑ کے رکھ دوںگا۔۔۔

شہریار کے چہرے پر غصہ تھا پر آنکھوں میں شرارت صاف ظاہر ہو رہی
تھی۔۔۔ اسکو پریشانی اس دن والی بات یاد آگئی۔۔۔

اور ماہم اور ارحام بھی اسکی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر اسکی باتوں کو سیریس نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہاں پریشا کے طوطے اوڑ گئے۔۔ ماہم اور ارحام چلے جائے گے تو میں اور بے چھچھورا انسان اکیلے گھر پر ہونگے آف اب میں کیا کرو کیسے بچاؤں اس سے اپنے آپکو۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے سوچنے لگی تو ماہم اور ارحام اٹھ گئے کے ہمیں دیر ہو رہی ہے ہم جارہے ہیں۔۔ اللہ حافظ وہ شہریار اور پریشا سے مل کر نکل گئے۔۔۔

پریشا کی گھبراہٹ بڑتی جارہی تھی۔۔۔

وہ جانے کے لیے آٹھ گئی تو شہریار نے اسکو روک دیا۔۔

پری۔۔۔

وہ اپنے ہونٹ کانٹنے لگی اور پیچھے مڑ کر شہریار کو جی کہا تو۔۔ اس نے پوچھا کہاں جارہی ہو ناشتہ تو ختم کر لو۔۔۔

نہیں بس میرا ہو گیا۔۔

اچھا پلیر ایک کپ کافی بنا کر مجھے کمرے میں دے جانا۔۔ اور ہاں میں نے کک
کے لیے کہہ دیا ہے کچھ دونوں میں آجائے گا۔ سوری تمہیں تھوڑی تکلیف
اٹھانی پڑھ رہی۔۔

شہریار اخبار دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔ میں کافی بنا کر آتی ہوں۔۔

پریشا جلدی سے کہہ کر وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔

وہ کافی بنا کر شہریار کے کمرے کی جانب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی جانے
لگی۔۔ دروازہ نوک کر کے وہ اندر گئی تو شہریار صوفے پر لیٹ کر لیپ ٹاپ پر
اپنے کام میں مصروف تھا۔ اسکو یہ تک دیہان نہیں تھا کہ کمرے میں کوئی
آیا ہے۔۔۔
آپکی کافی۔۔

پریشانے سائیڈ ٹیبل پر کافی کاگ رکھ کر دھیمی آواز میں کہا
شہریار نے کوئی جواب نہیں دیا تو پریشانے پھر سے کہا آپکی کافی رکھی ہے لے
لیجیے گا۔۔۔ اس بار اس نے تھوڑا زور سے کہا۔۔۔ شہریار نے پھر بھی کوئی جواب
نادیانا ہی کوئی رد عمل دیکھایا۔۔

اسکو بہت غصہ آیا تو قدرے زور سے اس نے کہا۔۔۔

شیر وو۔۔۔۔ اپنی کافی لے لینا۔۔۔

شہریار نے اپنے کانوں سے ایئر فونز نکل کر پریشا کو حیرت بھری نگاہ سے
دیکھا۔۔۔

تو اس نے آنکھیں جھکالی۔۔۔

یے تم نے کیا کہا مجھے۔۔۔

شہریار نے باقاعدہ سنجیدگی سے کہا۔۔۔ تو وہ گھبرا گئی اور جلدی سے بولی۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

شہریار نے چہرہ کو بگاڑ کر کہا۔۔ میں نے پوچھا کیا کہہ رہی ہو۔۔

وہ وہ میں آپ کی کافی لیکرائی تھی آپ سے کہہ رہی لے لیجیے گا۔۔

پریشا نے جلد سے جواب بنا کر دیا تو شہریار کو یقین نہیں آیا اس نے کہا پکا یہی

کہہ رہی تھی۔۔۔

جی جی۔

پریشا نے فٹافٹ جواب دیا۔۔

اچھا مجھے یہاں کافی دو وہاں کہاں رکھی ہے۔۔۔

شہریار نے اسکو اپنے پاس کافی رکھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

خود نہیں اٹھا سکتا۔۔۔

وہ بڑبڑائی۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔ جلدی دے کر جاو۔۔

شہریار نے بیزاری سے بولا تو وہ جلدی سے اسکے پاس گئی اور ٹیبل پر رکھ کر
بھاگنے لگی۔۔۔ تو اسکے ڈوپٹے میں رکاوٹ آنے لگی وہ آگے جانے کی کر رہی تھی
پر ڈوپٹہ کی رکاوٹ کی وجہ سے رک گئی۔۔
آفففف۔۔۔۔ میرا ڈوپٹا چھوڑو پلیز۔۔۔

اس کو پکا یقین ہو گیا کہ یہ حرکت اس شیر و کی ہوگی۔۔ اس نے شہریار کو
کہا۔۔۔ پر پھر بھی اسکے ڈوپٹے کی رکاوٹ نہیں گئی تو وہ پھر سے بولی۔۔۔
پلیز چھوڑ دو میرا ڈوپٹا۔۔۔

اس نے غصے سے پیچھے دیکھا تو اسکا ڈوپٹا شہریار کی فائل میں اٹکا ہوا تھا۔۔
وہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

پر اس نے دیکھا شہریار کا دھیان لپٹا پ میں تھا۔۔ اس نے شکر سے آنکھیں بند
کی اور جلدی سے اپنا ڈوپٹہ چھوڑ دیا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتی ہوئی باہر چلی
گئی۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

شہریار آفیس چلا گیا تو پریشا گھر میں ہر روز کی طرح بور ہو رہی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ تینوں شام کو آتے تھے۔۔۔

پریشا گارڈن میں پھولوں کے ساتھ کھیل رہی تھی جب کارپارکنگ سے گاڑی کے آنے کی آواز آئی وہ سوچنے لگی اس وقت کون آگیا۔۔

وہ تھوڑا اگے جا کر دیکھنے لگی تو وہ ارحام تھا۔۔ وہ خوشی خوشی اسکے پاس گئی تو وہ بھی بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔

چاچی۔۔۔۔۔

پریشا کے گلے لگ گیا۔۔۔

ہیلوینگ مین۔۔

اج اتنی جلدی آگئے آپ۔۔۔

پریشا نے اسکو پیار کرتے کہا تو اسنے اپنے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

چاچی سب کچھ چھوڑے پہلے مجھے کھانے کے لیے کچھ دے مجھے بہت بھوک لگی
ہے کہی میں بے ہوش ناہو جاو۔۔۔

پریشا نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔۔۔

کیا ہوا چاچی۔۔۔ ارحام نے حیرت سے پوچھا تو پریشا نے اسکے بال بیگھا کر
بولی۔۔۔

میرا دوست تھا وہ بھی تمھاری طرح تھا۔۔۔ پڑھنے کے بعد اسکو بہت بھوک لگتی
اور جب اسکو کھانا نہیں ملتا تھا تو چکر کھا کے گرنے لگتا تھا پاگل۔۔۔ بس تمھاری
بات سے وہ یاد آگیا۔۔۔

اواچھا۔۔۔ چلیں نا۔۔۔ ارحام پیٹ کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ہاں چلو جلدی۔۔۔

پریشا نے اسکو بھوک کے لیے تڑپتا دیکھا تو جلدی سے بولی۔۔۔

وہ دونوں کیچن میں گئے۔۔۔

تو پریشانے ارحام سے پوچھا۔۔

کیا کھاو گے حکم کرو۔۔

ارحام نے کہا۔۔ نوڈلز کھاو گا۔۔

اچھا میں بس ابھی بناتی ہوں آپکے لیے۔۔

ویسے آپ نے بتایا نہیں اتنی جلدی آنے کی وجہ۔۔

پریشانے نوڈلز کو چولہے پر رکھ کر بولی اور ارحام کے پاس آکر کیچن کی کرسی پر

بیٹھ گئی۔۔۔

ارحام ادا سی کہنے لگا کہ بس آج میرا موڈ نہیں تھا اس لیے جلدی اگیا۔۔

اچھا جی۔۔ چلیں بہت اچھا کیا اپنے آپکے بغیر میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔

باتیں کرتے کرتے پریشانے کے لیے نوڈلز لیکر آئی یے لے چھوٹے میاں آپکے

نوڈلز۔۔۔

ارحام نے خوشی سے کہا۔۔

تھینکس ماما۔۔۔

الویو۔۔۔

پریشا پریشان ہو گئی۔۔۔

مام۔۔۔ کیو کہا۔۔۔ شاید بھول گیا ہو گا۔ اسکی ماما اسکو اسکول کی واپسی پر بنا کر
دیتی ہو گی نا۔۔۔

پروہ لوگ کہاں ہے۔۔۔ کسی نے انکا بتایا ہی نہیں نا ہی ان کا ذکر کیا ہے۔۔۔

کیوننا ارحام سے پوچھ لو۔۔۔ اس نواب سے تو ہمت نہیں بن پاتی پوچھنے کی۔۔۔ اور نا
ہی ماہم سے پوچھ سکتی ہو کیا کہے گی بھائی نے بھا بھی کو نہیں بتایا۔۔۔

ارحام آپکی ماما بآدادی دادی۔۔۔

پریشا کی بات آدھے میں رہ گئی۔۔۔

.....Hey champ

پیچھے سے شہریار نے زور سے کہا۔

ارحام نے شہریار کو دیکھا تو اسکی طرف بھاگ کر گلے لگ گیا۔۔

شہریار نے اسکو اپنی گود میں اٹھایا تو وہ پھر سے اسکے گلے لگ گیا۔۔

...Chacho i love you

..Chacho loves you too my jaan

کیا ہو رہا ہے۔۔۔

شہریار نے ارحام کے گال کو کھینچتے ہوئے پوچھا۔۔

چاچی نے نوڈلز بنا کر دیے ہیں وہی کھا رہا تھا۔۔ اور چاچی سے باتیں بھی کر رہا

تھا۔۔۔

...That great my love

آج ایک میچ ہو جائے۔۔۔

شہریار نے ارحام کو آنکھ مار کر پوچھا۔ تو وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔۔۔ پکا۔۔۔

آپ کھلے گے۔۔

....Yes my love i will

تیار ہو جائے ہارنے کے لیے۔۔۔

ارحام نے شہریار کو فخر سے کہا تو وہ قہقہہ لگائے بننا رہ سکا۔۔

لوجی میرا شاگرد مجھے سیکھا رہا ہے۔۔ چلو او میدان میں دیکھتے ہے کون جیتتا

ہے۔۔۔

پہلے نوڈلز فینش کرو۔۔۔ جلدی۔۔۔

او کے۔۔۔

ارحام نے جلدی جلدی نوڈلز کھانے لگا تو پریشا اور شہریار اس کو ہنس کر دیکھنے

لگے۔۔۔

یا ہوووو۔۔۔ میں نے ختم کر دیے۔۔ اب میں جا رہا ہوں تیار رہنے چاچو تیار

ہو جائے۔۔۔

ارحام نے شہریار کو انگلی دیکھا کر کہا تو شہریار نے اسکی انگلی پر بوسا دیا۔۔

ہاں جاو۔۔۔ بندر۔۔۔ جب ہار جاونا تو دیکھ لینا۔۔۔ کون چیمپئن ہے۔۔۔
وہ بھاگتا ہو باہر چلا گیا۔۔۔

بھائی بھابھی کی کار ایکسیڈنٹ میں ڈبٹھ ہو گئی تھی۔۔۔

شہریار پریشا سے دوسری منہ کر کے بتا رہا تھا۔۔۔

پریشا کو شہریار کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ وہ بہت شرمندہ ہو گئی۔۔۔

شہریار پھر سے بول پڑا آج سکی پیڑنٹس میٹنگ تھی۔۔۔ سب کے پیڑنٹس آئے

تھے پر اسکے پیڑنٹس نہیں اس لیے وہ بہت اداس ہو گیا اور جلدی گھرا گیا۔۔۔

پریشا کی آنکھوں سے آنسو سمندر کی طرح بھنے لگے۔۔۔

شہریار نے اسکی طرف منہ کیا اسکی آنکھیں سرخ لال ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے آہستہ سے کہا۔۔۔

پریشا میرے ماما بابا بھی۔۔۔

پریشا کو جھٹکے پر جھٹکا لگا۔۔۔ وہ وہی رک گئی۔۔۔

اور شہریار اپنے آنسو چھپانے کے لیے۔۔ جلدی سے باہر بھاگ گیا۔۔

پریشا سوچنے لگی۔۔ کے کبھی کبھی ہم کتنے

غلط سوچتے ہیں اگلے بندے کو خوش دیکھ کر سوچتے ہیں اللہ نے ہر کسی کو خوشی دی ہے اور صرف ہمیں ہی دکھوں سے برہ دیا ہے۔۔ یہ نہیں دیکھتے کہ اس بندے کی ہنسی کے پیچھے کتنا بڑا دکھ چھاپا ہوا ہے۔۔

ہم لگتا ہے اللہ نے صرف ہمارے لیے زیادہ آزمائشیں رکھی۔۔ پر دوسروں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کوئی ہم سے زیادہ بڑی آزمائش میں ہے۔۔

میں کتنی غلط تھی یہی سوچتی تھی شہریار کتنا خوش ہے پر اسے تو اپنی ساری فیملی کو کھو دیا ہے۔۔

مجھ سے زیادہ تو وہ درد میں ہے۔۔

میں سمجھتی تھی۔۔ میں ہی دکھی ہوں۔۔ جو میرے بابا مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے پر اصل تو درد میں شہریار، ماہم اور ارحام ہے۔۔ پر پھر بھی وہ سب اپنا دکھ ظاہر نہیں کرتے۔۔

سب سے زیادہ تو ارحام بیچارے کا نقصان ہوا ہے اتنی سی عمر میں اسکے پیڑنٹس
چلے گئے۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کر دے میں نے مایوسی کی۔۔۔ میں اپنے گناہ کی
معافی مانگتی ہوں۔۔۔ یقیناً میں غلط تھی۔۔۔ اس دنیا میں مجھ سے زیادہ لوگ بڑی
بڑی آزمائشوں میں ہے۔۔۔ میرا دکھ تو انکے سامنے کچھ بھی نہیں۔۔۔
وہ زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔ اتنا وہ اپنے بابا کے جانے پر بھی
نہیں روئی تھی۔۔۔

پریشا بہت دیر رونے کے بعد باہر آئی تو اسکو گارڈن سے چلانے کی آوازیں آرہی
تھی۔۔۔ وہ جلدی سے وہاں گئی۔۔۔ تو شہریار اور ارحام فوٹ بال کھیل رہے تھے۔۔۔
شہریار نے بال پر قبضہ کر لیا تھا اور صرف خود ہی کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ اور
ارحام اس پر چلا رہا۔۔۔

چاچو پلیز ایک دفعا بال پاس کر دے دیں پلیز۔۔۔۔

شہریار کو۔ بہت غصہ آیا۔۔۔ جب بھی کوئی اس سے بال چھین کر لے جاتا تھا
اسکا خون کھولنے لگا تھا۔۔۔

اس نے پریشا کو چہرہ اباڑ کر دیکھا۔۔۔

تو پریشا نے ہلکا سا مسکارا کر کندھے اچکائے اپنے کالر کو پکڑ کر تنزیا مسکرانے
لگی۔۔۔

شہریار دانت چباتا رہ گیا۔۔۔ اور وہ ارحام کے پاس چلی گئی۔۔۔

...Wow chachi you are champion

اپنے کہاں سے سیکھا ہے فوٹ بال۔۔۔

ارحام پریشا کی بال کو کیک کرنے پر اپریس ہو کر بولا۔۔۔

بچپن میں اپنے محلے میں کھیلتی کرکٹ۔۔۔ وہ آگے کہنے لگی پر شہریار نے طنز سے
کہا۔۔۔

چیمپ اسکو بتا دو یے کرکٹ نہیں فوٹ بال ہے۔۔۔۔۔

پریشانے اسکو انگلی دیکھا کر کہا۔۔۔ آئیے مسٹر شہریار ہو گے تم چیمپئن اپنے لیے۔۔۔ پر ہم پر یے روعب ناڈالو۔۔۔ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔ کیوارحام۔۔۔ پریشانے ارحام کے کاندھے پر ہاتھ کر کہا تو۔۔۔ ارحام نے بھی جوش سے کہا تو چاچو ہو جائے مقابلہ۔۔۔

ہاں ہو جائے۔۔۔ تم دونوں ایک ٹیم میں ہو جاؤ میں ایک اکیلا۔۔۔
ڈن ہے۔۔۔ پریشانے زور سے کہا۔۔۔

اومیڈم ہار جاو گی۔۔۔

شہریار نے اسکا حوصلہ دیکھا تو تنزیا بولا۔۔۔

پریشار ضاڈرتی تو کسی کے باپ سے بھی نہیں ہے۔۔۔

شہریار نے کہا۔۔۔ اومیڈم بے ایمانی نا کرو۔۔۔

پریشانے اسکو نا سمجھی سے دیکھا تو وہ بولا۔۔۔

پریشار ضا نہیں۔۔۔ پریشا شہریار عالمگیر۔۔۔

شہریار نے شکل بنا کر اسکو چڑھانے کے انداز میں کہا۔۔۔

آپکا کوئی حق نہیں کے آپ مجھے پریشا شہریار کہے۔۔۔ میری مرضی ہے۔۔۔

پریشا نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

ارے حق کی بات مت کرو۔۔۔ وہ تو پتا نہیں کیا کیا ہے۔۔۔ بتانے پے آیا

تو۔۔۔ وہ چپ ہو گیا۔۔۔ اور اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے لگا۔۔۔

پریشا کے طوطے اوڑ گئے۔۔۔ اس نے شہریار کو اپنی آنکھیں دکھائی اور ارحام کی

طرف اشارہ کیا۔۔۔ (بچے کے سامنے واپسیات گیری سے باز آ جاو۔۔۔)

شہریار اسکی حالت پر قہقہہ لگائے بنانا رہ سکا۔۔۔

اب پرسنل انٹیکس ہو رہے ہیں اس سے پہلے کے گولیاں اور بارود چلائے۔۔۔ میچ

شروع کرے۔۔۔

ارحام نے ان دونوں کا لڑتے دیکھا تو شرارت سے بول اٹھا۔۔۔

اور وہ دونوں اسکی بات پر مسکرا دیے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پریشا نے اسکو گلے لگا کر سر پر بوسا دیا۔۔

چلیں شروع کریں گیم پریشا نے اپنے ڈوپٹے کو اچھی طرح سے باندھتے ہوئے

کہا۔۔

شہریار نے بال کو اوپر اچھالا اور گیم شروع ہو گیا۔



پریشا اور ارحام دونوں بال کو گول ہونے سے بچا رہے تھے کیونکہ شہریار بال

انکے ہاتھ نہیں لگنے دے رہا تھا۔۔ تو دونوں نے یہی سوچا کہ بال ہاتھ نہیں

لگ رہا تو کم از کم بال کو گول کرنے سے بچانا ضروری ہے۔۔

شہر یار نے بھی کچھی گوٹیاں نہیں کھلی تھی۔۔۔

اس نے میدان میں آتے ہی گول کر دیا۔۔ اور ان دونوں کو چڑھانے لگا۔۔۔

ارے میرے بچوں رونامت۔۔ چاہو تو ابھی گیم چھوڑ دو۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں

بتاؤں گا نا ہی تم لوگوں کو زندگی میں کبھی یاد کرواؤں گا۔۔۔ شہر یار نے دونوں کو

ایک موقع دیا۔۔۔

ارے چاچو ابھی تو گیم باقی ہے۔۔۔

ارحام نے اسکو تنزیا کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر رونا نہیں۔۔۔

شہر یار نے اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ہاں چاچو آپ ریڈی رہیے ہمیں ایس کریم کھلانے کے لیے۔۔۔

دیکھتے ہے۔۔۔

شہر یار نے ایک آبرو اوپر کر کے شکل بنائی۔

گیم دوبارہ شروع ہونا۔

شہریار نے بال ارحام کی طرف پھینک دی اور خود ڈرامائی انداز میں چلایا۔۔

.....Oh shit

پریشا ارحام سے کہنے لگی ارحام بال مجھے پھیکو تا کہ آگئے لے جاو پر شہریار نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور اپنے ساتھ پیچھے روک دیا۔۔ اور اسکو اشارہ کیا۔۔۔ کے ارحام کو خود کرنے دو گول۔۔

پریشا نے بھی اسکی بات مان لی اور ارحام کو گول کرنے کے لیے آگے بھیج دیا۔۔

جیسے ہی وہ گول کر گیا۔۔

شہریار جھوٹ موٹھ کے غصے سے چلایا۔۔

اور پریشا اور ارحام نے ایک دوسرے کو دونوں ہاتھوں سے تالیاں مار کر گول کی خوشی منانے لگے۔۔

شہریار ارحام کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ جب ارحام نے اسکی طرف دیکھا تو وہ شکل
لٹکائے کھاڑا ہو گیا۔۔۔

ارے چاچو میں نے کہا تھا نا آپکو ہر ادو نگا۔۔۔ دیکھ لے۔۔۔

شہریار نے کہا۔۔۔ یار تم تو اچھے پلیر ہو گئے ہو لگتا ہے تم سے کلاس لینا پڑ ہے
گی۔۔۔

ارحام نے فخر سے کہا۔۔۔ دیکھوں گا۔۔۔

شہریار نے اسکو گدگدی کر کے کہا۔۔۔ اچھا بھائی اب مجھ سے ڈرامے صحیح
ہے۔۔۔

شہریار اور پریشاں بار ارحام سے گول کرواتے۔۔۔ اور خود تھوڑی بہت کوشش
کرتے تاکہ اسکو محسوس نہ ہو۔۔۔

شہریار کا موبائل بجا تو گیم کو بیچ میں چھوڑ کر وہ کال سننے کے لیے چلا گیا۔۔۔

پریشا اور ارحام بھی اندر جانے لگے تو پیچھے سے ماہم کی آواز پر رک گئے۔۔۔

ہیلو گائز۔۔۔

ماہم خوش مزاجی کے ساتھ انکے قریب آئی۔۔۔

ہیلو پھوپھو۔۔۔

ارحام نے اسکو چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارحام کے بچے تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے۔۔۔

ماہم نے اسکو دھمکی دیتی کہا۔۔۔

ماہم۔۔۔ میں نے کیا کہا تھا تمہیں۔۔۔

پریشا ماہم کے آگے آگئی اور اسکو اپنا کیا ہوا وعدہ یاد دلانے لگی۔۔۔

بھابھی۔۔۔ اپنے کہا تھا سمجھائے گی پر اپنے اسکو ابھی تک نہیں سمجھیا۔۔۔

تھوڑا وقت تو دے دو۔۔۔ سمجھاؤ گی۔۔۔ پلیز۔۔۔

پریشا کی بات وہ تھوڑا ٹھنڈی ہوئی۔۔۔

اچھا ناراض نا ہوئے میری پیاری بھابھی جی۔۔۔ یہ بتائے کھانے میں کیا

ہے۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔

ماہم نے میسنی شکل بنا کر کہا۔۔

کھانا تو میں نے نہیں بنایا

پریشا پریشان سے بولی۔۔۔

ارے میری جان فکر مت کریں کوئی بات نہیں آرڈر کر لیتے ہے۔۔

ماہم نے پریشا کے دونوں گالوں پر پیار کرتے کہا۔۔

نہیں باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں ویسے بھی انکو آتے آتے آدھا گھنٹہ لگا

جائے گا۔۔۔ جب تک تو میں بھی بنو لوں گی۔۔۔

پریشا نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

چاچی فکر مت کریں آج تو باہر سے ہی کھانا منگوائے گے۔۔۔ اور ویسے بھی چاچو

ہار گئے ہے تو اب انکو ہماری ہر شرت پوری کرنے پڑے گی۔۔۔

ارحام نے پریشا کا ہاتھ پکڑ کے کہا تو پریشانے کہا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔

بھائی کس چیز میں ہار گئے۔۔۔

ماہم نے آن سے سوال کیا تو۔۔ ارحام نے خوشی خوشی اسکو سارا واقعہ بتا دیا۔۔۔

تینوں مل کر اندر گھر میں گئے اور صوفے پر تھپ کر کے بیٹھ گئے شہریار کے

انتظار میں۔۔۔

آف فف آج تو بہت تھک گئی پر بہت مزہ آیا۔۔۔۔

پریشا صوفے پر ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بولی۔۔۔

ہاں بہت مزہ آیا۔۔۔۔

ارحام نے اسکو گلے لگاتے کہا۔۔۔

اور پریشا کا ڈوپٹہ اپنے منہ پر رکھ دیا۔۔۔

پریشانے حیرت سے اسے دیکھا اور پوچھا یے کیا کر رہے ہو ارحام۔۔۔

چاچی آپکے پاس سے ماما جیسی خوشبو آتی ہے۔۔۔

پریشا کو اسکی بات پر رونا اگیا۔۔۔ اس نے ارحام کو زور سے گلے لگیا۔۔ اور سر پر
بوسا دیا۔۔۔

ارحام۔۔۔

پریشا نے پیار سے اسے بلایا۔۔ وہ اسکے بالوں پر ہاتھ بھی پھر رہی تھی۔۔۔
جی ماما۔۔۔

ارحام نے اپنی بے دہانی میں کہا تو پریشا کا دل ترپ اٹھا۔۔۔

ارحام کیا میں آپکی ماما بن سکتی ہوں اگر آپ چاہے تو۔۔۔ میں آپکی اصلی ماما تو نہیں

بن سکتی پر میں کوشش کروں گی کہ آپکو آپکی ماما کی کمی محسوس نہ ہونے

دو۔۔۔ آپکی ہر چیز کا دھیان رکھوں گی جیسے آپکی ماما کرتی ہے۔۔۔ تاکہ ائیندا

آپ اس طرح پیڑنٹس میٹنگ سے بھاگ کر نائے۔۔۔ آپکی پریشا چاچی نہیں

بلکہ ماما آپکے پیڑنٹس میٹنگ میں انگلی۔۔۔ اگر آپ چاہے تو ارحام۔۔۔

پریشا نے ارحام سے ڈرتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

ارحام اسکی گود سے اٹھ کر اسے دیکھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد بولا۔۔۔

پر میری ماما تو ہے تو میں آپکو ماما کیسے بولا سکتا ہوں۔۔۔

اس کا ایک ہل

ماہم نے تھوڑا سوچ کر خوشی سے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟

ارحام اور پریشانے ساتھ ساتھ کہا۔۔۔

وہ بے کے ارحام آپکو چھوٹی ماما بلا سکتا ہے۔۔۔

ماہم نے ان دونوں کو بتا کر اپنی دونوں آبرو کو اوپر کیا۔۔۔

یے ارحام پر ہے۔۔۔ وہ مجھے کہے یا نا۔۔۔ پر میں ارحام کو دل سے قبول کرو

گی۔۔۔ کیونکہ میں اس درد سے گزر چکی ہو۔۔۔ مجھے اچھے سے معلوم ہے کے

ایک بچے کو اپنی ماں کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ جس طرح میں نے اپنی ماں

کے بغیر اپنی زندگی گزاری میں نہیں چھاتی کے ارحام بھی بھی اسی درد سے

گزرے۔۔۔ اسکو اپنی ماما یاد آئے گی۔۔۔ ہم بھی کبھی انکو نہیں بھولے گے پر
ارحام کے پاس اپنی چھوٹی ماما ہو گی جو اسکو ہمیشہ خوش رکھنے کی پوری کوشش
کرے گی۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔۔ جب ارحام خوش ہو گا تب ہی اسکے ماما بابا اللہ پاک کے پاس
خوش ہونگے کے ہمارا بیٹا ارحام خوش ہے۔۔۔

پریشانی ماہم کی طرف منہ کر کے بات کر رہی تھی۔۔۔ اور اب وہ ارحام کو
کھالی نظروں سے دیکھنے لگی کہ وہ کیا کہتا۔۔۔

ارحام کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

کیا بابا اور ماما مجھے خوش دیکھے گے تو خوش ہونگے۔۔۔

ارحام نے نہایت ہی معصومیت سے کہا۔۔۔ تو پریشانی سر ہلا کر اسکو یقین

دلا یا۔۔۔ اور اسکے گال کو ایک ہاتھ سے پیار کر یا۔۔۔

او کے چھوٹی ماما۔۔۔ اج سے آپ میری ماما ہے۔۔۔

ارحام نے پریشا کو پھر زور سے گلے لگا کر کہا۔۔

پریشا کے خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔

اس نے بھی اپنی باہیں اسکے گرد پھلا دی۔۔

چاچی او سوری ماما الو یو سو مچ۔۔۔

اب میں اپنے سب دوستوں کو بتاؤں گا کہ میری ماما بھی ہے۔۔

آپ مجھ سے پیار کرتی رہے گی نا۔۔

ارحام نے بھرے ہوئی آواز میں پریشا سے پوچھا۔

جی میری جان بہت بہت زیادہ کرو گی۔۔۔ سب سے زیادہ۔۔۔

ماہم وہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

پریشا نے اسکو اپنے پاس بلایا تو وہ جھٹ سے اسکے گلے لگ گئی۔۔

کیا ہوا میری چندا۔۔۔

پریشا نے ماہم سے پیار سے پوچھا۔

کیا آپ مجھے بھی پیار کرے گی۔۔ میرے بھی تو ماما بابا نہیں۔۔۔

ماہم نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔

تو پریشا کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل ائے۔۔۔

ہاں میری گڑیا کیوں نہیں تم دونوں اب میرے لیے جان سے بڑھ کر ہو۔۔۔ اور

جہاں تک پیار کرنے کی بات ہے تو اسکی تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

شہریار بے سب کچھ کب سے دیکھ رہا تھا انکو دیکھ کر وہ بھی بولا۔۔۔

اور میں بھی تو اکیلا ہوں مجھے بھی تو پیار کی ضرورت ہے۔۔۔

اسکی آواز میں بھی دکھ تھا۔۔۔

وہ انکے قریب آیا اور ارحام کو پریشا کی گود سے اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا۔۔۔

ماہم بھی اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

شہریار کے ایک طرف ارحام تھا اور دوسری طرف ماہم

پریشا بھی شہریار کی ایک طرف آکر کھڑی ہو گئی جس طرف سے اس نے ارحام اٹھیا
ہوا تھا وہ اس طرف آئی۔۔۔۔۔ شہریار نے سب کو زور سے کس لیا۔۔۔

...I love you my life lines

شہریار نے ارحام اور ماہم کو بوسا دیکر کہا۔۔۔۔۔

سچ کہتے ہیں مشکل وقت میں ہمیں ہمارے اپنوں کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

اگر اپنے ساتھ نا ہو تو ہر کوئی فرد اپنا دکھ غم اور پریشانی لیکر اکیلے میں سسکتا

رہے گا۔۔۔۔۔ پر جب سب ساتھ ہوں گے تو غم بٹانے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو گا۔۔۔۔۔

اور زندگی اچھی اور پرسکون گزرے گی۔۔۔۔۔ اسی لیے ہمیں ہمیشہ یہی کوشش

کرنی چاہیے کہ اپنوں کی زندگیوں کو آسان بنائے اور انکے دکھ درد میں شامل

رہے۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡

پریشا کمرے میں آئی تو آج اتنے دنوں میں پہلی دفعہ اس نے شہریار کے کمرے

میں لگے ہوئے پکچرز پر دیہان دیا۔۔۔۔۔

اسکی فیملی پک تھی سب بہت خوش تھے اس فوٹو میں۔۔

پریشا کے دل میں آیا نا جانے کس کی نظر انکو لگ گئی۔۔ کتنے خوش تھے۔۔ ایک
پل میں سب بکھر گئے۔۔

وہ اپنی ہی خیالوں میں تھی جب پیچھے سے شہریار نے اسکی کان میں سرگوشی
کی۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔

پریشا نے جھٹکا کہا کراسے سے دیکھا۔۔۔

ڈڑومت میں ہو۔۔۔

شہریار نے آہستہ سے کہا۔۔۔

...Thank you so much

شہریار نے پھر سے اسکے کان کے آگے کہا۔۔۔

کس لیے۔۔۔

پریشانے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

اج کے لیے۔۔

شہریار نے ارحام اور ماہم والی بات کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔

تھینکس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔

پریشانے نے آہستہ سے کہا۔۔

شہریار نے پریشا کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔

پری بہت دونوں سے تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔

پر ہر بار تم بات کو بیچھ میں چھوڑ کر چلی جاتی ہو۔۔۔

شہریار سنجیدہ اور نرم لہجے میں بول رہا تھا۔۔

اس نے پریشا کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اسکو اپنے دل پر رکھ دیا۔۔

پریشا آج پھر سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

پر شہریار نے اسکو زور سے اپنی طرف کھینچ دیا۔۔

اج نہیں پری۔۔۔ پلیز آج مجھے کہنے دو۔۔۔ بہت انتظار کر لیا۔۔۔ اب نہیں
شہریار نے اپنا سر ہلا کر کہا۔۔۔

کیسے شروع کرو کہاں سے کرو۔۔۔ بہت کچھ بولنا چاہتا ہوں پر الفاظ نہیں چن پارہا
ہوں۔۔۔

پری یقین نہیں اتا۔۔۔ کیسے ہو گئی محبت۔۔۔ پتا بھی نا چلا۔۔۔

۔۔۔ ماما بابا کے جانے کے بعد بہت اداس رہنے لگا تھا۔۔۔ ہر وقت غصہ آتا تھا۔۔۔

۔۔۔ پر جب سے لاہور آیا اور تم سے ملا اس دن سے خوش رہنے لگا۔۔۔ ہلا کے

تم پر اور تمہاری حرکت پر غصہ آتا تھا۔۔۔ پر گھر آکر میں خود کو فریش فیل کرتا

تمہاری باتیں یاد کر کے۔۔۔۔۔

اور دل کرتا تھا ہر وقت تم میرے سامنے رہو۔۔۔ تاکہ تم شرارتے کرو اور میں

خوب ہنسوں۔۔۔ اور ساتھ میں تم کو تنگ بھی کرتا رہوں۔۔۔

سب دوستوں سے پھر سے ملنے لگا۔ اور ان سے پہلے کی طرح بات کرتا۔۔۔ تو
سب کہتے خیر ہے نا۔۔ کہی لاہور میں کوئی پسند تو نہیں آگئی ہے۔۔ پکا یقین
ہے۔۔ کوئی تو ہے جس نے تجھے ہنسانے پر مجبور کیا ہے۔۔۔۔
اور میں بے کہہ کر ٹال دیتا کے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔
اور سچی میں ایسا کچھ تھا بھی نہیں۔۔

پر نکاح جیسے مضبوط رشتے میں بندھ جانے کے بعد میں تم کو نوٹ کرنے لگا۔
تم سے نکاح کے بعد مجھے اپنی ذمیداریوں کا احساس ہونے لگا۔
شاید یہ رشتہ اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اللہ پاک میاں بیوی میں پیار ڈال دیتا
ہے۔۔۔ اور وہ دونوں اچھے سے اپنی ذمیداریوں کو سمجھنے لگتے ہیں۔۔۔

ایک دن میں بھی تم پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔۔ مجھے خود پر یقین نہیں آ رہا تھا بے
پکا نکاح جیسے پاک رشتے کی وجہ سے تھا۔۔۔۔ میرا دل تم کو دیکھ کر بار بار اچھل
کو د کرتا۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا اور سر کھجاتے ہوئے بولا۔۔

بہت دن یہ بات خود سے بھی چھپائی پر چھاپا ناسکا۔۔ اور تمہارے پاس آگیا

اپنی محبت کا اظہار کرنے۔۔

پر ہر بار تم بھاگ جاتی۔۔

پر آج موقع ملا ہے تو کہتا ہوں

..Pari i love you

اس نے پریشا کے سر پر ...I cant live without you i love you parisha

بوسا دیا۔۔ اور پھر سے کہا۔۔

میں تمہیں مجبور نہیں کرو گا۔۔ جب تک تم اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کر

لیتی۔۔ جب تک تم اس رشتے کو نئے سرے سے نہیں شروع کرو گی تب تک ہم

اس رشتے کو اسے ہی چلاتے رہے گے جیسے چلاتے آرہے تھے۔۔

میں نے اپنی محبت کا اظہار کر دیا۔۔۔ تاکہ تم اسکے بارے میں سوچو اور اگے
بڑھنے کا فیصلہ کرو۔۔۔

میں تمہارا جواب کا انتظار کرتا رہوں گا۔۔۔

پریشا اسکی آنکھوں میں اپنی اپنی آنکھیں ڈالی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔

شہریار کو لگا وہ بھی ابھی اظہار کر دے گی۔۔۔

آ—————

شہریار زور سے چلایا۔۔۔

کیونکہ پریشا اسکی پیر پر اپنا پیر مار کر و اشروم کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔

شہریار نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر چلایا۔۔۔

چڑیل۔۔۔ جنگلی بلی۔۔۔ کہی کی۔۔۔

سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا۔۔۔

شہریار زور سے دھاڑا۔۔۔

پریشانے منہ نکل کر کہا۔۔

بھوت۔۔۔۔۔

پہلے اظہار کرنا تو سیکھ لو۔۔۔ پھر کرنا اظہارے محبت۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے کوئی

اسپیچ رٹ کر آئے ہو۔۔۔

وہ پھر سے اندر چلی گئی۔۔۔

دوباراً پھر سے منہ نکل کر بولی۔۔

کسی نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا میری شرارتے پسند ہے بھگتو اپنے الفاظوں پر۔۔۔

اور ہاں تب تک کو شششن کرتے رہو جب تک میں نامان جاؤ۔۔۔ اس نے پھر سے

دروازہ بند کر دیا۔۔۔

شہریار نے کہا۔۔۔ بیٹا کو شششیں جاری رکھو گا۔۔۔

شہریار عالمگیر نے ہار ماننا نہیں سیکھا۔۔۔

اور سن لو پریشا شہریار کو ششیں کرو تو ڈر کے بھاگ مت جانا۔۔۔

شہریار نے چلا کر کہاتا کے آواز باتھ روم تک آرام سے چلی جائے۔۔۔

ارے نہیں ڈرتی پریشا شہریار۔۔۔

بس اظہارے محبت کروا کے دیکھا۔۔۔۔۔

پریشا نے بھی باتھ روم سے چلا کر کہا۔۔۔

اور دونوں ہنس دیے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

شہریار ان سب کو ایس کریم کھلانے کے لیے آیا تھا۔۔۔

ارحام اور ماہم کے کہنے پر لونگ ڈرائیو بھی کروائی۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں جا کر سونے لگے۔۔۔

ارحام نے اسکو آج یے کہ کر بھیج دیا کے آرام کر لے آپ۔۔۔

اج میں سو جاؤنگا۔۔۔

وہ کمرے میں جانے سے ڈر رہی تھی۔۔ پر ہمت کر کے گئی تو پورا کمرے میں
اندھیرا اچھایا ہوا تھا۔۔

اس نے آگے بڑھ کر کمرے کی روشنی جلائی۔۔ اسکی نظر بیڈ پر گئی تو اس نے
دیکھا۔۔

شہریار بیڈ پر الٹا منہ سویا ہوا تھا۔۔

پلیز لائٹ بند کر دو۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔

وہ پریشان ہو گئی ویسے تو دیر تک جاگتا ہے آج کیا ہو گیا۔۔

خیر سو جائے۔۔

مجھے کیا۔۔

وہ لائٹ بند کرنے لگی تو

شہریار نے کہا۔۔ کل میرے دوست آئے گے۔۔ شام کو تیار رہنا۔۔

ماہم نے پریشا کو جانے کے لیے زور دیا۔۔

چھوڑوا انکو کیا کرو گی۔۔

سب کچھ سیٹ کر کے رکھ آئی ہو۔۔

بس اب مجھے تنگ کرنے کے لیے بلا رہے ہیں تم کھانا کھاؤ۔۔ ورنہ دیر ہو جائے گی۔۔

پریشا نے بیزاری سے کہا۔۔

بھابھی جائے ناشاید ضروری کام ہو شاید۔۔

ماہم نے اپنے بھائی کی حمایت میں کہا تو۔۔

پریشا تب گئی۔۔

اور دل میں بولی بھائی کی چمچی۔۔ تم نہیں جانتی اپنے بھائی کو۔۔

اچھا بابا جاتی ہو تم دونوں اچھے سے ناشتہ کر کے جانا۔۔ ورنہ۔۔

پریشانی آنکھیں کھول کر سر کو تھام لیا۔۔۔ آفففف پتا۔ نہیں کیا افت آگئی
ہے۔۔۔

میں ابھی آئی وہ ماہم اور ارحام کو کہہ کر گئی تو دونوں نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔
پریشا کمرے میں گئی تو شہریار آرام سے تیار ہو رہا تھا۔۔۔

اور پھر سے چلایا پریشا۔۔۔۔۔ چڑیل۔۔۔

چڑیل اسنے آہستہ سے کہا اور خود ہی مسکرانے لگا۔۔۔

پریشانی دروازے کو زور سے کھٹکتیا۔۔۔

شہریار نے اسکو پیار سے دیکھا تو پریشانی اسکو اپنی خونخوار نظروں سے نوزا۔۔۔

شہریار نے ڈریسنگ کی طرف منہ کر دیا اور ہنس کر اپنی دونوں آبرو اوپر کر

دی۔۔۔

اور پھر سے بال بنانے لگا۔۔۔

وہ مجھے کوٹ پہناؤ۔۔۔

پریشا کو حیرت ہوئی اتنی سی بات کے لیے کتنا زور سے چلا رہا تھا۔۔۔ اسالگ رہا تھا۔۔۔ قبض ہوئی ہو۔۔۔

واپسیات۔۔۔

ہاتھوں کی مضبوط مٹھی بنا کر اسنے خود پر قابو پا کر اسکا کوٹ لیا۔۔۔ اور شہریار کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔۔

پر شہریار اپنے بال بنانے میں مصروف تھا۔۔۔ جیسے اسکو دیکھ نہیں رہا ہو۔۔۔

وہ کب سے اسکے لیے کوٹ پکڑے کھڑی رہی پر اس صاحب کو کوئی فرق نہیں پرہا۔۔۔

پریشا نے زمین پر زور سے پیر مارتا کہ اسکا دیہان اپنی طرف کر سکے۔۔۔

ارے تم کھڑی تھی کیا۔۔۔ سوری میرا دیہان نہیں گیا تھا۔۔۔

شہریار نے بھرپور ایکٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پریشا نے غصے سے لمبا سانس لیا۔۔۔

اور اسکو آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔۔ کے پہن لو۔۔۔

اوہاں۔۔۔

شہریار نے اسکا غصہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔۔۔ اور اپنا بازو کوٹ میں ڈال

دیے۔۔۔

او کے بائے۔۔۔

وہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

پریشانے شکر کا سانس لیا۔۔۔

وہ اپنے کام سے ڈرینگ میں جانے لگی۔۔۔

دروازے پر ناک ہونا اس نے دیکھا شہریار تھا۔۔۔

وہ میں اپنا موبائل بھول گیا ہو۔۔۔

شہریار بالکل سنجیدہ سے آیا اور موبائل لیکر چلا گیا۔۔۔

وہ پھر سے اپنے کام کے لیے جانے لگی۔۔۔

شہریار پھر سے دروازہ نوک کر کے آیا۔۔

وہ میں اپنا والیٹ بھول گیا ہو۔۔۔

وہ ڈریسنگ سے اپنا والیٹ اٹھا کر پاکٹ میں ڈالتے ہوئے چلا گیا۔۔

پریشا کو اسکی بات اتنی ناگوار گزری۔۔۔

کے تیسری بار کے لیے وہ دروازے پر ٹیک لگا کر رک گئی کے اب پھر سے کچھ
لینے آگے۔۔۔

اور یہی ہوا شہریار پھر سے آیا۔۔ تو پریشا کو پا کر بولا۔۔۔

وہ میں کچھ بھول گیا ہوں۔۔۔

جی فرمائیے۔۔۔

پریشا نے بہت ہی نرمی سے پر خاصی ناگواری سے کہا۔۔۔

ہائے یہ ظلم عدائے آپکی۔۔۔

شہریار نے دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کی اور مسکرایا۔۔۔

دیکھا و کیا ادائیں؟

پریشانے شہریار کے سر پر آنکھوں سے اشارہ کر کے کہا۔۔۔

ہائے آپکی انہیں باتوں پر تو ہم دل ہار بیٹھے ہے ظالم۔۔۔

جان سے مار دوں گی۔۔۔

پریشا چڑ کر بولی۔۔۔

ہائے ظالم ایک بار آپ ہمارے ہو جائے خود ہی آپکے قدموں میں جان دے دیں گے۔۔۔

شہریار اسکو چڑھنے کے لیے ایسی اور بھی باتیں کرنے لگا۔۔۔ جب کے اسکو خود چھچھور پن محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

چھچھور بازی سے باز نا انا۔۔۔

پریشانے غصے سے مسکرا کر کہا۔۔۔

اپنی بیوی سے چھچھور پن نہیں محبت کی جاتی ہے ظلم۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

شہر یار نے پھر سے اسکو تپایا۔۔

پریشا نے اپنی آنکھوں کو اوپر کے بند کیا۔۔ غصہ زبت کرتے ہوئے بولی۔۔

آفففف یے ظلم کہنا تو بند کرو زہر لگ رہے ہوں۔۔

تو آپ کو نسا شہد لگ رہی ہے۔۔

شہر یار نے اتنی جلدی میں جواب دیا کہ خود بھی پریشان ہو گیا۔۔

...O i mean to say that

وہ کہنے لگا۔۔ پر پریشا نے اپنے ہاتھ سے اسکو رک دیا۔۔

پلیز اب نہیں سنی جاتی آپکی بک بک۔۔

جو رہ گیا تھا وہ لے اور جائے ورنہ دیر ہو جائیگی وہ دونوں بھی آپکا انتظار کر رہے

ہونگے۔۔

اج جانے کا موڈ نہیں ہو رہا۔۔

شہر یار نے پریشا کی طرح دروازے پر ٹیک لگا کر اداسی والی شکل بنا کر کہا۔۔

او تو رک جائے خوب خاطر تو اضع کرو گی۔۔

پریشانے تنزیا کہا۔۔

ہائے ہماری ایسی قسمت کہا۔۔

شہر یار نے پریشا کے قریب ہوتے کہا۔۔ تو اسکا دل زور سے دھڑکا۔۔

اور کتنا ڈر ماحلے گا۔۔ اپنا کام کرے اور جائے بھی۔۔

پریشانے اسکے اگے ہاتھ جوڑے۔۔

ارے ہاں ضروری چیز تو لینا بھول گیا۔۔

شہر یار نے شرارت سے کہا۔۔ تو پریشا کی آنکھیں کھول گئی۔۔

لے لو۔۔

شہر یار پریشا کے قریب آکر بولا تو وہ تھوڑا پیچھے ہو گئی۔۔

ہاں لے لیں۔۔

پریشانے تھوڑا گھبرا کر کہا۔۔

لے لوں۔۔۔

شہر یار نے آہستہ سے سرگوشی کی۔۔۔

ہاں ہاں لے لیں اور جائے پلیر یہاں سے

پریشا نے بیزاری سا کہا وہ بھاگنے کا سوچا رہی تھی پر یہ سوچ کر رک گئی کے

شہر یار اسکو ڈرپوک نابول دے۔۔۔۔۔

چاچو ووو ووو۔۔۔۔۔

ارحام نے شہر یار کو نیچے سے آواز دی۔۔۔

ہاں آیا بس۔۔۔۔۔

شہر یار نے بھی چلا کر بیزاری سے کہا۔۔۔

شہر یار نے پریشا کی طرف مسکرا کر دیکھا اور جلدی سے اسکے گال پر بوسہ دے کر

ایسے بھاگا۔۔۔ جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

پریشا کے ہوش ہی اڑ گئے۔۔۔

تمھاری تو۔۔ واپسیات انسان۔۔ وہ شہریار کے پیچھے بھاگی۔۔

شیر و و و کے بچے۔۔۔۔۔

شہریار کو بھاگتا دیکھ کر وہ پیچھے سے غصے سے بولی۔۔۔

اسکا بدلا تم سے سود سمیت لوگی۔۔

پریشانے انگلی دیکھا کر اسکو دھمکی دی۔۔

ہائے کہی مر ہی نا جائے ظالم۔۔۔۔

شہریار نے مسکرا کر کہا تو وہ اور زیادہ تپ گئی اور اسکے پیچھے زور سے بھاگتی ہوئی

آنے لگی۔۔۔۔

شہریار نے اسکو اپنے پیچھے آتا دیکھا تو۔۔ زور سے بھاگا۔۔۔

اپنی جان بچا شیر ی۔۔ شیرنی سے پنگالے کر آیا ہے۔۔

شہریار خود کو کہنے لگا۔۔

وہ دونوں بھاگتے بھاگتے نیچے اوترے تو۔۔

ماہم انکو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔۔۔

ہمیں ہر وقت لڑنے سے منع کرتے ہے اور خود بچوں کی طرح لڑ رہے ہے۔۔۔

بھا بھی کیا ہوا۔۔۔

ماہم نے پریشانی سے پریشا سے پوچھا۔۔۔

اج تمہارا بھائی میرے ہاتھوں سے زیا ہو جائے گا۔۔

شہریار بھاگتا ہوا ماہم کے پیچھے ٹیبل کے دوسرے طرف اگیا۔۔۔

پریشا نے ٹیبل سے جھج اٹھایا اور ماہم۔ کو ہٹ جانے کا کہا۔۔۔

ماہم معصومیت کے ساتھ ہٹنے لگی تو شہریار نے زور دیکر اسکو وہی روک دیا۔۔۔

اوپا گل لڑکی بھائی کی جان بچانے کے بجائے اسکی جان خطرے میں ڈال کر بھاگ

رہی ہو۔۔۔

جیسی بھا بھی ڈر پوک ہر بار بھاگ جاتی تھی ویسی تم۔۔۔

شہریار نے پریشا کی پرانی بات کا ذکر کر کے کہا۔۔۔

بھا بھی بھاگ جاتی تھی۔۔۔ وہ کیو۔۔۔

ماہم نے نا سمجھی سے پوچھا تو شہریار اپنی ہنسی کو دبائے لگا اور پریشا کو دیکھنے لگا۔۔

اسکے چہرے پر ناگواری کے تاثرات تھے۔۔۔

اج تو نہیں بھاگی تھی۔۔۔ اور ڈرپوک کیسے بولا۔۔۔ پریشانے چیچکا نشانہ بنا کر کہا۔۔۔

شہریار نے ماہم کو تھوڑا دوسری طرف کیا اور ساتھ میں خود بھی اسکے پیچھے

اگیا۔۔۔

ارے پاگل لگ جائے گی۔۔۔

شہریار نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں باقی لگا کیور ہی ہوتا کے لگے تو میرے کلیجے کو ٹھنڈک ملے۔۔۔

پریشانے چہرہ اباڑتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو مان لیا نہیں ہو ڈرپوک بس خوش اب تو میری جان بخش دو۔۔۔

شہریار نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔۔

ارے بھابھی دیہان سے کہی میرا سر نانا پھاڑ دے اپ۔۔۔

ماہم نے اپنے ہاتھوں کو کھڑا کر کے کہا جیسے کوئی چور ہو۔۔۔

ارے میری جان

پریشا کہنے لگی۔۔۔ شہریار نے اسکو بیچھ میں کاٹ کر کہا۔۔۔

جی میری جان۔۔۔

آپ تو چپ کرے اور سر توڑوانے کا انتظار کرے۔۔۔

پریشا نے دانت چباتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے میری جان تم کو کچھ نہیں کرو گی اسی لیے کہتی ہو ہٹ جاو۔۔۔

پریشا نے شہریار کی طرف نشانہ بنا کر ماہم کو کہا۔۔۔

بھابھی یے تو بتائے بھائی نے ایسا کیا کر دیا جو آپ انکو مارنے پر تلی ہوئی ہے۔۔۔

ماہم نے بیچارگی سے سوال کیا۔۔۔

اسکو اپنے چہرے کی فکر تھی کہ کبھی چچہ اسے منہ پر لگ گیا تو اچھا بھلا چہرا
خراب ہو جائے گا۔۔۔

ہاں ہاں گڑیا پوچھو اپنی بھابھی سے ایسا کیا گناہ کر دیا ہے میں نے صرف۔۔۔
وہ آگے بولنے لگا تو پریشان ہو کر رو کر دیا کہہ کر اپنی بکواس بند کریں
ورنہ۔۔۔

شہریار کہاں باز آنے والا تھا۔۔۔ جان پر بنی ہوئی تھی پر پھر بھی شیرنی کو بار بار
غصہ دل رہا تھا۔۔۔

اب تو ضرور میرے ہاتھوں سے زیادہ ہو گے اپ۔۔۔
ماہم پریشا کا غصہ دیکھ کر بھاگ نکلی۔۔۔

پیچھے شہریار اکیلارہ گیا۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کر دیے
دیکھو پلیز معاف کر دو۔۔۔ زور سے لگے گا۔۔۔ شہریار نے چیخ کی طرف اشارہ کر
کے کہا۔۔۔

یہی تو چاہتی ہو زور سے لگے۔۔۔ اور آپکا دماغ ٹھکانے لگے۔۔۔ پریشادانت
پیتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمیں لیٹ ہو رہا ہے اسکول سے۔۔۔ پری ماما پلینز اپنی لڑائی بعد میں کنٹینیور کھیے
گا۔۔۔ فل حال ہمیں جانے دیے۔۔۔

ارحام پیچھے سے چلایا۔۔۔

شہر یار نے ارحام کو اپنے لیے اللہ کا بھیجا ہونا فرشتا سمجھا۔۔۔

پریشا اسکی بات پر رک گئی اور چیخ رکھ دیا۔۔۔

اچھا صحیح ہے۔۔۔

پریشا نے ارحام کی طرف شکل بنا کر کہا۔۔۔

شہر یار ڈرتا ہوا ارحام کے پاس آیا اور گلے لگا لیا۔۔۔

یار آج تو ناہوتا تو میرا کیا ہوتا۔۔۔۔۔

...Thank you so much

ارے کوئی بات نہیں چاچو۔۔۔ جب جب ضرورت پڑھے آجائے گا۔۔۔

ارحام نے احسان جاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو شہریار نے اسکا کندہ تھپتھپیا۔۔۔

وہ سب جانے لگے تو شہریار نے سب کو روک کر سب سے کہا۔۔۔

شام ہونے سے پہلے آج گھر آ جانا گڑیا۔۔۔

اور ارحام آپ اپنی دوسری کلاس سے چھٹی لے لیجیے گا اور شام سے پہلے گھر پر

ہوئے گا۔۔۔ گل شیر تم دونوں کو لینے آجائے گا۔۔۔

اور میڈم آپ کھانا تیار رکھیے گا میرے آفیس کے دوست آرہے اپنی بیویوں کے

ساتھ۔۔۔ آفیشل میٹنگ ہے۔۔۔

شہریار نے سب کو حکم دیتے ہوئے کہا

بھائی میں کیوں او آپکی آفیشل میٹنگ ہے میرا کیا کام۔۔۔۔۔

ماہم نے بیزاری سے کہا۔۔۔

ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو۔۔۔ کہانا اجانا ہے تو مطلب آجانا ہے۔۔۔

شہریار نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

او کے چاچو میں تو اجاؤنگا۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔

ارحام نے بیٹھری سے کہا۔۔۔

ہاں بھائی کلاس سے جان جو چھوٹ جائے گی۔۔۔

شہریار نے اس کے دل کی بات کہہ دی تو وہ زور سے مسکرایا۔۔۔

چاچو میرے ساتھ رہ رہ کر اپ بھی جینیس ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔

شہریار نے اسکو گال پر پیار سے ہلکی چپٹ لگائی۔۔۔

پریشا کب سے اسکو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اسکو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

پلیز کھانا تیار رکھنا۔۔۔ 15,16 لوگ ہونگی۔۔۔

شہریار نے نرمی سے پریشا کو کہا تو اس نے شکل بنا کر منہ دوسری طرف کر دیا۔۔۔

بھائی بھابھی کو کل رکھ کر دے۔۔ آخر کب تک یہ اکیلی سب کچھ کرے
گی۔۔۔

ماہم پریشا کے اوپر ترس کہا کر بولی۔۔۔

ہاں ہاں کہہ دیا ہے یار جیسے ہی کوئی اچھا ملا تو اپنی جان کو کام کو ہاتھ بھی نہیں
لگانے دوں گا۔۔۔

شہر یار نے پریشا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ اور جان لفظ کو آہستہ سے کہا۔۔۔

اچھا چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ارحام نے ٹائیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔

شہر یار نے دنوں کو اشارہ کیا باہر چلنے کا۔۔۔

بائے سوئیٹ مام۔۔۔

ارحام پریشا کے گلے لگا کر بولا۔۔۔۔۔

ہائے میری جان۔۔۔

ہائے بھابھی۔۔۔

ماہم بھی اسکے گلے لگ کر بولی۔۔۔

ہائے میری جان۔۔۔

وہ دونوں باہر نکل گئے تو شہریار بھی اسکے قریب آیا۔۔۔

پریشانے غصے سے اسکو دیکھا۔۔۔

مجھ سے نہیں ملوگی۔۔۔

پریشانے بلی جیسی آنکھیں اسکو دکھائی تو وہ معصوم شکل بنا کر بولا ہمارے ایسے

نصیب کہاں۔۔۔

ہائے رے شہریار تیری پھوٹی قسمت۔۔۔

شہریار بیچارگی سے بولتا ہوتا دروازے پر جانے لگا۔۔۔

پریشا اسکے انداز پر مسکرا دی۔۔۔

شہریار نے پیچھے مڑ کر پریشا کو دیکھا تو وہ ابھی تک اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

شہریار نے پریشا کو فلائنگ کس کیا اور اسکے گال پر رکھنے کو اشارہ کیا۔۔۔

پریشا کو منہ کھل گیا کے ابھی بھی اس میں اتنی ہمت ہے۔۔۔

شہریار آنکھ مار کر بھاگ گیا۔۔۔

بے شرم۔۔۔ وہ مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

اگئے۔۔۔ تم دونوں۔۔۔

پریشا نے ارحام اور ماہم دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔

جی ماما۔۔۔

اچھا جاو فریش ہو جاؤ میں نے مزے کا کھانا بنایا ہے۔۔۔

میں ابھی فریش ہو کر آیا۔۔۔

ارحام جلدی سے اپنے کمرے کی طرف گیا۔۔۔

پر ماہم بولی بھا بھی اسے ہی دے دیں نا پلیر۔۔۔

ہاں تاکہ سارے جراثیم تمہارے پیٹ میں چلے جائے۔۔۔

اور تم بیمار پڑھ جاو۔۔۔

چلو جاو شاہاش۔۔۔ ماہم میں کچھ نہیں سنو گی۔۔۔

پریشا اسکو انگلی دیکھا کر بولی۔۔۔

اور سنو اج اچھے کپڑے پہننا۔۔۔ شام کو مہمان آرہے ہے۔۔۔ یاد ہے نا۔۔۔

جی بھا بھی یاد ہے۔۔۔ پہن لو نگی۔۔۔

ہمممم جاو شاہاش۔۔۔

اٹی بھا بھی۔۔۔

ماہم تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

اٹی بھا بھی کی سکی جاو۔۔۔

پریشا نے مسکرا کر کہا تو وہ اسکے گلے لگ کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

واہ بھابھی اپنے سارے کھانے پکا لیے۔۔۔

ہاں پکا لیے ہے۔۔۔ بس جس وقت مہمان کھانا کھائے گے گرم کر کے انکو پیش
کر دے گے۔۔۔

پریشا کب سے کیچن میں لگی ہوئی تھی۔۔

بھابھی مہمان آنے والے ہونگے آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔

ماہم نے پریشا کی بکھری حالت دیکھ کر کہا۔۔۔

ہاں بس جارہی ہو تمہارے بھائی ابھی تک نہیں آئے ہے انکو کال کر کے پوچھو

پلیز۔۔۔

جی بھابھی میں پوچھ لیتی ہوں آپ جب تک تیار ہو جائیے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

پریشا کہتے ہوئے نکل گئی۔۔۔۔

پریشاں ہوا کر نیچے آئی تو دروازے سے آتی لڑکی کو دیکھتی رہ گئی وہ ثانیہ تھی۔۔
بلکل بدل گئی تھی۔۔ وہ بڑھ کے اسکے گلے ملی تو ثانیہ نے بھی خوشی سے اسکو
گلے لگالیا۔۔۔۔۔ اور پھولوں کا گل دستہ اسکو تھمایا۔۔

بہت بہت مبارک ہو شادی کی، ویسے تو ہم تھوڑا لیٹ ہو گئے ہے پر تمہارے شوہر
صاحب نے ہمیں اب جا کر بتایا تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔۔۔

ثانیہ نے اس سے شہریار کی شکایت لگائی۔۔

ارے اسکی ضرورت نہیں تھی۔۔

پریشانے فرضی تور پر پھولوں کے لیے کہا۔۔ اور اسکی شکایت پر ہلک قہقہہ لگایا۔۔

اندر چلو۔۔

پریشانے اسکو اشارہ کر کے کہا۔۔

ہاں چلو۔۔

اور سناو پریشا کیسی ہو سب ٹھیک؟

ثانیہ نے اس سے سوال کیا۔۔

ہاں میں بالکل ٹھیک آپ سنائے۔۔

پریشانے پھولوں کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

ارے مجھے پتا ہے میں تم سے بڑی ہو اور تمہاری نند بھی ہو۔۔ اسکا یہ مطلب

نہیں کہ تم فار میلیٹیز میں پڑھ جاو اور آپ آپ کر کے بات کرو۔۔

اب تم بھی ہماری گینگ کا حصہ ہو تو تم کر کے بات کر سکتی ہو۔۔

ثانیہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔

پریشا نے اپنے بال کان کے پیچھے کر کے کہا۔۔۔

آپکے ہسبنڈ نہیں آئے ہے کیا۔۔۔

شہریار نے تو کہا تھا سب اپنی بیویوں کے ساتھ آئے گے۔۔۔

پریشا نے ڈرتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔

اور دل میں دعا کرنے گی یا اللہ پلیز اسکی شادی نہیں ہوئی ہو۔۔۔

پلیز پلیز میں کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاؤں گی اگر اسکی شادی فاری

(فارس) سے نہیں ہوگی۔۔۔

ہاں میرے ہسبنڈ آتے ہی ہونگے۔۔۔ اصل میں میرے بیٹا اپنے دادی کے یہاں

گیا ہوا تھا۔۔۔ تو میرے ہسبنڈ نے کہا میں اسکو لیتا ہوا آؤنگا تم چلی جانا۔۔۔

ثانیہ نے پریشا کے اوپر بم پھاڑ دیا۔۔۔

وہ بلکل رونے والی ہو گئی۔۔۔ اسکی شادی بھی ہو گئی بچا بھی۔۔۔

کاش میں فاری کی مدد کر لیتی ان دونوں کو ملانے میں تو آج یہ میرے فاری کی دلہن ہوتی۔۔۔

سب اس شیر وکی وجہ سے اگر وہ بیچھ میں نا آتا تو یہ ممکن ہو جاتا۔۔۔

پر اب کیا۔۔۔

پریشا اپنی سوچوں میں گم ہو گئی۔۔۔

کہاں کھو گئی پریشا۔۔۔

ثانیہ نے اسکو اپنے خیالوں میں گم دیکھا تو اسکو ہوش دلایا۔۔۔

سوری۔۔۔ میں ابھی آپکے لیے ٹھنڈا گرم لیکر آتی ہوں۔۔۔

ارے نہیں بیٹھی رہو۔۔۔

ثانیہ نے اسکو ہاتھ سے نا جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

میں جلدی سے لیکر آتی ہو۔۔۔

ارے نہیں سب آجائے تو ساتھ مل کر کھائے گے۔۔ ابھی بیٹھ جاو۔۔۔

پکا۔۔۔

ہاں بابا۔۔۔ ثانیہ نے سر ہلا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

پریشا کہہ کر بیٹھ گئی۔۔۔

دروازہ پھر سے کھولا۔۔۔

میکال اندر آیا۔۔۔

السلام علیکم بھابھی۔۔۔

اس نے خوش مزاجی کے ساتھ پریشا سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔

پریشا نے بھی اسکے انداز میں جواب دیا۔۔۔

ارے یے ڈاین آگئی ہے کیا۔۔۔

اس نے ثانیہ کو دیکھ کر کہا۔۔ تو وہ غصہ سے اسکو تکلنے لگی۔۔۔

ہو گی تمہاری بیوی ڈاؤن۔۔۔

ثانیہ نے ناک چڑا کر جواب دیا تو پریشا اور میکال ہنس دیے۔۔

بھا بھی یے گفٹس آپکے لیے۔۔۔

میکال نے اپنے ہاتھ میں لیے شاپنگ بیگس سونے پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

ارے اسکی کیا ضرورت تھی۔۔۔

پریشا نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

ارے میری بھا بھی آپکا حق بنتا ہے۔۔۔

میکال نے پریشا کو پیار سے کہا۔۔

...Thank you so much

پریشا نے دل سے شکریا کہا۔۔۔

اچھا بیٹھے میں آپکے لیے ٹھنڈا گرم لیکر آتی ہوں۔۔

ارے نہیں بھا بھی اسکی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ اپ بیٹھے نا۔۔۔ ہمارے ساتھ۔۔۔

.....Hello guyssss

حفصہ اور اذان نے ساتھ میں کہا۔۔

تینوں نے مڑ کر انکو دیکھا۔۔

اگیا۔۔۔ بھوکڑ انسان۔۔۔

میکال نے اذان سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔

تم لوگ کبھی کوئی موقع نا چھوڑنا میری عزت کا جنازہ نکالنے میں۔۔

اذان نے دانت چبا چبا کر کہا۔۔

تیری عزت بھی ہے کیا۔۔

میکال نے تنزیا پر شرارت سے کہا تو۔۔

اذان بھڑک اٹھا رک جا میکی مائوس۔۔

کتنی بار منع کیا ہے میکی نابلا یا کر۔۔

میکال نے اسکے گلے میں ہاتھ ڈال کر اسکو مروڑا۔۔

انکے مارے گا کیا۔۔

اذان زور سے چلایا۔۔

ہاں مار جا۔۔ منحوس۔۔ زمین کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔۔

میکال نے غصے سے کہا۔۔

ہاں مار دو جان چھوٹ جائے گی۔۔

حفصہ نے اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔

ارے میکال کیا کر رہے ہو۔۔

پریشانے چلا کر اسکو روکا۔۔

ہائے میری پیاری بھابھی۔۔

اذان نے آنکھوں سے جھوٹے آنسو صاف کر کے کہا۔۔

ارے بھابی آپ اس آفت کو جانتی نہیں۔۔۔ خیر آج آپکی وجہ سے چھوڑ دیتا
ہو۔۔۔

میکال نے اذان کو چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔
ہیلو پریشا۔۔۔ ان کے چکر میں ہم بھی نہیں ملے۔۔۔
حفصہ نے پریشا سے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

پریشا نے سب کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔ میکال اور اذان کی ابھی بھی لڑائی چل رہی
تھی۔۔۔

ابھی وہ سب بیٹھے تھے کہ دروازے پر لڑنے کی آوازیں آنے لگی۔۔۔
پریشا نے پریشانی سے سب کو دیکھا وہ سب مسکرا رہے تھے۔۔۔
وہ اٹھ کر دروازے پر گئی۔۔۔

تو اسکو اپنی آنکھوں پر یقین نایا۔۔۔

جنید اور نعمان دونوں دروازے پر لڑ رہے تھے۔۔۔

اتار میری شرٹ کمینے انسان۔۔۔

احسان فراموش ہو۔۔۔

نعمان نے جنید کے گلے کو پکڑ کر اسکو دھمکی دی۔۔۔

اج تو لڑنا بند کرو۔۔۔

پریشانے رونے والی آواز میں دونوں سے کہا۔۔۔

تو دونوں نے اپنا دھیان وہاں کیا۔۔۔

ارے میری پٹھانی۔۔۔۔

جنید نے خوشی سے چلاتے ہوئے پریشا کو کہا۔۔۔

پریشا مسکرا دی تو اسنے پریشا کی چوٹی کھینچی۔۔۔

آہ جو نو سد ہر جاو۔۔۔۔

پریشانے تپ کر کہا۔۔۔

نہیں سد روگا کیا کروگی۔۔۔

پریشانی اسکو آنکھیں دیکھا کر معصومیت سے کہا کچھ نہیں بس تمہارا کھانا بند
کر دو گی۔۔۔

ارے سدرہ جاو ننگا میری ماں کھانا بند کرنے کا ظلم نا کرنا۔۔۔

جنید نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔۔

بابا بابا بابا بابا آگئے نالائسن پے

اچھا چلو اب اندر۔۔۔

بھائی میں بھی یہاں ہو۔۔۔

نعمان کب سے چپ کھڑا انکی باتیں سن کر بیزار ی سے بولا۔۔۔

نومی ڈر پوک کیسے ہو۔۔۔

پریشانی بھری ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہو شیرنی۔۔۔ دیکھو باڈی بنالی ہے۔۔۔ اب کیسی کے باپ سے بھی نہیں

ڈرتا۔۔۔

نعمان نے اپنی باڈی دیکھا کر کہا۔۔

ارے میرا بچا کیسی سے نہیں ڈرتا۔۔ ذرا ادھر آنا میرے شہزادے۔۔

اذان نے بیچھے میں آکر نعمان پر تتر کیا۔۔

ارے میں تو اپنی شیرنی کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ مجھے لگتا ہے تم نے سر میس لے لیا۔۔

نعمان نے مسکرا کر کہا۔۔ پر اسکی مسکراہٹ میں ڈرتھا۔۔

وہ دونوں میکال اور اذان سے گلے ملنے لگے اور دونوں لڑکیوں کو احترام کے

ساتھ سلام کیا۔۔

پریشا حیران ہو گئی۔۔

یے تم سب لوگوں میں کب سے اتنی دوستی ہو گئی۔۔

پریشا نے تعجب سے کہا۔۔

کانو وکیشن پر ہم نے ان جو نیئرس کو نہیں چھوڑا اور اپنے پاس ہی نوکرا میں
دوست بنا لیا۔۔۔

اذان نے شرارت نے کہا۔۔۔

جنید فاری نہیں آیا کیا۔۔۔

پریشا نے اداسی سے پوچھا۔۔۔

وہ نہیں آئے گا۔۔۔

جنید نے بات کو اگنور کر دیا۔۔ اور سب کے ساتھ باتوں میں لگ گیا۔۔۔

پریشا کو اپنے آپ پر بہت غصہ آیا۔۔ کے کیسی دوست ہو۔۔ کچھ نہیں کر سکی
اسکے لیے۔۔۔

وہ انکے ساتھ بیٹھنے لگی کے اتنے میں

وانیزا اور سوہا بھی آگئی۔۔۔۔۔

پریشا دونوں کو دیکھ کر چلائی۔۔۔

اج اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانا تھا۔۔

وہ تینوں ایک ساتھ گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

کیسی ہو کہاں تھی۔۔۔ کتنا مس کیا تمہیں۔۔۔ وائیزا پریشا کو گلے لگا کر شکوے کرنے لگی۔۔۔

تو بہ کتنا میلو ڈرامہ کرتی ہے یہ لڑکیاں۔۔۔

نعمان نے سر کھجاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔۔۔

آگئی آگئی۔۔۔

اذان نے زور زور سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

سب نے اسے پوچھا کیا ہوا کون آگئی۔۔۔۔۔

بس ویسے ہی دل کیا تالیاں بجانے کو تو بجالا۔۔۔ اس نے بات کو گول کر دیا۔۔

اور میکال کو وائیزا کی طرف اشارہ کر کے کوئی ماری۔۔۔

میکال نے وائیزا کو دیکھ کر شرم کے مارے منہ نیچے کر دیا۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ہائے بے غیرت انسان عورتوں والی حرکتیں گئی نہیں تمھاری۔۔۔

اذان نے چڑھ کر میکال کے کان میں کہا۔۔ تو اس نے فورن منہ اوپر کر کے اسے

دیکھا۔۔۔ اور شکل بنا کر پوچھا۔۔ کیا کہنا چاہ رہا ہے تو۔۔۔

کتے منہ نیچے نہیں کرتے اپنی والی کو دیکھتے ہے۔۔ اور تو ہے کے۔۔ کیا کیا سیکھانا

پڑ ہے گا تجھے۔۔۔

اذان نے سر پیٹ کر کہا۔۔۔

اب ہے او۔۔۔ مجھے ناسیکھا۔۔۔ آنکھیں جھوکا لینے سے عورت نہیں بن جاتا اسکو

کہتے ہے شرافت جو تجھ میں دور دور سے بھی نظر نہیں آتی۔۔۔

اور تو کیا مجھے سیکھائے۔۔۔ ہر لڑکی سے چھاپڑین پڑی ہے تجھے۔۔۔ انھیں حرکتوں

پر۔۔۔ اگر تھوڑی بھی شرافت دیکھائی ہوتی نا تو ایک لڑکی کے پیچھے تجھے اتنے پاؤں

نہیں بیلنے پڑتے۔۔۔

میکال نے حفصہ کی طرف اشارہ کر کے طنز سے کہا۔۔۔

ہائے میں لٹ گیا برباد ہو گیا۔۔۔

اذان نے اپنی ایکٹنگ شروع کر دی۔۔۔

سب اسکو گھورنے لگے وہ اپنا سینا بھی پیٹ رہا تھا۔۔۔

اب تو حد کر دی اسنے سر پیٹ کر زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہو گیا منحوس۔۔۔ کیون منحوسیت پھیلا رہا ہے۔۔۔

میکال نے اسکے بال کھینچ کر کہا۔۔۔

میرے ایک دوست کی شادی ہو گئی ہے دوسرا کرنے جارہا ہے۔۔۔ یہ دونوں

بدل جائے گے میرا کیا ہو گا۔۔۔

اذان چلا چلا کر کہہ رہا تھا۔۔۔

تم جہنم میں جا کے سڑنا۔۔۔ بیکار آدمی۔۔۔

حفصہ نے اسکو جواب دیا۔۔۔

اذان شکل بنا کر اوپر سونے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

بھا بھی شہر یار نہیں آیا۔۔۔

میکال نے پریشا سے پوچھا جو لڑکیوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

ہائے پاگل انسان عورتیں جب بات کر رہی ہو تو ان سے بچ میں کوئی بات نہیں پوچھتے ہے۔۔۔

اذان نے میکال کے کان میں کہا۔۔۔

ہاں یار صحیح کہہ رہا ہے اگر انکو کوئی بیچھ میں کاٹ دے تو کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔۔۔

اب جنید بولا۔۔۔

ہاں بھائی اور پریشا کو تو جانتا ہے، اب تو تیری بینڈ بچے گی۔۔۔

نعمان نے بھی میکال کو ڈرایا۔۔۔

وہ تینوں میکال کو بیوقوف بنا کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہے تھے۔۔۔

پتا نہیں آتے ہونگے۔۔۔ پریشا نے جواب دے کر اپنی جان چھوڑوائی۔۔۔

اچھا۔۔

میکال انکی باتوں سے واقعی ڈر گیا کے کہی کچھ کرنا دے۔۔۔

پریشا کے جواب دینے پر اسکی جان ہلک میں اگئی تھی۔۔ پر پریشا نے آہستہ سے کہا تو اسنے شکر کا سانس لیا۔۔۔

تو سب لڑ کے اس پر ہنسنے لگے۔۔

اور وہ غصہ میں دانت پیستارہا۔۔

لوجی شیطان کا نام لیا جائے اور وہ آئے نانا ممکن۔۔۔

اذان نے شہریار کو آتا دیکھ کر سب دوستوں کو اسکی طرف متوجہ کیا۔۔۔

شہریار نے آتے ہی کوٹ اور لیپ ٹاپ کا بیگ پریشا کو تھمایا۔۔۔

شہریار نے سب دوستوں پر نظر ڈالی اور سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تو ایجنسی کو کہا تھا۔۔ ایک یادو ملازم بھیجے گا گھر کے کام کے لیے پر لگتا

ہے انھوں نے سارے ملازم بھیج دیے ہیں۔۔۔

ویسے حرام خوریاں یے کر رہے ہیں یا تم نے کی ہے۔۔

حفصہ نے غصہ میں پوچھا۔۔

میری ماں معاف کر دو۔۔ اور کتنی دفعہ مجھے شادی پر نابلانے کے تعنے سننے کو ملے گے۔۔۔

شہریار نے پہلے حفصہ کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے پھر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔

شاندار ڈنر کروادو پھر طعنہ نہیں دے گے۔۔ قسم سے۔۔

جنید نے بھکاریوں کی طرح کہا تو اذان نے بھی اسکا ساتھ دیکر کہا۔۔۔ صحیح کہا

اس موچی نے۔۔ اچھا سا ڈنر کروا اور اپنی جان بخشوا۔۔۔

شہریار نے جنید کو چبا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔

انکے تو میرے ہاتھوں سے زیانا ہو جاو۔۔۔

وہ اسکا گلا دبانے کے لیے آگے بڑھا۔۔ اور اذان کو دھمکی دی رک تو پہلے اسے
دیکھ لو پھر تجھے کتو کے ساتھ کھلاتا ہو۔۔۔

پریشا نے شہریار کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

کیا کر رہے ہے بھائی ہے میرا۔۔۔

پریشا نے اداسی سے کہا۔۔۔

لوجی اب تو پتھر پر لکیر ہے۔۔ اب شہریار کی ہمت نا ہو گی بھا بھی کے بھائی کو ہاتھ
لگانے کی ورنہ بھا بھی اسکی ایسی دھلائی کرے گی۔۔

اذان نے تالی بجا کر سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

تو سب نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

تو رک تجھے میں بتاتا ہوں۔۔۔

شہریار نے پریشا سے پانی کا گلاس لیکر اذان کو دھمکی دی۔۔۔

وہ ایک ہی سانس میں پانی پی گیا۔۔۔

اپنی ٹائے کو ڈھیلا کر کے اذان کی طرف بڑھا۔۔

تجھے اچھا سا ڈنر چاہیے نا؟

شہر یار نے اس کے گلے کو پکڑ کر کہا۔۔

یار ناراض نا ہو۔۔ میں نے تو اس جنید کے کہنے پر کہا۔۔

وہ جنید کی طرف جانے لگا۔۔

ارے خدا کا خوف کر بھائی۔۔

میرا نام لے رہا ہے تمہاری عقل کیا گھاس چڑھنے لگی ہے۔۔۔ جو میں نے کہا۔۔

تو وہ دہراتا گیا۔۔ جنید نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔۔

انکے تودو دن کا چھوٹا سا چوزا جو میرے ہاتھوں میں پلا ہے وہ مجھے کہہ رہا ہے

کہ میری عقل گھاس چڑھنے لگی ہے۔۔۔

شہر یار سن تیرے بھائی کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے۔۔

اذان نے بھی بات سے بات بنا ڈالی اور شہریار جو اس پر تپا ہوا تھا اب جنید کے پاس آیا۔۔۔ میکال بھی اسکے سر پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اذان بھی اپنا کالر سیٹ کر کے جنید کے اوپر کھڑا ہو گیا۔۔۔ تینوں نے مل کر بیچارے جنید کو گھیر لیا۔۔۔ کیا بول رہا تھا بے۔۔۔

اب بول۔۔۔

اذان نے جنید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اوتے نعمان بھائی مجھے بچالے ورنہ آج تیرا بھائی گیا۔۔۔

جنید نے سونے پر بیٹھے نعمان کو ہاتھ مار کر بلایا۔۔۔

تو کون ہے میں تجھے نہیں جانتا۔۔۔

نعمان اپنی جان بچانے کے لیے اسکو پہچانے سے پھر گیا۔۔۔۔

اے پٹھانی اپنے شوہر کو روک نا۔۔۔ کیا ہو گیا ہے شادی کے بعد شیرنی سے بھیگی

بلی کیوں بن گئی ہو۔۔۔

جنید نے چلا کر پریشا کو کہا۔۔۔

شہریار پلیز چھوڑ دے نا۔۔۔

کیون بیچارے کو تنگ کر رہے ہے۔۔۔

پریشا نے نرمی سے کہا تو شہریار مڑ کر غور سے اسے تنکے لگا اور سوچنے لگایے وہی چڑیل ہے یا مجھے غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔ اتنے پیار سے اور تمیز سے بات کر رہی ہے۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہے پلیز چھوڑ دے نا۔۔

پریشا کے رویے سے سب پریشان تھے۔۔ انکو یونیورسٹی والی پریشا یاد تھی جو شہریار کی ناک میں دم کر دیتی تھی۔۔ اور اس سے کبھی تمیز سے بات تو کیا۔۔۔ آہستہ بھی بات نہیں کرتی اور آج اتنے احترام کے ساتھ بات کر رہی تھی۔۔۔ اذان کے تو ہوش اڑ گئے وہ سد مے سے بولا۔۔۔

یا اللہ یہ کیا دیکھ رہا ہوں کیا سن رہا ہوں میں شہریار کے لیے میں نے دعا کی تھی کہ اسکی بیوی اس کا جینا حرام کر دے۔۔ تاکہ میرے ساتھ کی گئی

نا انصافیوں کے حساب لے سکے۔۔ پر اللہ یہاں تو الٹا ہو گیا اسکی بیوی تو آپ کر کے بات رہی ہے۔۔ یہ سن سے پہلے مر کیوں نہیں گیا۔۔

یا اللہ میں نہیں میں تو میکال کی بات کر رہا تھا یہ مرے مجھے تو ابھی شادی بھی کرنی ہے۔۔

اذان نے میکال کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔

میکال جو اسکی باتوں سے مزے لے رہا تھا اچانک اسکی بات سن کر ہوش میں

ایا۔۔

خدا کرے تیری شادی نا ہو منحوس بے غیرت۔۔۔

مجھے کیوں مارنے کی بدعائیں دے رہا ہے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں۔۔۔

میکال نے اسکے سر پر تھپڑ مار کر کہا۔۔

اللہ نا کرے میری شادی نا ہوں۔۔۔

گندی شکل والے۔۔۔

اور تو اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہے تبھی میں کہو ایسا کیوں ہے۔۔۔ پکا انکو
کسی کی بد دعا لگی ہوگی۔۔۔ جو تو پیدا ہو گیا۔۔۔

سب نے مل کر اذان کی بات پر قہقہہ لگایا۔ اور میکال کی عزت کا فالودہ بن
گیا۔۔۔۔۔

بہت ہنسی آرہی ہے نا۔۔ میں بتاتا ہو۔۔۔ میکال نے اپنی غصے کی آگ نعمان سے
نکالی۔۔۔ وہ بیچارہ صدمے میں اگیا۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔

بتاتا ہوں۔۔۔
وہ سب ایک دوسرے کا ہشتر نشر کرنے لگے۔۔۔

شہریار جنید کو چھوڑ کر اگیا اور۔ پریشا سے کہا خیر ہے اتنی عزت افزائی۔۔ بات
حزم نہیں ہو رہی۔۔ پریشا نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔ تو اس نے بات بدل دی
اچھایے بتاؤ ماہم اور ارحام کہاں ہے۔۔۔؟؟؟
جی میں انکو بلا کر لیتی ہو۔۔

شہریار پھر سے پریشان ہو گیا۔۔۔ سورج کہاں سے نکالا ہے۔۔۔ وہ سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔

پریشا دونوں کے کمرے میں جاتی تو کیا دیکھتی۔۔۔ دونوں کان میں ہینڈس فری لگائے موبائل میں اندھے لگے پڑے تھے۔۔۔

یا اللہ یہ کیا حالت بنا رکھی اٹھو۔۔۔ باہر مہمان آگئے ہے ان سے آکر ملو۔۔۔
ارحام نے کہا۔۔۔ ہمیں تو پتا بھی نہیں چلا۔۔۔

شباباش ہے۔۔۔ کانوں میں بے ڈالے ہوئے ہونگے تو دنیا جہان کی آوازیں کہاں سنائی دے گی۔۔۔

چلو جلدی۔۔۔ فریش ہو کر او میں جا رہی ہوں۔۔۔

...Ok bhabhi

ماہم نے سلیوٹ کر کے کہا۔۔۔

پاگل۔۔۔

پریشا مسکرا کر باہرائی۔۔۔

سامنے آتے فارس کو دیکھ کر وہ دھنگ رہ گئی۔۔۔

وہ شہریار کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

فاری۔۔۔ کیسے ہو۔۔۔ وہ پھر سے اداس پر خوشی سے بھرپور آواز میں بولی۔۔۔

بلکل ٹھیک ہماری شیرنی۔۔۔

تم سناو۔۔۔

بلکل ٹھیک۔۔۔ یہ کون ہے؟

پریشا نے اسکے ہاتھ میں بچہ دیکھ کر حیرت سے سوال کیا۔۔۔

یے میرا بیٹا آریان۔۔۔۔

کیا تم نے شادی کر لی۔۔۔؟

پریشا کا حیرت کا منہ کھولا رہ گیا۔۔۔

نہیں بچا چوری کر کے لیا ہے۔۔۔۔

جنید نے چلا کر کہا۔۔۔

افف تم تو چپ رہو ہر وقت سستے جو کس مارنا بس۔۔۔

پریشانے اسکو ہاتھ سے اشارہ کر کے چپ کرو یا۔۔۔

ہاں کر لی شادی۔۔۔

فارس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

کس سے؟؟

لڑکی سی۔۔۔

اب نعمان بولا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔

پریشانے غصے سے مٹھیاں بند کی۔۔۔

..Sorry sorry... continue rakho

نعمان نے اسکا لال پڑھتا چہرہ دیکھا تو ٹائیم زیا کیے بنا بولا ورنہ وہ اسکی چمڑی ادھیڑ دیتی۔۔۔

بولو فاری۔۔۔ کس سے کی ہے؟ لے کر کیوں نہیں آئے اسکو؟

پریشانے تجسس سے پوچھا؟؟

کیا اسکی محبت اتنی ہی تھی کے ثانیہ کو بلا کر دوسری سے شادی کر دی۔۔۔
ڈرپوک کی کا۔۔۔

پریشانے دل میں فارس کو مخاطب ہو کر کہا۔۔۔

لیکر نہیں آسکا اسکو پہلے بھیج دیا تھا۔۔۔

فارس نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا تو وہ اور پریشان ہو گئی۔۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔ صحیح بتاؤ۔۔۔

یار کیوں میری بیوی کو تنگ کر رہے ہو۔۔۔ بتا دو۔۔۔

شہریار سے پریشاکی پریشانی والی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی اس لیے جلدی
سے بولا۔۔۔

یے تو دیکھیں۔۔۔ ذرا گھور کیجیے گا۔۔ بیوی کی کتنی فکر ہو رہی ہے۔۔ اللہ جی۔۔
اذان پھر سے بولا۔۔۔

تو چپ رہے کیڑے۔۔۔ شہریار نے ڈانٹ کر اذان کو چپ کروادیا۔۔

ہنہ۔۔ جوڑوں کا غلام سالا۔۔۔

اذان غصے سے بڑبڑایا۔۔۔

ثانیہ میری بیوی ہے۔۔۔

فارس نے آنکھیں بند کر کے کہا اسکو پتا تھا پریشا پاگل ضرور چلائے گی۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ سچی۔۔۔

اور واقعی وہ خوشی سے چلائی۔۔۔

ہاں۔۔۔

فارس نے سر ہلا کر کہا۔۔۔

یے تم دونوں کا

...O i cant believe this

تمہیں پتا نہیں مجھے کتنی خوشی ہو رہی۔۔۔

پریشانے اپنے منہ پر رکھا۔۔۔

پر یے ہوا کیسے۔۔۔؟؟ پریشانے حیرت سے پوچھا۔۔۔

شہریار اور ہم سب کو پتا تھا۔۔۔ کے یے چوچا (فارس) ثانیہ میں انٹر سٹید

ہے۔۔۔ میکال نے فارس کے کندھے پر تھپکی مار کر بتایا۔۔۔

پھر؟ پریشانے سوال کیا۔۔۔

پھر کیا؟ ہم نے اسکو بہت آزمایا۔۔۔ پکنک پر اسکو اتنا ستایا پر یے بے چارہ خاموش

رہا۔۔۔ اور ہمارا دل جیت بیٹھا شہریار نے میکال اور اذان کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر ہم نے کانو کیشن پر ان دونوں کو ملا دیا۔۔۔ باقی اسکے بعد جو پا پڑ ہم نے
بیلے انکی فیملیوں کو ماننے میں توبہ۔۔۔ بہت حالت ہوئی۔۔۔

میکال نے سر سے پسینے صاف کرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔ تو سب ہنس دیے۔۔۔
کیا کیا پا پڑ بیلے مجھے بھی بتاؤں نا پلیرز۔۔۔

پریشا نے التجا سے پوچھا۔۔۔۔۔

ارے وہ اپنے میاں سے پوچھ لینا۔۔۔ سارے کارنامے اسی کے ہے۔۔۔

جنید نے آنکھ مار کہا۔۔۔

اچھا صحیح ہے۔۔۔ پریشا نے ایکسائٹڈ ہوتے کہا۔۔۔

میرانیبی او میرے پاس۔۔۔

پریشا نے فارس کی گود سے اس پیارے سے گولوں مولو بچے کو اپنے پاس بلایا۔۔۔

پر اسنے چہرہ دوسری طرف کر دیا۔۔۔

یے کیا میں تمہاری پھوپھو لگتی ہوں اور مجھ سے ہی ڈرامے۔۔۔

پریشانی ادا سی کے ساتھ کہا۔۔

ارے تم اسکی پھوپھو بھی ہو اور مامی بھی۔۔

ثانیہ کے کہنے پر سب نے اسکو دیکھا۔۔۔

وہ کیسے؟

اذان نے تجسس سے پوچھا۔۔

وہ ایسے شہریار میرا بھائی ہے تو وہ میرے بیٹے کو ماموں ہوا۔۔ اسکی بیوی مامی

ہوئی۔۔۔

اور پریشا فارس کی بہن ہے تو میرے بیٹے کی پھوپھو لگی۔۔ اور اسکا شوہر اسکا

پھوپھا۔۔۔

ثانیہ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

کیا کیا کیا؟ دوبارہ بتانا۔۔ مامی تک سمجھ آیا۔۔ آگے کیا۔۔؟؟؟

اذان کو اسکی ایک بات پلے ناپر ہی۔۔

رہنے دے بھائی تیرے بس کی بات نہیں۔۔۔

میکال نے اذان کو کندھے پر افسوس کے ساتھ تھپکی مارتے ہوئے کہا۔۔۔

تو بے مجھے کیا کہہ کر پکارے گا۔۔۔

پریشانے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

پھوپھو بلائے گا۔۔۔

نعمان نے کہا۔۔۔

ایسے کیسے بے شہریار کی بیوی ہے تو ماما بلائے گا۔۔۔

اذان نے اسکی گردن کو پکڑ کر کہا۔۔۔

ہاں صحیح کہا۔۔۔ ماما بلائے گا۔۔۔

حفصہ بھی چلائی۔۔۔۔

ارے تم لوگوں کی مرضی نہیں چلے گی۔۔۔ پھوپھو بلائے گا۔۔۔

سوہانے حفصہ کو آنکھیں دیکھا کر کہا۔۔۔

یے آنکھیں کس کو دیکھائی۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ انہیں ادیکھائی تو آنکھیں نکال کر انکے
ساتھ گوٹیاں کھلو گی۔۔۔۔۔

حفصہ کہاں چپ رہنے والی تھی۔۔۔

اللہ سوہا تمہیں کیسی دھمکیاں دے رہی ہے تمہاری پیاری آنکھوں سے گوٹیاں
کھیلے گی۔۔۔

جنید نے جان بوجھ کر زیادہ آگ لگائی۔۔۔

ارے جاو جاو۔۔۔ اتنی ہمت کہاں تم میں۔۔۔

پریشا کے دوست اور شہریار کی گینگ کی ایسی جھنگ چھڑ گئی۔۔۔

ایک کہتے پھوپھو بلائے گا۔۔ دوسرے کہتے مامی۔۔۔ یہاں تک کے بچے کے ماں

باپ بھی لڑنے لگے۔۔۔

شہریار اور پریشا صرف دونوں ٹیموں کو آنکھیں اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔۔۔ اور
سوچ رہے تھے ساری اگ ہم دونوں کی لگائی ہوئی ہے نا وہ دونوں لڑا کرتے نا
آج یہ سب ایسے لڑتے۔۔۔۔

بس کرو۔۔۔۔

پریشا چلائی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار کیوں کتوں کی طرح لڑ رہے ہو۔۔۔ جو بچے کو بولنا ہو گا بڑا ہو کر
خود ہی ڈیسا ٹیڈ کر لے گا تم لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔
شہریار نے سر پکڑ کر کہا تو وہ سب برے منہ بنا کر چپ ہو گئے۔۔
انکا پیٹ ابھی بھی نہیں بھرا تھا۔۔

بی بی کا نام کیا ہے۔۔۔

پریشا نے فارس سے پوچھا۔۔۔

آریان۔۔

ماشا اللہ میرا بچا۔۔۔ پریشانے قربان ہوتے کہا۔۔

او میلے بچے۔۔۔

وہ پریشا کے پاس نا گیا بلکہ سامنے کھڑے شہریار کو مسکرا مسکرا دیکھنے لگا۔۔

شہریار نے اپنے ہاتھ سے خود کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔ میرے پاس آنا چاہتا

ہے اس نے بچے آگے ہاتھ پھیلانے تو جھٹ سے اسکی گود میں اگیا۔۔۔

ماموں کی جان۔۔۔ شہریار نے اسکے گل پر بوسا دے کر کہا۔۔

اس سڑے کے پاس جارہے ہو باقی میرے پاس نہیں۔۔۔ ماموں کا چمچا۔۔۔

پریشانے چھوٹے سے اریان کو آہستہ سے کہا۔۔۔ اصل میں وہ شہریار کو سنوانا

چاہتی تھی۔۔۔۔

شہریار نے مسکرا کر اسکی ناک کھینچی۔۔۔

بندریا۔۔۔

فارس ثانیہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تو اذان نے شکل بنا کر کہا۔۔

اگیا دوسرا جوڑو کا غلام۔۔۔۔

کتنا جلتے ہو تو بہ ہے۔۔۔

ثانیہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر تو بہ کر کے کہا۔۔۔

جلتا ولتا نہیں ہو سچ بیان کر رہا ہو، اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ سکتا تھا پر ناجی

بیوی کے پہلو میں جا کر چھپ گیا ہے۔۔۔ ہنہ

اذان نے چیڑ کر کہا۔۔۔

ہاں ہاں تمہاری شادی ہوگی تو دیکھ لوں گی۔۔۔ کیسے بیوی کے مرشد بنے پھر و

گے۔۔۔

ثانیہ نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر کہا۔۔۔ تو سب نے اذان کی بے عزتی پر قہقہہ

لگا۔۔۔

ارے مرشد تو بعد میں بنے گا۔۔۔

پہلے لڑکی کو تو منالے۔۔۔ وہ تو گھاس بھی نہیں ڈالتی ہے۔۔۔

میکال نے اذان کا مذاق بنا کر حفصہ کو دیکھا۔۔۔

ارے پاگل مرتی ہے مجھے پر بس شرماتی ہے۔۔۔

اذان نے شرماتے ہوئے سامنے بیٹھی حفصہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

حفصہ جو پانی پی رہی تھی۔۔۔ سارا پانی اذان کے منہ پر پھوک دیا۔۔۔

اذان تو ہکا بکارہ گیا۔۔۔

باقی سب کی بھی آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔

پر پریشا کو بہت زور سے ہنسی آرہی تھی اس نے خود پر قابو پانے کے لیے اپنے

منہ پر زور سے ہاتھ رکھ۔۔۔

پر پھر بھی ہنسنے کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلی۔۔۔ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تو۔۔۔

اسکا زور سے قہقہہ نکل گیا۔۔۔ جس پر سب نے مل کر قہقہہ لگایا۔۔۔

...So sorry Azaan

پر تم کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔ آخر سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو نہیں
مرتی میں تم پر کتنی دفعہ بتاؤں۔۔

حفصہ نے پہلے نرم مزاجی سے پھر غصے سے چلا کر اذان کی ٹکاٹا کر بے عزتی
کی۔۔۔

میکال اور شہریار بھی اسکی برائی کر رہے اور حفصہ کو اکسارہے تھے۔۔۔ حفصہ اور
تپ گئی۔۔۔

اج ساری بھڑاس اس نے نکل دی۔۔۔

سارے لڑکے خوب مزے لے رہے تھے۔۔ اور اذان کی ہوا نکل گئی۔۔۔

ارے بھائی کنورا ہی ٹھیک ہے شادی کی بعد ذالالت بھری زندگی ہے۔۔

میکال نے اذان کو افسوس سے کہا۔۔۔

کمینے انسان خود وہ شیریں شادی کر کے بیٹھا ہے اور تو کرنے جا رہا ہے اور مجھے نا

کرنے کے مشورے دے رہا ہے۔۔۔

فٹے منہ تیرا۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے سنگل نہیں مرو گا۔۔۔

حفصہ مان جائے گی دیکھنا ایک دن خود آئے گی میرے پاس اور کہے گی مجھ سے
شادی کر لو۔۔۔

اذان نے ایک سانس میں سب کہہ دیا۔۔۔

ارے مجھے کیا پاگل کتے نے کٹا ہے جو تم جیسے نکارا انسان سے شادی کرو۔۔۔

حفصہ نے تپ کر کہا۔۔۔

ہاں حفصہ بے پاگل پن کبھی مت کرنا۔۔۔

ثانیہ نے حفصہ کو ہاتھ مار کر کہا۔۔۔

ابہے او فارس سمجھا دے اپنی بیوی کو ورنہ بھری جوانی میں رنڈوانا کر دو تجھے۔۔۔

اذان نے فارس کو انگلی دیکھا کر غصے سے کہا۔۔۔

چل کوئی نہیں مار دے ہم فارس کی دوسری شادی کروادے گے۔۔۔

فارس کے بجائے جنید نے کہا۔۔

ابہ تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے بارے میں کہنے کی۔۔۔۔ اور اسکی جگا
تو دوسری لڑکی لائے گا۔ یہاں ایک نہیں مل رہی اور یے چوزا (فارس) دودو
کرائے گا۔

اذان پہلے جنید پر بھڑکا پھر اپنی شادی کو لیکر اداس ہو گیا۔۔

ہائے میرے بھائی تو مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے۔۔

ثانیہ نے پیار سے اسے پوچھا۔۔

آکھ تھو۔۔۔۔۔ یے کس منحوس نے کہہ دیا تمہیں؟ جاو بہن غلط فہمی ہوئی ہے
تمہیں۔۔۔۔۔ میں تو بس اس جنید کو ویسے ہی کہہ رہا تھا۔۔

اذان نے ہاتھ جوڑ کر گندی شکل بنا کر ثانیہ کو کہا۔۔

کیڑے پڑے تمہیں۔۔۔۔۔ اگھھھ

ثانیہ کا بس نہیں چل رہا تھا آج اذان کو زمین میں زندہ دفن کر دیتی۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

پریشا کو اذان کی باتوں پر بہت ہنسی آرہی تھی۔۔۔ اس نے اذان کو کہا۔۔۔

...Azaan you are so funny

ہنسا ہنسا کے پیٹ میں درد کروا دیا۔۔۔

آفففف۔۔۔۔۔

اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

اذان پریشا کے آگے آکر رکا اور اپنا ہاتھ اسکے آگے کر دیا۔۔۔

چلیں بھا بھی جی۔۔۔ دیکھیے پھر۔۔۔

پریشانا سمجھی سے اسکو دیکھتی ہے۔۔۔ اور پوچھتی ہے کیا دو؟

پیسے۔۔۔ اذان نے آہستہ سے کہا۔۔۔

وہ کیوں؟ پریشا سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

اپنے کہا کے میں نے آپکو بہت ہنسا یا ہے اس لیے پیسے دے میں کوئی بھی کام

مفت میں نہیں کرتا۔۔۔

اذان بے شرم ہونے کے پورے رکارڈ توڑتے ہوئے بولا۔۔۔

ابہے شرم نہیں تجھے؟

میکال نے اذان کو پیچھے سے کہا۔۔

نہیں۔۔۔

اذان نے آرام سے کہا۔۔ اور چڑھانے والی شکل بنائی۔۔

ڈوب مار بے حیا آدمی۔۔۔

میکال نے اسکولات مار کر کہا۔۔۔

ظالم انسان آہستہ مارا کر۔۔۔۔

اذان نے میکال کو غصے کہا۔۔۔

آہستہ مارو گا تو لگے گا کیسے۔۔

میکال نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

چلیں بھا بھی اور کتنا انتظار کروائے گی۔۔

اذان دوبارہ پریشا کی طرف مڑا۔۔

ابھی تک تیری بھکاریوں والی عادت گئی نہیں۔۔ بھکاری کہی کے۔۔

شہریار نے افسوس کے ساتھ کہا۔۔

لوجی جو خود بھکاری ہے وہ مجھے بول رہا ہے۔۔

اذان نے دھبے ہوئے غصے سے کہا۔۔

کیا بول رہا ہے تو ہاں۔۔ اور بھکاری کس سے کہا۔۔

شہریار نے آبرو اوپر کر کے غصے سے کہا۔۔

اے یار دیکھ مجھے ڈرانے کی ناکر۔۔ میں کسی سے نہیں ڈرتا۔۔

اذان خود کو مضبوط دیکھا رہا تھا پر اصل میں اسکی جان نکل رہی تھی۔۔ شہریار

کی غصے سے بھری آنکھیں دیکھ کر۔۔

ہاں بول ناکس کو بیکھاری کہا تو نے۔۔

شہریار نے پھر سے اسے سوال کیا۔۔

تم دونوں سے بڑا بیکھاری کون ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔

اذان نے اب میکال کو بھی شامل کر دیا۔۔

جو آرام سے بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ شہریار اذان کی کوٹ لگائے گا۔۔۔

بیکھاری سنتے ہی وہ ایسے اٹھا جیسے اسکو کرنٹ لگا۔۔۔

اس نے اذان کا کلر پکڑا۔۔۔

کس کو بیکھاری کہا۔۔۔ واپسیات انسان۔۔۔ ہر بات میں مجھے کیوں گھسیٹ رہا۔۔۔

نامراد۔۔۔۔۔ میکال چلایا۔۔۔

بیکھاری تم دونوں۔۔۔ بیکھاریوں کو بیکھاری نہیں بلاو گا تو کیا ریمیں بلاو گا۔۔۔

اذان نے ہمت کر کے کہا اور اپنا کالر میکال سے چھوڑ دیا۔۔۔

کیون بہے دونوں کو یاد نہیں یونیورسٹی کے دور میں جب کبھی ڈنر کرنے کسی

ریسٹورانٹ چلتے تھے تم دونوں فقیر ایک روپیہ نہیں لاتے تھے۔۔۔

اور سارا بل مجھے بھرنا پڑتا تھا۔۔۔

اذان نے فخر سے کہا۔۔

ہاں تو کون سا ہمارے باپ پر احسان کرتے تھے۔۔

میکال نے شرمندگی کو چھپانے کے لیے کہا۔۔

اور اگر کبھی نکال بھی دیے تو قیامت تو نہیں آجانی تھی نا۔۔ دوست ہے تو

ہمارا۔۔ اتنا بھی نہیں کر سکتا ہے۔۔

شہریار نے بھی میکال کا ساتھ دیا۔۔

ہائے شہریار خدا کا خوف کر رہے۔۔

تو بات کر رہا ہے کبھی کی ارے احسان فراموش ہر زور نکالتا تھا۔۔

بھوکے بیکھاری۔۔

اج اذان کی باری تھی اور وہ دونوں چپ ہو گئے تھے۔۔ ورنہ ان دونوں کے اندر

ایسی بات چھی تھی جو اذان کو دو کوڑی کا کر سکتی تھی ساتھ میں شہریار اور میکال

کو بھی۔۔ اسی لیے ان کا بھانڈا نا پھوٹے اذان کو برداشت کر رہے تھے۔۔

وہ بار بار انکو بیکھاری کہہ کر بولتا اور وہ دونوں غصہ ضبط کر کے اس سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔

بس کرنا ہے۔۔۔ کیو اپنی موت کو دعوت دے رہا ہے۔۔

میکال نے تپ کر کہا۔۔۔

چل بے بیکھاری۔۔۔ میں تم جیسے بیکھاریوں سے بات نہیں کرتا۔۔۔

ارے انکو کیا بیکھاری بولتے ہو۔۔۔

تم تینوں ہی سب سے بڑے بیکھاری ہو۔۔۔

حفصہ نے انکی بات میں حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

شہریار اور میکال ناچنے لگے۔۔۔

بے عزتی بے عزتی۔۔۔ اذان کی بے عزتی۔۔۔

ساتھ گانا بھی گانے لگے۔۔۔

ارے حرام کھوروں صرف مجھے نہیں کہا تم دونوں کو بھی کہا ہے۔۔۔

وہ دونوں بھی چپ ہو گئے اور پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر حفصہ کو دیکھا۔۔۔

پتا ہے تم سب کو شہریار اور میکال پیسے نہیں لے جاتے تھے پر اذان لے جاتا تھا۔۔۔

اذان نے سوچا ابھی تو کتے والی کر رہی اور ابھی عزت بھی۔۔۔
خیر مجھے کیا۔۔۔

اس نے فخر سے کندے جھٹکائے۔۔۔ ...thank you hafsa

تبھی تو تم مجھے اچھی لگتی ہو بھلے ہی مجھے سے لڑتی پر مجھے سے پیار بھی بہت کرتی ہو۔۔۔

میکال اور شہریار نے قہقہہ لگایا۔۔۔

....What a joke azaan

شہریار نے اسکے کندھے پر زور سے ہاتھ مار کر کہا۔۔۔

ارے سن تولو۔۔۔

حفصہ نے انکو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

ہاں ہاں بولو۔۔۔ ہم سن رہے ہیں۔۔۔

ثانیہ نے تنز سے کہا۔۔۔ اصل میں وہ بھی یہ قصہ جانتی تھی۔۔۔

حفصہ پھر سے بولی۔۔۔

روز شہریار اور میکال پیسے نہیں لے جاتے اور اذان سے نکلواتے۔۔۔

اور یہ بیوقوف پر روز انکو اچھا ڈنر کروا کرتا۔۔۔

ایک دن یہ بیکھاری بھی پیسے نہیں لے گیا۔۔۔ جب بل کی باری آئی تو تینوں

کے پاس بٹوے تک نہیں تھے۔۔۔

اور تینوں نے جم کے ریسٹورنٹ کے برتن دھوئے۔۔۔

سب نے ایسا زوردار قہقہہ لگایا کہ وہ تینوں پانی میں ڈوب مرنا چاہتے تھے۔۔۔

ہائے بے شرم لڑکی۔۔۔ تم سے بے امید نا تھی۔۔۔

میکال نے انگلی دیکھا کر اسکو کہا۔۔۔

جاو جاو۔۔۔

سب ان پر بہت ہنسے۔۔۔۔

وہ آپس میں لڑنے لگے پر ماہم اور ارحام کو دیکھ کر چپ ہو گئے۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔

ماہم اور ارحام خوشی خوشی ان کی طرف آئے۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔

کیسے ہو بڑی۔۔۔ اذان نے ارحام کو گلے لگا کر کہا۔۔۔

گڑیا بھول گئی ہمیں اتنے دن رہ گئی تھی اور دو دن میں بھول بھی گئی۔۔۔

ثانیہ نے ماہم سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا ارحام اور ماہم تم لوگوں کے ساتھ رہے تھے اور تم دونوں کا کہتے تھے کے
اردو میں بات کرواتے تھے۔۔۔

پریشا نے ثانیہ اور فارس سے پوچھا۔۔۔

ہاں ہمارے ساتھ رہتے تھے۔۔۔

ثانیہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ دونوں سب سے ملنے لگے تو شہریار پریشا دونوں صوفے پر بیٹھے ننھے آریان سے

کھیل رہے تھے۔۔۔

ہائے شہریار یے کتنا پیارا ہے نا۔۔۔

پریشا نے شہریار کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ کر کہا۔۔۔

بلکل تمہاری طرح۔۔۔

شہریار کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔

آہستہ بولیں۔۔۔ سب بیٹھے ہے کیا کہے گے۔۔۔

پریشا نے دانت چبا کر کہا۔۔

کہنے دو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔

شہریار نے لا پرواہی سے کہا۔۔

وہ آریان کو پیار کر رہی تھی اور شہریار اس کو پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔

اچھا ابھی مجھے دے اپ اپنے دوستوں کے ساتھ جا کر بیٹھے۔۔

پہلے نواب سے اجازت لے لو۔۔ پھر لو ورنہ پھر منہ پھیر لے گا۔

شہریار نے آریان کو پیار سے گال پر بوسہ دے کر کہا۔۔

اب آجائے گامی سے دوستی ہو گئی ہے۔۔

پریشا نے آریان کو لیا تو وہ پریشا کی گود میں اگیا۔۔

دیکھئے اگیا مامی کے پاش میلا گوڑا۔۔۔ پریشا نے اس کو پیار کرتے ہوئے شہریار کو

کہا۔۔

شہریار مسکرا کر پریشا کو ہی دیکھ رہا تھا۔

پریشانی آبرو اوپر کر کے اسے پوچھا۔ کیا ہوا۔

کچھ نہیں۔۔۔

شہریار نے ہنس کر نامی سر ہلایا۔

اصل میں اسکو پریشا کا خود کو مامی بلوانا اچھا لگا۔

مطلب مسز شہریار پگل رہی ہے۔۔ وہ دل میں سوچنے لگا۔

???Boys are you ready to play video games

شہریار نے سب لڑکوں کو خود کی طرف متوجہ کیا۔۔

....Yeessssssssssss

سارے لڑکے جیسے انتظار میں تھے۔۔ سب نے یک آواز میں کہا۔۔

چلو پھر نیو لیٹیسٹ گیمس لایا ہوا بھی لیکر آیا۔۔ وہ کہہ کر کمرے میں گیم لینے

چلا گیا۔۔۔

میں جب تک کھانا لگاتی ہوں۔۔

پریشا نے سب سے کہا۔۔۔

.....Yoooooooooooo

سب لڑکوں کے دل کی بات کر دی وہ سب پھر سے جھوم اٹھے۔۔۔

ہاں چلو پری میں تمہاری مدد کرواتی ہوں۔۔

وانیزا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

ارے سب چلتے ہے مل کر کام کرے گے تو جلدی ہو جائے گا۔۔

سوہانے کہا تو حفصہ، ماہم اور ثانیہ بھی اٹھی۔۔

لڑکوں نے وہ شور مچایا تھا کہ بس پورا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا۔۔ اتنا زور زور سے

لڑتے۔۔۔ کھلتے پھر قہقہہ لگاتے۔۔

اور لڑکیاں کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھی۔۔

اور ساتھ ساتھ گپے بھی لگا رہی تھی۔۔

پریشا آریان کو نیند آرہی ہے سامنے روم میں چلی جاؤں۔۔

ثانیہ نے پریشا کو کہا۔۔۔

ارے پوچھو مت جاو۔۔۔ بلکہ او میں لے جاتی ہو۔۔۔

وہ ثانیہ کو ساتھ لیکر گئی۔۔۔

سنو پریشا

وہ دونوں روم میں گئی تو پریشاں واپس لوٹ رہی تھی پر ثانیہ نے اسکو روک

ویا۔۔۔

کچھ چاہیے تھا۔۔۔

نہیں تم سے بات کرنی تھی۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔

پریشا مسکرا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

پریشا شہریار کے پیڑنٹس کی ڈیتھ نے اسے بہت توڑ دیا تھا۔۔ ناکسی سے ملتا تھا نا

آتا جاتا تھا۔۔ ہمارے پاس تک نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔ بس افس سے گھر۔۔ گھر

سے آفس۔۔۔ پر جب سے لاہور گیا اور تم سے ملا ہر وقت خوش رہنے لگ۔۔۔
سب سے خود بات کرتا۔۔۔ اج اتنے دنوں بعد وہ پہلے جیسا ہو گیا ہے۔۔۔ یہ سب
تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ تمہاری محبت کی وجہ سے ہمیشہ اسکا اسی طرح ساتھ
دینا۔۔۔ وہ اپنی زندگی میں واپس بس تمہاری محبت کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ ہمیشہ
اس سے ایسی طرح محبت کرنا۔۔۔ تاکہ وہ ہمیشہ اسی طرح چھکتا رہے۔۔۔
ثانیہ کی آنکھوں میں آنسو تھے پر چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔ وہ پھر سے بولی۔۔۔

..Thank you parisha thank you

تم نے ہمارا وہی نٹ کھٹ دوست واپس دیا۔۔۔ ورنہ ہم تو ترس گئے تھے اس کو
پہلے جیسا دیکھنے کے لیے۔۔۔

پریشا کی آنکھوں میں آنسو آگئی اس نے ثانیہ کو گلے لگا لیا۔۔۔

لوجی تم یہاں ہو اور میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

وانیزا پریشا کو ڈھونڈتے ہوئے آئی۔۔۔

تم دونوں سہیلیاں بات کرو میں چلی۔۔

ثانیہ نے وائیز اور پریشا اور کہا۔۔

ارے تم بھی بیٹھو کہاں چلی۔۔

میرا کام ہو گیا۔۔ میں چلی وہ ہاتھ ہلا کر نکل گئی۔۔

کیسی ہوونی۔۔

پریشا اور وائیز دونوں بہت کلوز تھی۔۔ وائیز نے ہی اسکو بہت ساری باتیں

سکھائی تھی۔۔ اسکو اچھا بھالا سمجھاتی ورنہ وہ بالکل ہی لاپروسی تھی۔۔

بلکل ٹھیک۔۔ تم خوش ہونا۔۔ انکل کا سن کے بہت دکھ ہوا۔۔

وائیز نے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہا۔۔

ہاں خوش ہوونی۔۔ بابا نے بہت اچھا فیصلہ کیا۔۔ اس وقت میں ان سے

ناراض تھی سو چا تھا ٹھیک ہو جائے گے تو خوب لڑو گی پر انھوں نے موقع ہی نا

دیا۔۔

اسکے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔

ارے نہیں میری جان رومت خوش رہو۔۔۔ ورنہ انکل وہاں پریشان ہونگے۔۔۔

ہمم۔۔۔ ونی پوچھو گی نہیں کے کہاں گم ہو گئی تھی میں۔۔۔

پریشا کو اصل اس بات کا دکھ تھا۔۔۔

جانتی ہو سب۔۔۔ ہم سب بہت یاد کرتے تھے تم کو۔۔۔ بہت ڈھونڈا بھی تم کو

پر تمہارا پتا نہیں ملا۔۔۔ کبھی کا بار بہت غصہ آتا تھا۔۔۔ تم پر۔۔۔ بہت گالیاں

دیتے تھے کے کتنی بیوفانکی۔۔۔ پر کبھی پریشان بھی ہوتے تھے کے کہاں چلی

گئی۔۔۔ کہی کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔

سب نے کوششیں چھوڑ دی جب بہت ڈھونڈنے پر بھی تم نامی۔۔۔

ہر پل ہر دم تم کو یاد کرتے تھے۔۔۔

اور ایک دن شہر یار لاہور آیا تو اسکو تم ملی۔۔۔ اسنے ہم سب کو بتایا تو ہم سب

تم سے ملنے کے لیے فل تیار تھے۔۔۔

شہر یار نے کل ہی بتایا سب کو۔۔۔

سب ایک ساتھ اے ہوئے تھے تو اس نے ساتھ میں بتا دیا۔۔۔ سب بہت ناراض
ہوئے بات چھپانے پر۔۔۔ پر اسنے سب کی ناراضگی دور کر دی۔۔۔ گفٹس دے
کر۔۔۔ وہ ہنس کر بولی۔۔۔

پریشا پھر سے رونے لگی۔۔۔

اچھا چلو باہر۔۔۔ ڈرامی۔۔۔ بس کرو سب باہر ہے۔۔۔ اور ہم اندر کیا سوچے

تم ڈرامی۔۔۔ پریشانے آنکھوں سے آنسو صاف کر کے چہرے پر مسکراہٹ سجا
کر کہا۔۔۔

لڑکوں اجاؤ ڈنر کرنے۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ میں کہہ رہی ہو ڈنر لگ گیا ہے اجاؤ۔۔۔۔۔

آفففف اللہ کوئی سن ہی نہیں رہا۔۔۔ بھیرے انسانوں اٹھو جلدی سے۔۔۔

سوہا سب لڑکوں کو چلا چلا کر بولا رہی تھی پر مجال ہے جو کسی نے بھی اسکو جواب دیا ہو۔۔۔ جواب تو دور تھا کسی نے اسکو دیکھا تک نہیں۔۔۔

وہ سب اپنی ہی لڑائی میں لگے ہوئے گیم میں مصروف تھے۔۔۔

چلو میں چلتا ہوں جنید جو ہر وقت بھوکا ہوتا وہ چلتا ہوا اگیا۔۔۔

بھائی میری توبہ چلا چلا کر میرا گلا پھٹ گیا ہے پر یہ اندھے بھیرے ہو گئے۔۔۔

کسی نے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔۔۔ بس یہ بھوکا جنید اگیا۔۔۔

سوہا روہانسی ہو کر بولی۔۔۔

سب لڑکیوں نے جنید کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔۔

اچھا روکو تم یہ اس طرح نہیں اٹھے گے۔۔۔ ساری رات بھی انکو بیٹھنا پڑے نا

تب بھی ایسے ہی بے ہوش بیٹھے رہے گے۔۔۔ میں بتاتی ہوں انکو۔۔۔

حفصہ نے ٹیبل پر پلیٹ رکھتے ہوئے کہا اور لڑکوں کے پاس گئی۔۔۔

لڑکوں اٹھ رہے ہو یا۔۔۔

حفصہ نے دھمکی دی۔۔

ارے جاو یہاں سے۔۔۔

اذان نے بنا دیکھے اسے جواب دیا۔۔۔۔

آخری بار بول رہی ہوں پھر جو ہو گا اسکی ذمیدار میں نہیں ہونگی۔۔

حفصہ ہاتھ بھانھندتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہاں جاو۔۔۔ سر مت کھاو۔۔۔

جنید نے بھی بنا دیکھے ہاتھ سے اسکو جانے کا کہا۔۔۔

نعمان اور اذان کا مقابلہ چل رہا تھا۔۔

حفصہ نے مجبورن ٹی وی سوچ نکل پھینک دیا۔۔۔ ورنہ ان میں سے کسی کو بھی

نہیں اٹھنا تھا۔۔۔

.....O shittttttttttttttt

سارے لڑکوں مل کر چلائے۔۔

پھر ایک ایک کر کے سب نے حفصہ کو بتائیں سنائی۔۔

یے کیا کر دیا۔۔

ارے پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔

دیکھا نہیں کتنا اہم مقابلہ چل رہا تھا۔۔

یار رر رر رر۔۔۔۔۔ حفصہ کیا کر دیا۔۔

ارے میں اس نعمان سے جیتنے لگا تھا۔۔ کیا کر دیا۔۔ اس روندو کی رونی شکل تو

دیکھاتا۔۔

اذان چلایا۔۔

ارے جاو جاو جھوٹے انسان میں جیت رہا تھا۔۔ کتنا جھوٹ بولتے ہو شرم

کرو۔۔

نعمان بھی جواب دینے سے باز نہیں آتا تھا بھلے ہی بعد میں اسکو اذان کی مار
کھانی پڑ ہے۔۔

انکے جواب کس کو دیا۔۔ رک تیری تو۔۔

اذان نعمان کی طرف بھاگا۔۔

نعمان نے بھی وہ تیزی پکڑی۔۔

اب نعمان آگے اور اذان پیچھے۔۔

کچھ انکے لڑنے کا مزہ لوٹ رہے تھے۔۔

کچھ انکو منع کر رہے تھے۔۔ تو کچھ اذان کو اور زیادہ اکسارہے تھے۔۔ جس

میں شہریار اور میکال شامل تھے۔۔

اذان آج اس کو نہیں چھوڑنا۔۔ گلا دبا دے اسکا۔۔

میکال انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔

ارے اذان اسکو پکڑ سیمنگ پول میں پھینک آتے ہے اسکو۔۔۔ اسکو گھسیٹ کر
لا۔۔۔

شہریار نے دانت چباتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑ نامت اذان پکڑ اسکو۔۔۔

ارے اذان وہاں سے جا۔۔۔ یہاں سے نہیں۔۔۔

شہریار اور میکال آرام سے صوفے پر بیٹھ کر اس کو اکسار ہے تھے۔۔۔۔۔

اذان رک گیا اور سانس پھولتے ہوئے بولا۔۔۔

بغیر تون۔۔۔ میری مدد نہیں کرنے آرہے وہاں بیٹھے بیٹھے صرف آرڈر دے رہے

ہو۔۔۔ میری مدد کرو اسکو پکڑنے میں۔۔۔

لوجی اب شکاری تین اور شکار ایک۔۔۔ شہریار اور میکال بھی میدان میں

آگئے۔۔۔

یار یے نا انصافی ہے سراسر غلط ہے۔۔۔

تم لوگ تین میں اکیلا۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔

نعمان ڈر کے بولا۔۔۔

بیٹارک آج تجھے کچا چبائے گے۔۔۔

میکال نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ تو رحم کرو بھائی۔۔۔ نعمان رونے والا ہو گیا۔۔۔

وہ تینوں پاگلوں کی طرح نعمان کے پیچھے بھاگ رہے تھے کبھی ایک طرف جاتے

تو کبھی دوسری طرف۔۔۔۔۔ آخر کار نعمان انکے ہاتھ اگیا۔۔۔ ویسے بھی

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔۔

شیرنی۔۔۔ مجھے بچاؤ۔۔۔

نعمان نے پریشا کو چلا کر مدد کے لیے پکارا۔۔۔

نعمان خود جانو۔۔۔ میں نہیں بول رہی۔۔۔

پریشا اسکی حالت پر مزے لے رہی تھی۔۔۔ وہ کیوں انکوروکتی۔۔۔

شادی کے بعد تم بھی انکی سائیڈ ہو گئی صحیح بیٹا۔۔

نعمان رونے والی واز سے بولا۔۔

تو پریشانے شہریار کو آنکھوں سے اشارے سے کہا کہ چھوڑ دے پلینز۔۔

پر شہریار نے شرارت سے ناکر دیا۔۔

میرے دوست تو نامراد ہے دوست مار کھا رہا ہے اور دونوں اٹھ کر بھی نہیں

آئے بلکہ دیکھا بھی نہیں۔۔

نعمان نے فارس اور جنید کو کہا۔۔ جنھوں نے اسکی بات سن کر منہ دوسری طرف

کر دیا۔۔۔ جیسے وہ وہاں تھے ہی نہیں۔۔۔

جنید کھانے میں لگ گیا اور فارس اپنے بچے سے کھیلنے میں۔۔

سب نے جی بھر کے مسکرایا۔۔

چل کیا یاد کرے گا آج چھوڑ دیتے یے کل بدل لے گے تجھ سے۔۔۔

اذان نے احسان جاتے کہا۔۔

ابہے کیا ہو گیا۔۔۔ ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔۔۔

میکال اور شہریار چلائے۔۔۔۔۔

اذان نے پیچھے سے انکو آنکھ ماری تو وہ دونوں چپ ہو گیا۔۔۔ کیونکہ تینوں کے

اندر کچڑی پک چوکی تھی۔۔۔

چلو اب کھانا کھانے ابھی جاو مسجد میں علان کروئے کیا۔۔۔

حفصہ چڑھ کر بولی۔۔۔

ہاں ہاں ابھائیوں۔۔۔ لنگر کھل گیا ہے۔۔۔ او او فقیروں۔۔۔

اذان نے شرارت سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا۔۔۔

یے سب تم نے بنایا ہے۔۔۔

نعمان نے پریشا کو حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں تمھاری پڑوسن نے۔۔۔

وہ تنزیا بولی۔۔۔۔

ہو گئی بے عزتی خوش۔۔۔

جنید نے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔۔۔ اور ہنسی دبائے لگا۔۔۔

چپ کر بے۔۔۔

نعمان نے ناگواری سے کہا۔۔۔

واہ واہ بھابھی واہ۔۔۔ میں نے تو شیریں کو دعادی تھی کے اسکو ناک میں دم کر
بے والی بیوی ملے پر یار اسکی تو قسمت کھل گئی ہے۔۔۔ اذان کھانے کو دیکھ کر

بول پڑا۔۔۔

سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہاں پریشانی سے سب اذان کی دعا کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

ثانیہ نے منہ میں نوالا ڈال کر کہا۔۔۔

رکور کو غلط بیانی مت کرو۔۔۔

صرف اذان نہیں تم سب کی تھی اٹھتے بیٹھتے دعائیں دیتے تھے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

میکال نے ایک سانس میں سارا قصہ پریشا کو بتا دیا۔۔

شہریار نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

کیونکہ اسکے سارے دوستوں کے خوابوں پر پانی جو پھر گیا۔۔۔

ارے جنید تم نے شادی نہیں کی۔۔ اور نعمان تم نے بھی۔۔۔؟؟

پریشانے ان دونوں سے سوال کیا۔۔

ارے منگنی ہو گئی ہے پر اس سست انسان کی وجہ سے شادی لیٹ ہو گئی ہے۔۔

نعمان نے چڑھ کر سامنے بیٹھے جنید کا بری شکل سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا مطلب۔۔؟

پریشانے کھانا چھوڑ کر پوچھا۔۔

مطلب یہ ہے کہ ہماری منگیترین بہنیں ہیں۔۔ اور وہ تب شادی کرے گے جب

اس سست اور ناکارہ انسان کو اچھی جاب نہیں مل جاتی۔۔

نعمان نے چبا چبا کر کہا۔۔

ارے جنید جو بڑھونڈنا ابھی تک سست ہو۔۔۔

ارے جاب مل جاتی ہے اس نحوست کو پر ہر بار لیٹ جاتا ہے صبح آنکھ نہیں کھولتی۔۔۔ اب تم آگئی ہونا پہلے جیسے یونیورسٹی میں اسکو کان پکڑ کر پڑھاتی تھی اب بھی اسکو سبق سیکھانا۔۔۔

نعمان نے پریشا سے گزارش کی۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں میں بتاؤں گی۔۔۔ پریشا نے انگلی دیکھا کر نعمان کو کہا۔۔۔

جنید نے زور سے قہقہہ لگا کر کہا۔۔۔ یہ چیز میری شیرنی بہن۔۔۔ کتنا یاد کرتا

تھا۔۔۔ تم کو تمھاری باتوں کو۔۔۔ بس اب تم ہی مجھے سدھار سکتی ہو۔۔۔

اج جہاں شہریار کے دوست خوش تھے اسکی اوپس خوش دیکھ کر۔۔۔ ویسے ہی

پریشا کے دوست خوش تھے اپنی بہترین دوست سے واپس مل کر۔۔۔

ارے ہماری سوہا کا بھی رشتا ہو گیا ہے۔۔۔

نعمان نے پریشا کو بتایا۔۔۔

سچی مبارک ہو سوہا۔۔۔ بتایا بھی نہیں۔۔۔ پریشا سامنے بیٹھی سوہا کو گلے لگا
لیا۔۔۔

سوہا شرم سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

آئے لڑکی ایسے مت شرمایا کرو۔۔۔ جنید نے اسکا لال پڑھتا چہرہ دیکھ کر کہا۔۔۔
ویسے شیرنی اس کا شوہر دیکھو گی نا ڈر جاو گی بھوت بھی اسے اچھے ہونگے۔۔۔ اور
یے اسکے نام پر شرم رہا ہے۔۔۔

جنید نے پریشا سے تنز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے اپنی منگیترا دیکھی ہے۔۔۔ ایسے بولتی ہے جیسے کان میں سیٹی بج رہی ہو۔۔۔
سوہا کہاں چپ رہنے والی تھی۔۔۔ جٹ سے بولی۔۔۔

جس پر سب نے قہقہہ لگایا تو جنید کا منہ بگڑ گیا۔۔۔

ارے ظالمو میرا بھی تو بتاؤ۔۔۔

میکال شرما کر اور ناراضگی سے بھرے انداز میں بولا۔۔۔

ہاں ہاں بھابھی اگلے ہفتے اسکی رخصتی ہے آجائے گامل کر دعاؤں میں رخصت
کرے گے۔۔۔

اذان نے میکال کے بالوں سے ہاتھ پھر کر شرارت سے کہا۔۔

تو میرے ہاتھوں سے مر جائے گا ذلیل۔۔

میکال نے غصے سے اذان کو کہا۔۔ تو اسنے قہقہہ لگایا۔۔

...Wow mikaal congratulations

پریشا نے اسکو خوشی سے مبارک دی۔۔

..Thank you so much bhabhi

میکال نے آداب سے سر جھکا کر جواب دیا۔۔

ارے پوچھو گی نہیں لڑکی کون ہے۔۔

شہریار نے چیخ سے چاول کھاتے ہوئے کہا۔۔

کیا میں اسے جانتی ہو۔۔

پریشانے حیرت سے پوچھا۔۔

ہاں بہت اچھے طریقے سے۔۔

شہریار نے آبرو اوپر کر کے مسکرا کر کہا۔۔

.....Let me guess

پریشانے سوچتے ہوئے کہا۔۔

کہی وہ وائیز اتو نہیں۔۔

تھوری دیر سوچنے کے بعد وہ پھر سے بولی اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

..I cant believe this

???Is it true

پریشانے میکال سے پکا کرنا چاہا۔۔

میکال نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا۔۔

...O my God... vaniza

میں نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔

..I hate you

پریشا خوشی کے مارے پاگل ہو گئی تھی۔۔

وہ اپنی کرسی سے اٹھی اور اسکے گلے لگ گئی۔۔

..Many many congrats

پریشا نے ان دونوں سے کہا۔۔۔

کب ہے شادی۔۔۔؟؟

گلے ہفتے کے آخری دونوں میں۔۔۔

اسی لیے تو ہم سب اپنے اپنے گھروں سے یہاں پہنچے ہے اسکی شادی کے

لیے۔۔۔

جنید نے وائیزاکو زبان نکال کر چڑھیا۔۔۔

اور پریشا ہم نے ڈھولکی بھی رکھی ہے اجانا۔۔۔

حفصہ نے خوشی سے اسے کہا۔۔۔

ہاں ہاں ضرور اونگی بہت مزہ آئے گا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

سب کھانا کھا کر دوبار اسے باتوں میں لگ گئے۔۔۔ کسی ناکسی کی تانگ ضرور
کھینچتے۔۔۔

بھائی آج ہمیں گانا سنائے نا پلیز۔۔۔۔

ماہم نے شہریار سے التجا کی۔۔۔۔

ہاں ہاں شیر ی بہت ٹائیٹ ہو گیا ہے تیرا گانا سنے۔۔۔

صحیح کہا ماہم نے شیر ی جلدی سے اچھا سا گانا سننا۔۔۔

شیر ی پلیز آج منع مت کرنا۔۔۔

سب ایک ساتھ اسے کہنے لگے تو وہ پریشان ہو گیا۔۔۔

اچھا اچھا سنا تا ہوں پر میرے پاس گیتار نہیں۔۔

شہر یار نے ادا سی سے کہا۔۔۔۔۔

ارے بھائی یے لے۔۔

ماہم نے صوفے کے پیچھے سے گیتار نکال کر اسے تھمایا۔۔

گڑیا۔۔ یے کہاں سے آیا تمہارے پاس۔۔

شہر یار نے گیتار کو چھوتے ہوئے پوچھا۔۔

بس بھائی آپکی بہن کا کمال ہے۔۔۔

ماہم نے فخر سے کندے اچکائے۔۔

وہ شہر یار کا سب سے پہلا والا گیتار تھا جو اسکے بابا اسکے لیے برتھ ڈے پر لے کر

آئے تھے۔۔۔

اس نے آنکھیں مندی۔۔ اور گہرا سانس لے کر ed sheeren کا گانا گایا۔۔

I found a love for me

Darling just dive right in

And follow my lead

Well I found a girl beautiful and sweet

I never knew you were the someone waiting for me

Cause we were just kids when we fell in love'

Not knowing what it was

I will not give you up this time

اس نے پریشا کو دیکھ کر گانا گایا۔۔ جب گانا ختم ہو گیا تو وہ ابھی بھی اس کو دیکھ رہا

تھا۔۔

پریشا کی آنکھیں بھی چمک رہی تھیں۔۔

شہریار نے آبرو اوپر کر کے اسے پوچھا تو پریشانے ہاتھ نیچے کر کے اسکو اشارہ کیا۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔

شہریار نے آہستہ سے thank u کہا۔۔۔

واہ یار دل خوش کر دیا۔۔۔ جگرے۔۔۔

اذان نے شہریار کو کندھے پر تھکی دیتے کہا۔۔۔

سب چلے گئے تو ماہم نے پریشا کو زور سے گلے لگالیا۔۔۔

...Bhabhi bhabhi i love you so so much

...You are best

اب میں نے ایسا کیا کر دیا جو اتنا پیار آرہا ہے۔۔۔

بھابھی آپ کو پتا نہیں آج میں کتنی خوش ہو۔۔۔

بھائی نے آج اتنے دونوں بعد گانا گایا ہے صرف آپکی وجہ سے ورنہ وہ ماما بابا کے

بعد انہوں نے گیتار کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔۔

ماہم کہہ کر چلی۔۔۔ اور پریشا سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

رات کو بہت دیر ہو گئی تھی، سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔ شہریار اور پریشا بھی آرام کرنے اپنے کمرے میں آ گئے۔۔۔

صبح سے دونوں لگے ہوئے تھے۔ پریشا کیچن میں تو شہریار آفیس میں دونوں کا تھکن سے برا حال تھا۔۔۔

اپنے بے اچھا نہیں کیا۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔ مجھ سے ہو۔۔۔

شہریار بیڈ پر ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔

ہاں آپ سے کر رہی ہو۔۔۔ نعمان کو آخر میں سومنگ پول میں نہیں پھنک چاہیے تھا۔۔۔

پریشا کو ہنسی بھی آرہی تھی۔۔۔

ارے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اسکے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔

شہریار نے لا پرواہی سے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا آج مزہ بہت آیا۔۔۔

پریشانے کان سے بالیاں اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

ہممم۔۔۔۔

شہریار کی ہمت نہیں ہو رہی تھی جواب دینے کی۔۔۔

وہ باتھ روم گئی کپڑے بدلنے جب باہر آئی تو شہریار گہری نیند سوچکا تھا۔۔۔

وہ آہستہ سے مسکرائی اور اسکے پاس جا کر صبح سے اسکو لٹیا اور چادر اوڑھ لی اس

پر۔۔۔

بہت دیر تک وہ اسکو دیکھتی رہی۔۔۔۔ پھر اسکے سر سے بکھرے بالوں کو اوپر کر

کے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔۔

...Sherooo i love you

آج سے نہیں تب سے جب ہم پہلی بار ملے تھے۔۔۔ خود سے بھی چھپاتی تھی پر

اب نہیں شیر و۔۔۔ i love you i love you

وہ آہستہ سے بولی۔۔۔

...Thank you so much for amzing surprise... and for loving me

ہولے سے مسکرا کر وہ اسکے پہلو میں جا کر سو گئی۔۔۔

انج پریشا پہلی بار اسکے ساتھ بیڈ پر سوئی تھی ورنہ وہ سونے پر سوتی تھی۔۔



شہر یار صبح کو اٹھا تو پریشا کو اپنے سامنے لٹا تا دیکھ کر مسکرایا اور آہستہ سے

کہا۔۔۔۔۔ مطلب بیگم جی پگل رہی ہے۔۔۔

اج پریشاکی آنکھ نہیں کھلی تھی۔۔۔ اس نے ٹائم دیکھا تو بہت دیر ہو چکی۔۔۔
شہریار نے جلدی جلدی پریشا کو اٹھایا۔۔۔ اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہ اسکو
جگائے پر مجبوری تھی۔۔۔

پری۔۔۔ پری۔۔۔

شہریار اسکی پیار سے آوازیں دے رہا تھا۔۔۔

آخر جب وہ نا اٹھائی تو شہریار نے اسکو ہلا کر اٹھایا۔۔۔

کیا ہوا کیا ہوا۔۔۔ زللا اگیا کیا۔۔۔

پریشانیند میں سے چلا کر اٹھی۔۔۔

شیر وو۔۔۔ پریشانے شہریار کے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

کتنا اچھا خواب ہے۔۔۔ وہ پھر سے بڑبڑائی۔۔۔

اوہو۔۔۔۔۔ یے خواب نہیں سچ ہے اٹھو نیند سے۔۔۔

شہریار چلایا۔۔۔

وہ ہوش میں آئی تو بولی کیا آفات آگئی ہے اچھا بھلا خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔ نیچے
میں ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔

وہ ادا سی سے بولی۔۔۔

خواب کل دیکھنا بھی چلو پونے اٹھ بج گئے ہے۔۔۔

پریشا جھٹکا کھا کر اٹھی ٹائم دیکھتے ہی چادر ایک طرف پھینک دی اور اپنے بکھرے
بالوں کا جوڑا بنایا۔۔۔

آپ جلدی سے تیار ہو جائے گا۔۔۔ میں ان دونوں کو اٹھاتی ہو۔۔۔ ناشتہ بھی
بناتی ہو۔۔۔

پریشا شہریار سے کہہ کر چلی گئی۔۔۔

شہریار پیچھے سے مسکرایا اور جلدی سے واشروم چلا گیا۔۔۔

جلدی جلدی کھانا کھا ویر ہو رہی ہے۔۔۔

پریشا ماہم اور ارحام کو پراٹھا دیکر بولی۔۔۔۔

اولڑکی آرام سے۔۔۔ سانس لے لو۔۔۔ کبھی کا بار ایسا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اور دیکھو سب وقت پر ہو گیا ہے۔۔۔

شہریار نے اسکو پریشان دیکھ کر بولا۔۔۔

ارے ایسے کیسے میری آنکھ لگ گئی، اگر آپ نہیں اٹھاتے تو آج پکا انکا اسکول یونیورسٹی مس ہو جاتا۔۔۔

پر پریشانے شہریار کو تشکر سے کہا۔۔۔

میکال بھائی کی شادی ہے، بھائی مجھے شاپنگ کے پیسے دے۔۔۔ تاکہ ہم شاپنگ شروع کر دو۔۔۔۔۔

ہاں گڑیا آج تمہارے کریڈٹ کارڈ میں ڈلوادونگا۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔

پری تمہارے لیے میں نے کریڈٹ کارڈ بنوایا ہے آج واپسی پر لیتا ہوا آؤنگا۔۔۔

شہریار ماہم کے بعد پریشا کی طرف منہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

پر میں کیا کروں گی کارڈ کا۔۔۔

پریشانے نا سمجھی سے کہا۔۔

جو سب کرتے ہے تم بھی وہی کرنا۔۔

شہریار نے شرارت سے کہا۔۔

مجھے ضرورت نہیں۔۔

پریشانے صاف تو پر انکار کر دیا۔۔

پھر شاپنگ کیسے کرو گی۔۔

شہریار نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

آپ کروئے گے تو مجھے کیا ضرورت ہے بھلا۔۔

پریشانے جھٹ سے کہا۔۔

ارے مجھے سمجھ نہیں آتی ہے ماہم اور ارحام کو لیکر چلی جانا۔۔

شہریار نے شکل بنا کر کہا۔۔

پر۔۔۔۔

پریشا داس ہو کر بولی۔۔۔

پرور کچھ نہیں جو کہا ہے وہ کرنا۔۔۔

شہریار نے مضبوطی سے کہا۔۔۔

اچھا جیسا آپکا حکم باس۔۔۔

پریشا چڑ کر بولی۔۔۔

شہریار نے قہقہہ لگایا۔۔۔

ماہم تمہارے پاس وائیز اکا موبائل نمبر ہے میں نے رات کو باتوں باتوں میں اس سے پوچھ نہیں سکی کہ وہ کہاں رہ رہے ہیں۔۔۔ اسکو کسی ہیلپ کی ضرورت نا ہو۔۔۔

پریشا نے ماہم سے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

وائیز اوالے ثانیہ اور فارس کے گھر میں رہ رہے ہیں۔۔۔ شادی میں کچھ ہی دن

رہ گئے ہیں تو میکال نے اسکی فیملی کو یہاں بلوالیا ہے۔۔۔

ماہم کے بجائے شہریار نے کہا۔۔

فاری نے اسلام آباد میں گھر لے لیا ہے کیا۔۔؟

پریشانے خوشی سے پوچھا۔۔

ہاں۔۔ شہریار نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔

اور باقی سب کہاں رہ رہے ہیں۔۔

پریشانے پھر سے سوال کیا۔۔

لڑکے تو میکال کے گھر میں رہتے ہیں باقی لڑکیاں بھی فارس کے گھر میں ہی رہ رہی ہیں۔۔ شادی والے دن سب کی فیملیز آئے گی تو میکال انکو اپنے گیسٹ

ہاؤس میں ٹھہرائے گا۔۔

ہممممممم کتنا مزہ آئے گا۔۔

پر کل تو سب الگ الگ آئے تھے۔۔؟؟؟

پریشانے حیرت سے پوچھا۔۔

سب نے مل کر پلین بنایا تھا کے الگ الگ جائے گے اور تمہیں سر پر ائیز دے
ساتھ میں تمہارے سب کے لیے ریکشن بھی دیکھے گے۔۔

شہر یار نے پریشا کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا تبھی میں کہو ایک بعد ایک آرہا ہے۔۔

پریشا نے ہنس کر کہا۔۔

ہاں سب باہر کھڑے تھے۔۔ اور باری باری کر کے آرہے تھے۔۔

شہر یار نے بھی ہنس کر کہا۔۔

ماہم تم مجھے ثانیہ سے بات کرو نا میں ان سے کام وام پوچھ لوں گی اور انکے پاس بھی
جاؤں گی۔۔

پریشا نے چھک کر کہا۔۔

ماما میں بھی آپکے ساتھ چلوں گا۔۔

ارحام نے خوشی سے کہا۔۔

میں بھی چلوں گی۔۔۔

ماہم بھی بولی۔۔۔

ہاں ہاں تم دونوں کے بغیر کیسے جاؤں گی۔۔۔

تم دونوں جب واپس آؤ گے تب ہی چلے گے۔۔۔

پریشانے پیار سے کہا۔۔۔

...Wow

بہت مزہ آئے گا۔۔۔

ارحام چلایا۔۔۔

کیا ہم سب جاسکتے ہیں۔۔۔

پریشانے شہریار سے آہستہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

سارا پلان بنا کر اب کیا فائدہ پوچھنے کا۔۔۔

شہریار نے شرارت بھری ناراضگی سے کہا۔۔۔

نہیں اگر آپ منع کر دے گے تو کوئی نہیں جائے گا۔

پریشانے اداسی سے کہا۔۔

خیر ہے نا بخار تو نہیں ہو گیا تمہیں۔۔

شہریار پریشا کی باتوں پر حیران ہو گیا۔۔

ارے سب ٹھیک ہے۔۔ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ؟

پریشانے خفگی سے کہا۔۔

مجھے لگا طبیعت ٹھیک نہیں تمہاری مجھ سے اجازت لے رہی ہو۔۔

شہریار پریشان ہو کر کہا۔۔۔

آپ بھی نا حد کرتے ہیں۔۔ آپ سے نہیں پوچھی گی تو کس سے پوچھو گی آپ

میرے شوہر ہیں آپ سے بنا اجازت لیے کیسے چلی جاؤ۔۔

پریشانے ایکٹنگ کر کے کہا۔۔

شوہر مان گئی۔۔ شہریار نے آہستہ سے پریشا سے پوچھا۔۔

وہ اپنا ٹائم گزارنے کے لیے نیچے لائونج میں ٹی وی دیکھ رہی جب گل شیر اسکے پاس آیا۔۔۔

میم صاحب یے عورت آئی ہے آپ سے ملنے۔۔۔

اچھا بیھجو انکو اندر۔۔۔

گل شیر جلدی سے باہر گیا اور ان دنوں کو اندر بھیجا دیا۔۔۔

پریشانے آن سے بات کرنے کے بعد کام پر لگا دیا۔۔۔

اور خود انکے سر پر کھڑی ہو گئی کے صحیح سے ہو رہا ہے یا نہیں۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ارے لگتا ہے ماہم اور ارحام اگئے۔۔۔

پریشانے گاڑی کی آواز سنتے سوچا۔۔۔

پری پری۔۔۔

ائی ائی۔۔۔ پریشا شہریار کی آواز پر کیچن سے نکل ائی۔۔۔

اج آپ جلدی آگئے۔۔

ہاں یے لو تمہارا موبائل اور کریڈٹ کارڈ۔۔

پر میں نے موبائل نہیں کہا تھا۔۔

یار تمہارے کام آئے گا رکھ لو۔۔

شہر یار نے آہستہ کے کہا۔۔

آپکے لیے کافی لاو۔۔

ہاں پلیز۔۔ اور ہاں آج میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلو گا فارس کے گھر۔۔

سب وہاں جما ہوئے ہے میکال مجھے نہیں چھوڑ رہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔

پریشا کہہ کر چلی گئی۔۔

سنو۔۔

شہر یار نے پریشا کو لاونج سے آواز دی۔۔

جی۔۔۔ پریشانے بھی زور سے کہا۔۔

وہ دونوں سرونٹ آئی تھی؟؟

شہریار نے چلا کر پوچھا۔۔

ہاں آئی تھی اور گئی بھی میں نے دونوں کو کام پر رکھ دیا ہے۔۔

پریشا سے دروازے پر رک کر کہا۔۔

اوکے۔۔

شہریار اسکو دیکھ کر مسکرایا۔۔

♡♡♡♡♡

شام کو وہ سب فارس کے گھر پہنچے۔۔ تو وہاں کل کی طرح سب لڑنے میں لگے

ہوئے تھے۔۔۔

کمرے میں ایک طرف بڑے سے لائوڈ اسپیکر پڑھ رہے ہوئے تھے۔۔ باقی طرف
تکے رکھے ہوئے تھے۔۔ وہ سب بھی زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔ ایک طرف
شہریار کی گینگ تھی۔۔ اور دوسری جانب پریشا کے دوست۔۔

پریشا اور شہریار نے انکو سلام کیا اور شہریار اپنے دوستوں کے سائیڈ بیٹھ گیا۔۔ اور
پریشا اپنے دوستوں کی سائیڈ۔۔

سب انکے بیٹھنے پر پھر سے جوش میں آگئے اور پھر سے بھس شروع کر دی۔۔

بات یہ تھی کہ پریشا لڑکے والوں کی طرف سے ہوگی یا لڑکی والوں کی طرف
سے۔۔۔

میکال بھی یہی کہہ رہا تھا کہ پریشا بھابھی اسکی طرف سے ہوگی۔۔۔

بھابھی آپ ان لڑکی والوں کو بتادے اپ ہماری سائیڈ سے ہے اور آپ ہمارے
ساتھ ہی بارات لیکر آئے گی۔۔

اذان نے بچوں کی طرح پریشا سے کہا۔۔

پریشانی پہلے وانیزا کو دیکھا پھر شہریار کو دیکھا۔۔

وہ دونوں طرف سے پھس گئی تھی۔۔۔

نہیں پریشانی لڑکی والوں کے سائیڈ سے ہوگی۔۔

سوہانے مضبوط لہجے میں کہا۔۔

پری پلینز تم میرے سائیڈ سے ہونا، شادی والے دن مجھے تم ساتھ چاہیے ہو۔۔

وانیزا اداسی سے بولی۔۔

یار میری ایک بھابھی ہے وہ تو میرے ساتھ ہو۔۔۔

میکال چلایا۔۔

آف فف نہیں نہیں۔۔۔ چپ رہو تم۔۔۔

سوہانے میکال کو ہاتھ سے چلا کر کہا۔۔

ارے تین سالیاں کافی ہے ایک اور نہیں چاہیے۔ میکال نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔

وانیزا کی دو اور بہنیں بھی تھی اور ایک سوہالا کر میکال کی تین سالیاں بن رہی تھی۔۔۔۔

اوئے تم ہمارے معاملے میں ٹانگ مت اڑاؤ۔۔

حفصہ نے بھی بیچھ میں کہا۔۔

میں ٹانگ اڑاؤ گی۔۔ سوہانے بھی اسکے انداز میں کہا۔۔

میں تمہارے ساتھ ہو حفصہ آج اسکا قتل کر دو۔۔ اذان بھی بیچ میں آگیا۔۔ اس

نے حفصہ کو سوہا کی طرف بھڑکیا۔۔

اذان نے شہریار کو آنکھ ماری وہ حفصہ اور سوہا کا زبردست جگڑھ کرنا چھاتا ہے۔۔

فسادی آدمی۔۔ شہریار نے دھبی ہنسی کے ساتھ اسکو کان میں کہا۔۔

چپ کر بے۔۔ سن لے گی۔۔

اذان نے اسکو ڈرتے ہوئے کہا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ساری اگ تمھاری لگئی ہوئی ہے۔۔۔

اذان چھوٹا سامنہ لیکر بیٹھ گیا۔۔۔ سب نے قہقہہ لگایا۔۔۔

چپ ہو جاو سب۔۔۔

کوئی شرم ہوتی کوئی حیا ہوتی ہے پر ناجی تم لوگوں سے وہ چھو کر بھی نہیں
گزری۔۔۔ سارے محلے میں آوازیں جارہی ہے۔۔۔ ایک دن میں نکال باہر
پھینک دے گے۔۔۔

اور میں اس شیریں کی طرح بے ذلت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔
پہلے ثانیہ غصہ ضبط کر کے بولی پھر شہریار کی بات پر اسکو دیکھ کر تنز سے ہنس کر
بولی۔۔۔

رک رک پیالی۔۔۔ کسی ذلت۔۔۔ کس کی زلت۔۔۔

شہریار غصے سے بولا۔۔۔

کینے میری اکیلے کی بے عزتی ہوئی اسی لیے تو سب کو بتایا۔۔۔ وہ اذان کی طرف
مڑا۔۔۔

سب بیٹھ کر خوب مزے لوٹ رہے تھے۔۔۔

خاص کر نعمان اور جنید۔۔۔ ان دونوں کے زخموں کو مرہم مل رہا تھا۔۔۔ اتنے
دونوں بعد شہر یار نے دونوں کی خوب عزت افزائی کی تھی۔۔۔

پریشا و امان بابا سے ملوٹو۔۔۔

وانیزا نے آہستہ سے اس کے کان میں کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی۔۔۔

تمہیں پتا ہے۔۔۔ پری ہم سب دوستوں نے اپنے گھر والوں کو تمہارے بارے
میں بتایا تھا۔۔۔ سب کی فیملیز تم سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔

وانیزا اس کو خوشی سے بتا رہی تھی۔۔۔

یار کیا سوچتے ہو نگے کے کیسی لڑکی ہے۔۔۔

پریشا نے پریشانی سے کہا۔۔۔

ارے میری جان تم کب سے کسی کی پرواہ کرنے لگی۔۔۔ اگر کرنے بھی لگی ہو تو
فکر مت کرو وہ سب تم سے بنا ملے محبت کرتے ہے۔۔۔

وانیزا نے اسکی بازوؤں کو پکڑ کر گلے لگایا۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلو پھر ملتے ہے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کوئی ڈریس تو پسند کر لو۔۔۔

میں کونسا لو۔۔۔

لڑکیاں آج شاپنگ پر آئی تھی۔۔۔ کسی کو کوئی ڈریس پسند آ رہا تھا تو کسی کو
نہیں۔۔۔ اگر کوئی لڑکی پسند کر بھی لیتی تو دوسری منع کر دیتی کے مت لو۔۔۔

سارا دن شاپنگ مال میں گزر کر وہ گھر پہنچی تو ہاتھ میں صرف ایک دو شاپر لیکر

لوٹی۔۔۔

لڑکیوں تم لوگوں کا ہو گا کیا۔۔۔ شادی میں دن کتنے بچے اور بے حال ہے تم
لوگوں کے۔۔۔۔۔ سارا دن غرق کر کے آئی ہو پر کچھ لیا نہیں۔۔۔

وانیزا کی امان سر پر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

رات کو دھلکی ہے آ رہا ہے ناتو۔۔۔

میکال شہریار سے فون پر پوچھ رہا تھا۔۔۔

شہریار نے اتنا ہی جواب دیا۔۔۔

کیا ہنہ بک نا۔۔۔

میکال کو غصہ اگیا۔۔۔

ارے میں نہیں آ پاؤنگا۔۔۔ آفیس میں بہت کام ہے۔۔۔ سوری یار سمجھا کر۔۔۔

انہی ایسے کیسے تیرے بنا میں بھی نہیں جاؤنگا سن لو۔۔۔

میکال نے غصے سے کہہ کو فون رکھا دیا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

کینے دھمکیاں دینا بند کر سارا کام چھوڑ چھاڑ کر تیرے لیے ناچنے آیا ہو۔۔۔

شہریار نے میکال سے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ عورتوں کی طرح گلے شکوے تو نے کب سے شروع کر دیے۔۔۔

میکال نے اسی کا ڈاٹلاگ مارا تو اس نے میکال کا ہاتھ مروڑا۔۔۔

انہی انہی چھوڑ کیوشادی سے پہلے مجھے لولا بنا رہا ہے۔۔۔

میکال درد سے چلانے لگا۔۔۔

معافی مانگ اپنے باپ سے پنگالے رہا ہے۔۔۔

شہریار نے ہنس کر کہا۔۔۔

نہیں مانگو کیا کر لے گا۔۔۔

میکال نے ضد کی۔۔۔

حفصہ اور باقی لڑکیاں خوب مزے لے رہی اور گانا گانے کے ساتھ ساتھ تالیاں بھی بجا رہی تھی۔۔۔

اور نعمان اذان پر پیسے اچھالنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔

سب خوب مزے لوٹ رہے تھے۔۔۔

میکال اور شہریار ساتھ کمرے میں آنے لگے تو پریشانے انکار استاروک دیا۔۔۔

دولہا اندر نہیں آسکتا۔۔۔ اندر دو لہن بیٹھی ہے۔۔۔

آپ اپنے دو لہے کو لے جائے پلیز۔۔۔

پریشانے آنکھیں ٹھیری کر کے شہریار کو کہا۔۔۔

کیا بچو والی ضد کر رہی ہو ہٹو سامنے سے۔۔۔۔

شہریار نے چڑھ کر کہا۔۔۔

...Bhabhi this is not fair

اپ نے ہماری سائیڈ کو چھوڑ کر لڑکی والوں کی طرف جانے کا کہا۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کہا کے چلیں جس میں بھا بھی خوش ہو۔۔۔۔۔ اور اب مجھے دو لہن کے ساتھ بیٹھنے سے منع کر رہی ہے۔۔۔ اتنے ظلم۔۔۔ میری اپنی بھا بھی میرے ساتھ سالیون والا سلوک کرے گی۔۔۔ میں نے سوچا تھا۔۔۔

میکال کی ایکٹنگ پھر سے شروع ہو گئی تھی۔۔۔

دو لہے میاں پلیز ناراض نا ہو آپ۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہو۔۔۔

پریشانے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

میکال خوش ہو گیا کے اسکی ایکٹنگ کام کر گئی ہے پریشا پگل گئی۔۔۔

یہ ایکٹنگ میرے سامنے نہیں چلے گی۔۔۔ چلیں جائے دیور جی۔۔۔

وہ آہستہ سے بولی۔۔۔

بھا بھی۔۔۔

میکال رونے والا ہو گیا۔۔۔

یار پری کیو ضد لگار کھی جانے دو۔۔

شہر یار نے نارمل انداز میں کہا۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ اپ چپ رہے۔۔

پریشانے من مانتے ہوئے کہا۔۔

وانیز ایے ظالم سماج ہمیں ملنے سے روک رہا ہے او انکو کہو کے تم میرے ساتھ

ہو۔۔۔

میکال نے چلا کر وانیز کو کہا۔۔

وانیز اتو وہی رہی پر باقی سب انکی طرف اگئے۔۔

یار اذان تو ہی سمجھا بھا بھی کو۔۔

اذان جو خوش ہو رہا تھا۔۔۔ چپ ہو گیا۔۔۔ تھوڑا صبر کر لے بھائی۔۔۔ صبر کا

پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔

اذان لا پرواہی سے بولا۔۔۔

مر جا۔۔ تو میرا دوست نہیں دشمن ہے۔۔

میکال دڑھا۔۔۔

وانیزا کچھ تو بولو۔۔

میکال نے اداسی سے وانیزا کو چلا کر کہا۔۔

وہ صرف مسکراتی رہی پر بولی کچھ نہیں۔۔

سوہا وانیزا اگے اکر رک گئی۔۔ اسکو اپنے پیچھے چھپانے لگی

میکال بھائی اب آپ انکو دیکھ بھی نہیں سکتے۔۔

سوہانے شرارت سے کہا۔۔

یے چیز میری دوست۔۔۔

پریشانے اسکو دات دی۔۔

چلیں دیور جی۔۔۔ بھاگے یہاں سے۔۔

پریشانے انگلی سے اشارہ کر کے کہا۔۔

ایک شرط پر جاؤنگا۔۔۔

میکال نے خود کو سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسی شرط۔۔۔ سب کی آنکھیں کھل گئی۔۔۔

میں وائیز اسے شادی تک نہیں ملوگا پر آپ سب کو میرے گھر بھی ڈھونڈ لینی
پڑے گی۔۔۔

میکال کے کہنے پر سب رازی ہو گئے۔۔۔

ہمیں کیا ہے ہم تو ہر جگہ بنگلہ ڈالنے کے لیے تیار ہے۔۔۔ کیون بھائیوں اور انکی

بہنوں۔۔۔ اذان نے زور سے سب سے پوچھا۔۔۔

تو جنید نے ڈول بجایا اور سب نے ہاں کہا۔۔۔

چلیں اب جائیں۔۔۔ میکال جی۔۔۔ پریشانے اسکو چڑھنے کے انداز سے کہا۔۔۔

وہ جھوٹ میں زور زور سے رویا۔۔۔

ہائے ہائے۔۔۔۔۔ ہائے ہائے۔۔۔

پیچھے سے سب نے مل کر قہقہہ لگایا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

بھئی میں نے یہ ڈریس ان لائن آرڈر کیے ہے۔۔۔ دیکھ لو اب ایسا ڈریس اور
کلر کوئی نالے۔۔۔

سوہانے وائٹس ایپ پر لڑکیوں کے گروپ میں میسج کیا۔۔۔

سب ایک کمرے میں لٹے ہوئے تھی۔۔۔ آج کل پریشا، ماہم اور ارحام بھی فارس
کے گھر میں رہ رہے تھے۔۔۔

باقی شہریار آفیس کے کام کی وجہ سے گھر چلا جاتا تھا۔۔۔

سب لڑکیوں سوہا کے اوپر لپکی۔۔۔

دیکھا و دیکھا و۔۔۔ کونسا لیا ہے۔۔۔

ارے وائٹس ایپ جو کیا ہے اپنے اپنے موبائل سے دیکھو نا۔۔۔

وہ چلائی۔۔۔

بھابھی میں بھی اسی ویب سائٹ سے ان لائن کروکتنا اچھا ڈریس ہے نا۔۔

ماہم نے موبائل میں ڈریس دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں گڑیا لے لو۔۔

پریشانے پیار سے کہا۔۔

ٹھیک ہے میں بھی یہی سے منگوا رہی ہو۔۔

ماہم خوشی سے چلائی۔۔

سنو ماہم میرے جیسا مت منگوانا۔۔

سوہانے اسے دھمکی دی۔۔

ہاں ہاں مرو نہیں۔۔ دوسری ڈیزائن منگوائے گی۔۔

پریشانے طنز سے کہا۔۔

لڑکے کیا پہنے گے؟

حفصہ نے موبائل میں دیکھتے ہی سوال کیا۔۔

ارے انکا کیا ہے۔۔۔ کچھ بھی پہن لیں گے۔۔۔

سوہانے بیزاری سے کہا۔۔۔

ہاں یے بھی ہے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

ابھی یار میری شرٹ نہیں مل رہی ہے اپنی دے۔۔۔

اذان نے جنید کو چلا کر کہا۔۔۔

اس نے موبائل سے دہاں ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔ میں نہیں دے رہا۔۔۔ تم نے کل

بھی میری شرٹ پر داغ کر دیا تھا۔۔۔

چل نعمان تو دے میرے بھائی۔۔۔

اذان اب نعمان کے سر پر کھڑا ہونا تھا۔۔۔

یار تو کیا ساری زندگی فقیری میں گزارے گا کیا۔۔۔ جب پتا تھا کہ یہاں رہنے

آ رہے ہو تو اپنی شرٹس لاتے نا۔۔۔

وہ ناراضگی سے بولا۔۔۔

اب تو کل کلو کا بچا مجھے بتائے گا، اور میری شرٹس بیرینڈیڈ ہے اور تم لوگوں کی
تورات میں پہنے کے لائق بھی نہیں ہے یہ تو تمہیں میرا احسان مند ہونا چاہیے
کہ میں تمہاری ان شرٹس کو پہنے کا شرف بخشا ہوں۔۔۔۔۔

اذان نے اسکی گردن دبوچتے ہوئے فخر سے کہا۔۔۔۔۔

اچھالے لوپر پہلے میری وہ کل والی شرٹ تو واپس کر دو۔۔۔

نعمان نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ دوہنے کے لیے گئی ہوئی ہے۔۔۔ آجائے گی تو دے دوں گا۔۔۔

اذان نے لاپرواہی سے کہتا ہونا چلا گیا۔۔۔

وہ سب لڑکے میکال کے کمرے میں جما ہوئے تھے شہریار اور فارس کے

سوائے۔۔۔

چاروں نے مل کر کمرے کا ایسا برا حال کر رکھا تھا۔۔ کوئی چیز اپنی جگہ پر نہ تھی۔۔ اور آج تو ان چاروں نے خوب زور پر شادی کی شاپنگ کی تھی۔۔ وہ شاپرس وہی دیکھ کر پھینکتے گئے تھے۔۔

تھکن کی وجہ سے سب ابھی لیٹ کر موبائل استعمال کر رہے تھے۔۔

پر اذان کو سکون کہاں جب تک نعمان اور جنید کی زندگی کو جنجال نابنا دے۔۔ اور انکو سکون سے بیٹھنے دے۔۔



سارا دن شاپنگ کرنے کے بعد ساری راتیں ڈولکیان کرتے کرتے گزرتی۔۔۔ اور
ساتھ میں ڈانس پریکٹس بھی چلتی تھی۔۔۔

سب دوستوں نے خوب مزے کیے پر شہریار کبھی کا بار آجاتا تھا۔۔۔ اور وہ بھی
تھکن کے مارے سست ہو کر بیٹھ جاتا۔۔۔ یا پھر آتا ہی نہیں تھا۔۔۔

پریشا سارا دن گھن چکر بنی ہوئی تھی اپنے گھر کی ذمہ داری پھر وائیزا کی تیاریوں
میں لگ گئی تھی۔۔۔ اور اب میکال کی تیاریاں بھی وہی کر رہی تھی۔۔۔ کیوں کے
میکال کا کوئی بہن بھائی نا تھا تو اسکی ماما نے ساری ذمیداری اسکے دوستوں پر ڈال
دی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡

کل مایوں کا فنکشن ہے اس لیے میں نے مہندی لگانے والی کو بلایا ہے وہ آرہی
ہے۔۔۔

ثانیہ نے سب کو اطلاع دی۔۔۔

پریشا مہندی لگوا کر بیٹھی ہوئی تھی کے شہریار کی آمد ہوئی۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔ لڑکوں کا انا منع ہے۔۔۔

حفصہ اس کے راستے میں رکاوٹ بن کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

ارے مجھے اپنی بیوی سے ملنا ہے جانے دو کام ہے۔۔۔

شہریار غصہ ضبط کر کے بولا۔۔۔

سب بیٹھی لڑکیوں نے ہوٹنگ کی۔۔۔

اووووووووو

پریشا شرم سے لال ہو گئی۔۔۔

نہیں مل سکتے ہو جاو۔۔۔ حفصہ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔۔

ڈاؤن اسکو باہر بھیجو مجھے کام ہے۔۔۔

شہریار غصہ میں دڑھا۔۔۔

اچھا اچھا غصہ مت ہو بھیجتی ہو۔۔۔

حفصہ اسکا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر ڈر گئی۔۔۔

جاو پریشا آپکے ہسبند آپکو بلارہے ہے۔۔۔

حفصہ نے پریشا کو آنکھ مار کے چڑھیا۔۔۔

تو پریشا منہ نیچے کر کے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی باہر چلی گئی سامنے شہر یار اسی کا منتظر تھا۔۔۔

وہ لائیٹ بلو کلر کے شفون کے ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ سامنے آتی

پریشا کو دیکھتے ہی وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ پر جلدی سے اپنی آنکھیں جھکا گیا کیونکہ

اسکی قاتل مسکان شہر یار کو لگا وہ اپنے ہوش کھو بیٹھے گا۔۔۔

جی بولیں۔۔۔ پریشا نے مسکراہٹ سجا کر آہستہ سے کہا۔۔۔

آفففف مارنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ شہر یار بیچیں ہو کر دل میں بولا۔۔۔۔۔

وہ وہ میری۔۔۔ شہر یار گھبراہٹ سے بے قابو ہو گیا۔۔۔

پریشانے کہا وہ کیا۔۔۔؟؟؟

??Sheheryar control yourself what is wrong with you man

وہ خود کو سنبھالنے لگا اور پھر نارمل انداز میں بولا۔۔

یار تم نے آج پھر سے میرے سٹی روم کی صفائی کی ہے کیا۔۔

شہریار نے دونوں آبرو اوپر کر کے پوچھا۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔

پریشانے آہستہ سے پوچھا۔۔

میری فائل نہیں مل رہی تم نے ہی کہی رکھ دی ہوگی۔۔

شہریار ناراضگی سے بولا۔۔۔

وہی ہوگی آپ صحیح سے دیکھیں پلیز۔۔

میں نے ہر جگہ دیکھی ہے نہیں مل رہی۔۔

وہ پریشانی سے بولا۔۔

میرے ساتھ گھر چلو اور مجھے ڈنڈہ کر دو۔۔۔

شہریار نے اسکا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔

ابھی چلو۔۔۔

پریشانے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

نہیں بارات لیکر اتا ہوں پھر چلنا۔۔۔

شہریار نے تنز کیا۔۔۔

بھوت۔۔۔ پریشا آہستہ سے بڑبڑائی۔۔۔

اب چلو بھی انوشیش دینا پڑے گا کیا۔۔۔

شہریار نے پھر سے اسکا بازو پکڑ کر کہا۔۔۔

وہ ماہم ابھی مہندی لگوا رہی ہے وہ لگوالے پھر چلتے ہے۔۔۔

پریشانے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔ کے کہی شہریار کو غصہ ناائے۔۔۔

چھوڑو تم اسکو چلو، میں انتظار نہیں کر سکتا مجھے وہ فائل آنی ہوا چاہیے۔۔۔۔۔

شہریار نے بیزاری سے کہا۔۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دو۔۔۔

وہ فکر مندی سے بولی۔۔۔

اپنا گھر ہے کوئی غیروں والی بات نہیں۔۔۔ میں اذان یا میکال کو کہہ دوں گا وہ چھوڑ کر جائے گا۔۔۔

شہریار نے سر پکڑ کر کہا۔۔۔

اچھا میں ارحام کو لے کر آتی ہو۔۔۔ پھر چلتے ہیں۔۔۔

پریشانے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ ماہم کے ساتھ آجائے گا۔۔۔ تم چلو میری ماں۔۔۔

شہریار اسکے اگے ہاتھ جوڑے اور پھر اسکے بازوؤں کو پکڑ کر چلنے لگا۔۔۔

روکے تو اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔

شہر یار نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

پریشانے اپنے مہندی لگے ہوئے ہاتھ اوپر کر کے اسکو دیکائے۔۔۔

یہ کیا؟ اور مجھے کیوں دیکھا رہی ہو۔۔۔

شہر یار نے چڑھ کر کہا۔۔۔

پاگل کتے نے کٹا ہے۔۔۔

پریشا غصہ ضبط کر کے بولی۔۔۔

صحیح کہا۔۔۔ شہر یار نے دھبی ہنسی کے ساتھ کہا۔۔۔

آپ سے بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔۔

پریشانے آنکھیں بند کر کے غصہ سے کہا۔۔۔

تو کون کہہ رہا ہے کرو چلو اب۔۔۔

شہر یار پھر سے اسی رٹ میں لگ گیا۔۔۔

میرے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی اسی لیے میں ڈوپٹے کو ہاتھ نہیں لگا سکتی میں
ابھی کسی سے ڈوپٹا سیٹ کروا کے آتی آپ گاڑی میں انتظار کرے۔۔۔

پریشا چبا چبا کر بولی اور جانے لگی تو شہریار نے کہا۔۔۔ رکو۔۔۔

اگر یہاں سے ایک قدم بھی آگے بڑھی نا تو۔۔۔

وہ چپ ہو گیا۔۔۔

تو کیا ہاں تو کیا۔۔۔ کس چیز کی دھمکی دے رہے ہے۔۔۔

پریشا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ساتھ بولی۔۔۔

بتاؤ کیا کرو گا۔۔۔

شہریار اسکے بالکل قریب آکر دونوں آبرو اوپر کر کے بولا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں

شرارت اور چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔

بولے کیا کرے گے۔۔۔

پریشا ہلکا سا مسکرا کر بولی۔۔۔

او تو مسر شہر یار دیکھنا چاہتی ہے۔۔۔

شہر یار نے زور سے ہنس کر کہا۔۔۔

اچھا چھوڑے آپ میں اتنی ہمت نہیں۔۔۔

پریشا نے ہاتھ ہلا کر کہا۔۔۔

اسکو ہمت نہیں بزدلی کہتے ہے جو محبت میں زبردستی کرتے ہے۔۔۔

پریشا کو آج اس پر اور زیادہ پیار آیا۔۔۔

وہ بات کو انگور کر کے جانے لگی تو شہر یار اس کے اگے اکر رک گیا۔۔۔

ٹھہرو۔۔۔

میں پہناتا ہوں۔۔۔

اس نے پریشا کا ڈوپٹا اپنے ہاتھ میں لیا اور آنکھیں جھکا کر اس پر لپیٹ دیا۔۔۔

اب خوش۔۔۔

شہر یار نے شرارت سے کہا۔۔۔

ہممممممم۔۔۔۔۔ پریشا آہستہ سے بولی۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر پھنچے تو سیدہ اپنے کمرے کی سٹڈی روم میں گئے۔۔۔ شہریار نے کہا۔۔۔ لیس ڈھونڈ کر دے مجھے تو نظر نہیں آرہا۔۔۔

پریشا نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔

شہریار پریشانی سے چلایا۔۔۔

اچھے لگ رہے ہیں دل کر رہا دکھتی رہو۔۔۔

پریشا تنز سے بولی۔۔۔

مطلب پیار آرہا ہے مجھ پر۔۔۔

شہریار نے آبرو اوپر کر کے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں جی بہت۔۔۔

پریشا نے پھر سے تنز کیا۔۔۔

ہائے میں مر گیا۔۔۔

شہر یار نے دل پر ہاتھ رکھ کر ایکٹنگ کی۔۔

تو دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔

شہر یار اسکو دیکھ کر خوش ہونا اور پریشا شہر یار کو دیکھ کر۔۔۔

اچھا اب زیادہ دانت نادیکھا اور ڈھونڈ کر دو۔۔۔

شہر یار ناک چڑا کر بولا۔۔۔

مہربانی کر کے آپ بھی نادیکھائے۔۔۔ پریشانے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔ تو

شہر یار نے قہقہہ لگایا۔۔۔ چوڑیل۔۔۔

اب مجھے اور کتنی باریاد کروانا پڑے گا میرے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی

ہے۔۔۔

پریشانے اداسی سے کہا۔۔۔

ہاں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔۔ آپ اداس ناہو۔۔ بس بتاتی
جائے۔۔ شہر یار نے بہت پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔

سٹڈی ٹیبل کی سب سے لاسٹ والی کیمینیٹ کھولے سب فائل آرام سے دیکھے
مل جائے گی۔۔ پریشانے اشارہ کر کے بتایا۔۔

اس کیمینیٹ کو میں ہزار بار دیکھ چکا ہوں اس میں نہیں ہے۔۔
شہر یار حیرت سے بولا۔۔

ایک بار دوبارہ دیکھیں۔۔۔ جلدی مت مچائے۔۔۔

پریشانے آہستہ لہجے میں کہا۔۔

اگر ناہوئی تو۔۔۔ شہر یار تپ کر بولا۔۔۔

تو جو آپ کہے گے وہ کرو گی۔۔۔

پریشا اعتماد سے بولی۔۔۔

پھر تم میرے فائلز کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گی۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

شہریار وارنگ دے کر کہا۔۔۔۔

ناممکن۔۔ پریشا مسکرا کر بولی۔۔

وہ کیوں۔۔۔ شہریار نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

کیونکہ مجھے پتا ہے آپکی فائلز یہی ہے اور میں ہی آج جیتنے والی ہوں۔۔۔۔۔

وہ فخر سے بولی۔۔۔

دیکھ لیتے ہے۔۔۔

شہریار نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

شہریار نے ساری فائل اٹھا کر ٹیبل پر رکھی اور ایک ایک کر کے دیکھنے لگا تو ایک

فائل پر آکر رک گیا۔۔

پریشا اپنی ہنسی دبائے لگی۔۔۔

شہریار نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

پریشانی نے اپنی دونوں آبرو اوپر کر کے اسے کو چھیڑا تو وہ تپ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

ہائے غصے میں بھی قیامت لگتا ہے میرا شوہر وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔
اور اسکے پیچھے گئی۔۔۔

شہر یار بیڈ پر ٹیک لگا کر فائل کو اور لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھ کر اپنے بالوں کو کبھی ایک طرف کرتی تو کبھی دوسری طرف۔۔۔ اسکے ہاتھوں میں مہندی لگنے کی وجہ سے وہ بالوں کو ہاتھ نہیں لگایا رہی تھی۔۔۔ اور گرمی کی وجہ سے بال اسکو چب رہے تھے۔۔۔

شہر یار بار بار اسکو دیکھ رہا تھا پر پھر اپنی آنکھیں کام میں لگا دیتا۔۔۔

شرم تو باقی رہی ہی نہیں لوگوں میں۔۔۔

پریشانی غصے سے بولی۔۔۔

شہر یار نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔۔۔

حد ہے۔۔۔ مطلب بیوی کچھ بول رہی ہے پر شوہر کو اپنے کام سے ہی فرصت نہیں۔۔۔

پریشا اسی سے بولی۔۔۔

شہریار نے اپنا سراو پر کر کے اسکو دیکھا۔۔۔ پریشا نے بھی آئینے سے شہریار کو دیکھا۔۔۔

کیا کہا۔۔۔ زارادو بارہ بولنا۔۔۔ شہریار نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

میں نے کہا اپکی بیوی کچھ بول رہی ہے پر آپکو کوئی پرواہی نہیں۔۔۔

پریشا شکل بیگھا کر بولی۔۔۔

حکم فرمائے جناب بندہ خدمت میں حاضر ہے۔۔۔

شہریار نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ مجھے گرمی لگ رہی ہے۔۔۔ پریشا نے چھڑ کر کہا۔۔۔

ای سی تو چل رہا ہے۔۔۔ ٹمپر پچر کم کر دو۔۔۔؟؟؟

شہر یار نے فکر سے پوچھا۔۔

آفففف میرے بال کھلے ہوئے ہے انکی وجہ سے گرمی لگ رہی تھی۔۔

پریشا خفا ہو کر بولی۔۔

تو میں کیا کروں اس میں۔۔

شہر یار نے ناگواری پوچھا۔۔

تو آپ میرے بال بند کرے اور کیا۔۔

پریشا مسکرا کر بولی۔۔

میں؟

ہاں اپ؟

مجھے نہیں آتے بال باندھے خود کرو۔۔

شہر یار بیزار سی سے بولا۔۔

پریشا نے اپنے مہندی والے ہاتھ اسکو دیکھائے۔۔

شہر یار نے گہرا سانس لیکر آنکھیں بند کر دی۔۔۔

آپکے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی ہے اس لیے آپ نہیں کر سکتی۔۔۔

شہر یار نے پریشاکی نکل اتاری۔۔۔

ہمممممممم بلکل ٹھیک سمجھے آپ۔۔۔۔

چلیں آئے بھی۔۔ پریشانے شہر یار کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

بھائی میں نہیں آ رہا خود انا ہے تو او۔۔۔

شہر یار نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہائے اسے کیا ہو گیا ہے سارا رو مینس نکال گیا ہے، بھونگا۔۔۔۔۔ پر غلطی تو میری

ہے میں نے ہی بھاو نہیں دیا تھا۔۔۔ اور اب اس نے تو پیچھے ہٹنا ہی تھا نا۔۔۔۔۔ پر

اب نہیں آج کیسی بھی صورت میں بتاتا دوں گی۔۔۔ پریشا اپنے دل میں سوچنے

لگی۔۔۔۔۔

پھر اٹھ کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

شہریار لیپ ٹاپ کو سائیڈ کر کے اسکے پیچھے آکر بیٹھا۔۔۔

اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔۔۔ شہریار نے اسکے بالوں کو عجیب طریقے سے دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ جان بوجھ کر بیزاری دیکھا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ آج پہلی بار پریشا اس پر جھکا دیکھا رہی تھی۔۔۔ اور وہ یہی چاہتا تھا کہ اب وہ اپنے اندر کا چھپا ہوا پیار ظاہر کر ہی دے۔۔۔۔۔

جائے ڈریسنگ ٹیبل سے برش اور کیٹ کیلپ لیکر آئے۔۔۔

پریشا نے آرام سے آرڈر دیا۔۔۔

میں نے تمہیں یہاں اسی لیے بلایا تھا کہ میں اٹھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

شہریار نے تنزیا کہا۔۔۔

میں کیسے اٹھاؤں؟ پریشا نے اپنے مہندی والے ہاتھ اسکو دیکھائے۔۔۔

یار پری۔۔۔۔۔ شہریار سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔ پریشا مسکرائی۔۔۔۔۔

وہ اٹھا اور برش اور کیٹ کیلپ لیکر آیا اور اسکے پیچھے بیٹھ گیا۔۔۔

..Thank you

پریشا آنکھیں جھپکا کر بولی۔۔

تو شہریار کو اس پر پیارا آیا۔۔

بولو کیا کرنا ہے۔۔۔

پہلے سارے بال اٹھائے۔۔

شہریار نے پریشا کے کہنے پر بال اٹھائے۔۔

ایسے نہیں بابا سارے اٹھانے ہے۔۔

اس نے آدھے بال اٹھائے تھے اور آدھے چھوڑ دیے تھے۔۔

اچھا اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔

اب انگو گول گول کر کے کلپ ڈال دے۔۔

گول کیسے کرو۔۔۔

ایک ہاتھ سے سارے بال پکڑ لے دوسرے سے گول کرے۔۔

شہریار کو سمجھ تو نہیں آیا پر اسنے کوشش کی۔۔

آہستہ کرے درد ہو رہا ہے۔۔۔

پریشا چلائی کیوں کے شہریار نے اسکے بال زور سے کھینچے تھے۔۔

سوری سوری۔۔

شہریار ڈرتے ہوئے بولا۔۔

یار مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔ شہریار بہت کوششوں کے بعد چلایا۔۔

ایک طریقہ ہے یوٹیوب سے دیکھے کیسے ہوتا ہے۔۔

پریشا اسکی پریشانی دیکھ کر بولی۔۔

آخر کار بہت کوششوں کے بعد کیسی طرح شہریار میشن میں کامیاب ہو گیا۔۔

...Thank God

ہو گیا پریشا خوشی سے چلائی۔۔۔

شہریار تو سردبانے لگا۔۔۔ اتنی محنت تو اسکو اپنی زندگی کی ساری میٹنگس میں بھی نہیں لگی تھی جتنی ان بالوں کو بنانے میں لگ گئی تھی۔۔۔

شہریار کے موبائل پر بیل ہوئی تو اس نے دیکھا ماہم کی کال تھی۔۔۔

ہاں بولو گڑیا ابھی تک تم لوگ آئے نہیں ہو۔۔۔

شہریار فکر مندی سے بولا۔۔۔

بھائی آپکی آواز نہیں آرہی ہے۔۔۔ ماہم چلائی۔۔۔

ہاں گڑیا اب آرہی ہے شہریار بیڈ سے اٹھ کر آگے گیا۔۔۔

ہیلو ہیلو بھائی۔۔۔

آف فف یے سگنل بھی نہیں ارہے۔۔۔

شہریار غصے سے چلایا۔۔۔

وہ ٹیرس کی طرف گیا۔۔۔ اور دوبارہ سے ماہم کو کال مالا کربات کرنے لگا۔۔۔

بھائی ہم آج نہیں آرہے ہے کل صبح آجائے گے۔۔۔ ماہم نے جوش سے کہا۔۔۔

میں نے لینے اجاؤ۔۔۔ شہریار پریشان ہو گیا۔۔۔

نہیں بھائی یہاں پر بہت مزہ آرہا ہے۔۔۔ صبح آجائے گے۔۔۔

اوکے۔۔۔ صبح پکا آجانا۔۔۔

شہریار نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

اوکے بھائی پکا آجائے گے اللہ حافظ۔۔۔

ماہم نے بات کر کے فون رکھ دیا۔۔۔

کیا کہا ماہم نے۔۔۔ پریشا شہریار کے پیچھے پیچھے آئی تھی۔۔۔

وہ آج نہیں آئے گے۔۔۔ شہریار نے مختصر جواب دیا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

کہہ رہی تھی مزہ آرہا ہے صبح آجائے گے۔۔۔

شہریار نے موبائل سے منہ اوپر کر کے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ویسے بھی بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ پریشا آہستہ سے بولی۔۔۔

پریشا شہریار کے سامنے آکر رک گئی۔۔۔

وہ موبائل میں تھا پر اسکا سارا دھیان سامنے کھڑی پریشا پر تھا۔۔۔

پریشا آج ہمت کر کے بول دے۔۔۔ وہ خود کو ہمت دلارہی تھی۔۔۔

کچھ کہنا تھا۔۔۔ شہریار نے اسکو خاموش دیکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔ پریشا ہڑبڑ کر بولی۔۔۔

شہریار نے پھر سے موبائل میں ٹائپنگ شروع کر دی۔۔۔

اج ہمت کر پریشا۔۔۔ اج کیسے بھی کر کے کہہ دینا ہے۔۔۔

اچانک وہ اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئی۔۔۔

یے کیا کر رہی ہو۔۔۔ شہریار نے گھبرا کر پوچھا۔۔۔

شیر وو۔۔۔۔

....I LOVE YOU

وہ اپنی آنکھیں بند کر کے جلدی سے بولی۔۔۔

شہریار کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔

کیا کہا وہ ہنس کر بولا۔۔

...SHEROOOO I LOVE YOU

کیا ہم دونوں اپنے رشتے کی نئی شروعات کر سکتے ہیں۔۔

وہ نیچے بیٹھ کر شہریار کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔

شہریار نے قہقہہ لگایا۔۔ وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔

پریشا نے اپنا ایک ہاتھ اوپر کیا اور آہستہ سے مٹھی کو کھولا۔۔ اس کے ہوتھ

میں وہی بیریسلیٹ تھا جو شہریار نے اسکی شادی پر اسکو گفٹ دیا تھا۔۔

یہ کہاں سے آیا۔۔

شہریار بیریسلیٹ کو دیکھ کر حیرانی سے بولا۔۔

یہ میں نے اپنے پاس سنبھال کر پرس میں رکھ دیا تھا۔۔

پریشا مسکرا کر بولی۔۔

شہریار نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔ وہ خوشی سے پاگل ہو گیا تھا۔۔

کیا آپ مجھے آپ اپنے ہاتھوں سے بے پہنائے گئے۔۔

پریشانے شہریار سے اداسی سے سوال کیا۔۔

ہاں کیوں نہیں شہریار کی جان۔۔۔۔ شہریار نے پریشا کو اٹھا کر زور سے گلے لگا لیا۔۔

پریشا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

...I LOVE YOU TOO PARI

شہریار ہولے سے بولا۔۔

....I love you 2,3,4

پریشا رونے والی آواز سے بولی۔۔

شہریار نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔

ویسے مجھے تو یقین نہیں آرہا ہے تم خود آئی ہو۔۔

شہریار کی آواز میں خوشی تھی۔۔

شہریار۔۔۔ پریشانے آہستہ سے اسکو پکارا۔۔

ہمم۔۔۔

آپ بہت اچھے ہے۔۔ واقعی آپکی محبت سچی تھی۔۔ ہر گندی چیز سے پاک۔۔۔

آپ نے ہر بار کوشش کی مجھے اپنی محبت دیکھانے کی کبھی مجھ پر زبردستی نہیں کی

میں بھی آپ سے محبت کرو۔۔۔

اور نا ہی آپکے اندر ہو اس تھی ورنہ آپ زبردستی کر کے بھی مجھ سے اپنا رشتا بنا

سکتے تھے۔۔۔ پر کبھی بھی اپنے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا جس میں راضی نہیں

تھی۔۔۔

...Thank you shehreyar.. thank you so much you are the best

شہریار نے اسکے سر پر بوسا دیا۔۔

....Love you

آپکو پتا ہے میں آپ سے تب سے پیار کرتی تھی جب سے آپکو پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ پر خود سے ہر بار چھپاتی تھی۔۔۔ کیونکہ شروع میں تو لگتا تھا کہ صرف اٹریکشن ہے پر ہر جھگڑے کے بعد دل کے احساس بدل جاتے تھے۔۔۔ آپکو دیکھ کر دل بے قابو ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔ یونیورسٹی سے جانے کے بعد بھی میں ایک دن بھی آپکو نہیں بھولی تھی۔۔۔ اور شاید میری محبت میں اتنی طاقت تھی کہ آپ مجھے دوبارہ سے مل گئے۔۔۔

اور بابا نے بھی میری آنکھوں میں آپکے لیے محبت دیکھ چکے تھے۔۔۔۔۔ ویسے تو وہ آپکو کبھی ناکہتے کہ میری بیٹی سے شادی کر لو پر جب سے آپ اسکول آئے تھے میں بھی پھر سے اپنی زندگی میں خوش رہنے لگی تھی۔۔۔ وہ پوچھتے تھے تو میں بات کو انکسور کر دیتی تھی پر ہسپتال میں انھوں نے مجھے سے پوچھا تھا۔۔۔ کیا یہی وہ ہے۔۔۔ میں نے اپنی آنکھیں شرم سے جھکا لی تو انھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ واقعی ماں باپ بچوں کو بہت اچھے سے جان لیتے ہیں۔۔۔ وہ بات کرنے کے ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی۔۔۔

پریشا پھر سے اسکے سینے پر گر گئی۔۔۔

ہمممم آپ نے یہ ٹیسٹ بھی پاس کر دیا۔۔۔

پریشا ہنس کے بولی۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔ شہر یار نے اسکے گرد اپنے دونوں بازوؤں مضبوطی سے پکڑ کر پوچھا۔۔۔

وہ ایسے کے میں اس دن آپکو چھچھ مارنے لگی تھی۔۔۔ باجائے مجھ پر غصہ کرنے

کے یاد اٹنے کے آپ مجھ سے ڈر گئے۔۔۔

اسی دن میں سمجھ گئی۔۔۔ سچی میں آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ ورنہ کوئی چھ

فوٹ کابلڈوزر ایک لڑکی سے ڈر جائے۔۔۔ ناممکن۔۔۔

شہر یار اسکی بات پر پھر سے قہقہہ لگائے بنانا رہ سکا۔۔۔۔

واقعی کیسے ہو گئی محبت پتانا چلا۔۔۔۔

پریشا مسکرا کر بولی۔۔۔

ویسے تم میری پہلی بیوی کے بارے میں نہیں پوچھو گی۔۔۔

شہریار نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

بلکل نہیں پوچھو گی اس منحوس گاڑی کے بارے میں۔۔۔

پریشاں کر بولی۔۔۔

تمیں کیسے پتا چلا۔۔۔

شہریار نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ارے اپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے بہت بڑی چیز ہو۔۔۔

پریشاں فر سے بولی۔۔۔

صحیح کہا۔۔۔ بہت بڑی چیز ہو۔۔۔

یہ دیکھے میں نے آپکا نام بھی لکھوایا ہے۔۔۔

پریشاں نے اپنے ہاتھ آگے کر کے اسکو دیکھایا۔۔۔

وہ خوشی سے پریشاں کو دیکھنے لگا۔۔۔

مجھے کیا دیکھ رہے ہیں یہاں دیکھے۔۔۔

پریشانے آنکھوں سے مہندی پر اشارہ کیا۔۔۔

...I love you pari

شہریار بھری ہوئی آواز میں کہا اور اپنے ہونٹ اسکے سر پر رکھ دیے۔۔۔ تم نے

میری ادھوری زندگی کو مکمل کر دیا۔۔۔

اج شہریار بہت خوش تھا۔۔

I love you toooooooooooooo sherooooo

پریشا زور سے چلائی۔۔۔۔

بار بار کہو میرے دل کو سکون ملتا ہے۔۔۔

شہریار سے اسکے گالوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پیالا بنا کر کہا۔۔۔

اچھا پہلے آپ مہندی میں اپنا نام ڈھونڈ کر کے دے پھر بولوں گی۔۔۔

وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے پریشانے اپنا سر اسکی سینے پر رکھ دیا تھا۔ اور اپنے

ہاتھ آگے کر لیے تھے۔۔۔

شہریار ان میں اپنا نام ڈھونڈ رہا تھا پر اصل میں وہ پریشا کو اپنے اتنے قریب
ہونے کو محسوس کر کے خوش ہو رہا تھا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

گلابی اور ہرے کلر کے ڈریس میں وہ خوبصورتی کے سارے رکارڈ توڑ رہی
تھی۔۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی وہ سیڑیوں سے نیچے اوتر رہی تھی۔۔۔
شہریار بلیک شلوار قمیض ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی میں قیامت داڑھ رہا تھا۔۔۔
وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے آج دنوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا
تھا۔۔۔

اب۔۔۔ مسٹر شہریار کیا غضب لگ رہے ہیں۔۔۔

پریشا نے شہریار کو آنکھ مار کر کہا۔۔۔

آپ بھی کچھ کم نہیں لگ رہی شہریار کی جان۔۔۔

شہریار نے اس کے گال پر بوسہ دتے ہوئے کہا۔۔۔

...Love you sherooooo

پریشا سکی خوشبو اپنے اندر کھینچ کر بولی۔۔۔

...Love you toooo sheroo ki jaan

چلیں سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔

شہریار نے اپنا ہاتھ اسکے اگے کیا۔۔

جی۔۔۔ پریشا نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ڈال کر کہا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بھا بھی آپ یہاں۔۔ میکال پریشا کو دیکھ کر چلایا۔۔

جی دیور جی۔۔

پریشا نے مسکرا کر کہا۔۔

پر آپ تو لڑکی والوں کی طرف سے تھی نا۔۔

میکال نے حیرت سے پوچھا۔۔

جی جی پر آج میں آپکی طرف سے ہوں۔۔۔ اپنے اتنے پیار سے کہا تو میں ان
سب سے کہہ کر آئی کے میں اپنے بھائی کو اداس نہیں کر سکتی۔۔۔ اور بس پھر
آپکے یہاں اگئی۔۔۔

پریشا آبرو اوپر کر کے بولی۔۔۔

واہ بھابھی واہ۔۔۔۔

میکال خوشی سے چلایا۔۔۔

سب میکال کے گھر سے مل کر نکلے۔۔۔ اج مایوں کا فنکشن تھا۔۔۔

ماہم اور ارحام دونوں پہلے ہی آگئے تھے۔۔۔

حال میں پونچھ کر لڑکی والوں نے انکا بہت ہی اچھا ویلکم کیا۔۔۔

جنید اور نعمان نے پریشا کو اپنی فیملیز سے ملوایا سب نے اسکو بہت پیار اور محبت

دی۔۔۔

پہلے لڑکوں نے اپنے ڈانس کے جلوے دیکھائے۔۔۔ پریشا تو حیرت سے دیکھتی رہی شہر یار نے بہت ہی کمال ڈانس کیا تھا۔۔۔۔۔
آپ نے کیسے کر لیا۔۔۔

پریشا شہر یار سے حیرت سے پوچھنے لگی جب وہ سٹیج سے اسکے پاس آیا۔۔۔
میکال کے گھر زور رات کو آفیس سے واپسی پر جاتا اور سارے لڑکے مل کر مجھے سارے سٹیپس سکھاتے تھے۔۔۔

ہا کتنے چلاک ہے اپ اور میں آپ پر ترس کھاتی تھی کے بیچارے سارا دن رات کام کرتے ہے۔۔۔۔۔ پریشا اسکے بازوؤں پر آہستہ آہستہ مکے لگائے۔۔۔ تو شہر یار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

چھوڑے کیا کر رہے سب دیکھ لیے گے۔۔۔ وہ شرما کر بولی۔۔۔ شہر یار مسکرایا۔۔۔

پھر لڑکیوں نے بھی اپنے دانس کا کمال دیکھایا۔۔۔

فنکشن اچھے سے گزر گیا تو سب اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے۔۔۔ پریشا بھی
وانیزا والوں کے ساتھ جانے لگی کیوں کے آج بھی وہ اسکے ساتھ نہیں تھی پر
شادی کے دن وانیزا اسکو اپنے ساتھ ساتھ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

شیری بھائی آپ جانے دے نا ایک دن کی تو بات ہے۔۔۔

وانیزا شہریار کو اداسی سے بولی۔۔۔

ہاں بھابھی جی آپکے لیے یہ پتھر ہم سینے پر رکھ لیتے ہے۔۔۔

شہریار نے ناراضگی سے کہا۔۔۔

باہا شکریہ جی۔۔۔ وانیزا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

سب گاڑیوں میں جا کر بیٹھے تو شہریار نے پریشا کو روک لیا۔۔۔

کوئی دیکھ لے گے کیا کر رہے ہے۔۔۔

شہریار نے اپنے ہونٹ اسکے سر پر رکھ دیے تھے۔۔۔

یار ظلم ہے یہ لوگ ابھی تو تم مجھے ملی تھی اور آج ہی تمیں اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔۔۔

شہر یار اداسی سے بولا۔۔۔۔

پریشا ہولے سے مسکرائی۔۔۔ اور بولی کل اپ بھی اپنی دو لہن کو لینے آئے گا۔۔۔ صحیح معنوں میں کل میری رخصتی ہوگی۔۔۔

ہممم یے صحیح کہا۔۔۔ کل میں بھی اپنی دو لہن کو لینے اونگا۔۔۔

شہر یار اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پیار سے بولا۔۔۔

اچھا چلیں اب سب باہر انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔

پریشا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔۔ چلو بھاگ چلتے ہیں۔۔۔

شہر یار شرارت سے بولا۔۔۔۔

کیا اب بھی بچوں کی طرح ضد کر رہے ہیں ایک دن ہی کی تو بات ہے۔۔۔

پریشا خفگی سے بولی۔۔۔

یار میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں مجھے نہیں جانا۔۔۔

شہر یار اداسی سے بولا۔۔۔

پریشا کو اسکی بات پر غصہ بھی آرہا تھا اور پیار بھی۔۔۔ وہ خود اب اس سے دور

نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

اف ف شیر و پلیر ضد نا کریں چلیں۔۔۔

پریشا نے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ ڈالا تو شہر یار نے مضبوطی سے پکڑ کر اسکو اپنے

پاس کھینچا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک دوسرے کو دیکھ کر

مسکرا نے اور اپنی ہی الگ دنیا میں کھو گئے۔۔۔

شیری شیری۔۔۔۔۔ اذان چلاتا ہونا اندرایا۔۔۔۔۔

سامنے شہر یار اور پریشا کو دیکھ کر زور سے چلایا۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔۔۔

شہریار اور پریشا ہوش میں آگئے شہریار پریشا سے جلدی سے الگ ہو گیا۔ اور
پریشا دوسری طرف منہ کر کے شرم سے مرنے لگی۔۔۔

...Sorry Guyss

لگتا ہے غلط وقت پر آگیا۔۔۔ میں جا رہا ہوں کنٹینینور کھو تم لوگو۔۔۔

اذان شرارت سے کہہ کر نکالنے لگا۔۔۔

پریشا بھاگ کر باہر چلی گئی۔۔۔

تو اذان شہریار کے پاس آکر بولا۔۔۔۔۔

اوہو تو جناب رو مینس کر رہے تھے۔۔۔

بغیر آدمی اگر کیسی کو پتا چلانا تو ایسا مارو گا پوری زندگی تڑپے گا۔۔۔

شہریار نے چبا چبا کر کہا۔۔۔ کیونکہ اذان کے چہرے پر وہ شیطانی مسکراہٹ دیکھ

چکا۔۔۔ اور اب اذان کو اسکا سیکریٹ پتا چل گیا ہے تو اتنی آسانی سے اذان چپ

نہیں رہے والا تھا۔۔۔

وہ کب سے اسکو کال پر کال کر رہی تھی۔۔۔ پر شہریار نے ایک بھی کال نہیں اٹھائی وہ پریشان ہو گئی کہ یہی ناراض نا ہو گیا ہو۔۔۔

رات کے چار بج رہے تھے۔۔۔ سب لڑکیاں جاگ رہی تھی۔۔۔ اور آپس میں گپے لگا رہی تھی۔۔۔

پریشانے سوچا ایک آخری بار کر کے دیکھتی ہوں شاید سو گئے ہو۔۔۔

اس نے کال ملائی تو شہریار کی آواز سن کر اسکی جان میں جان آئی۔۔۔

کہاں تھے آپ کب سے کال لگا رہی تھی سب ٹھیک ہے نا۔۔۔

وہ پریشانی سے بولی۔۔۔

بولو کیا کام ہے۔۔۔۔

شہریار لا پرواہی سے کہا۔۔۔

یہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔۔۔

پریشا کو شہریار کے پیچھے سے شور کی آواز آئی۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ہم سب دوست باہر گھومنے نکلے ہے۔۔۔ کار رینگ کرنے۔۔

بھا بھی میں نے شہریار کو کہا تھا آپکو بھی لے آئے اسی نے ہی منع کر دیا۔۔

اذان نے شہریار کے پیچھے سے زور آواز میں کہا۔۔

ہاں ہاں پریشا اذان صحیح بول رہا ہے۔۔ جنید بھی چلایا۔۔

حرام خوریوں سے باز نا انا۔۔

شہریار نے افسوس سے دونوں کو کہا۔۔

تو سب نے قہقہہ لگایا۔۔

اور وہ تھوڑا دور جا کر بات کرنے لگا۔۔

اب بولو۔۔ شہریار نے آہستہ سے کہا۔۔

پریشا بولنے لگی تو شہریار نے اسکو بیچھ میں کاٹ کر کہا۔۔

سنو اگر روایتی بیویوں کی طرح ناراض یا لڑنے لگی ہو تو میں پہلے ہی فون بند کر

دیتا ہوں۔۔ میں اس وقت اپنا موڈ خراب کر کے دوستوں کے ساتھ نہیں بیٹھو

گا۔۔۔ ورنہ ساری زندگی یہی تعنے دے گے۔۔۔ بیوی سے ڈانٹ کھا کر آیا
ہے۔۔۔

توبہ ہے بے شرمی کی میں کیوں ناراض ہونے لگی یا لڑنے لگی۔۔۔
پریشاں کر بولی۔۔۔

اچھا ناراض نا ہو فون کیوں کیا تھا وہ بتاؤ۔۔۔
شہر یار نے نرمی سے کہا۔۔۔

اس بات کو چھوڑے پہلے یہ بتائے۔۔۔ میرے سامنے کتنی ڈرامے بازی کر رہے
تھے میں نہیں جاؤنگا یہ وہ۔۔۔ اور اسی وقت اپنے دوستوں کے ساتھ سیر سپاٹے
پر نکال گئے ہے۔۔۔ توبہ اللہ جی توبہ۔۔۔ اتنا جھوٹ۔۔۔

پریشاں کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

شہر یار نے ہلکا تھقہ لگا کر کہا۔۔۔ یار سچ میں وہ ڈرامہ نہیں۔۔۔ یہ تو ابھی ہم سب
بور ہو رہے تھے اسی لیے نکل پڑا ہے اور آج میکال کی آزادی کا آخری دن ہے
اسی لیے اس بیچارے کو بھرپور مزے کروانے آئے ہے۔۔۔

اچھا اچھا میں مذاق کر رہی تھی آپ کو وضاحت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔
مزے کرے۔۔۔ بائے۔۔۔ لو یو۔۔۔

پریشا پیار سے بولی۔۔۔

لو یو ٹو۔۔۔ شہر یار نے بھی پیار کہا اور فون بند کرنے لگا۔۔۔

سنے سنے پریشا چلائی۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ شہر یار نے دوبار فون کان پر رکھ کر کہا۔۔۔

۔۔۔ پلیز اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔ بائے۔۔۔ پریشا کے کہنے پر وہ مسکرایا اور کہا۔۔۔

ہمم تم بھی۔۔۔ بائے۔۔۔

شہر یار جیسے ہی پیچھے مڑا۔۔۔

اذان نعمان اور جنید کھڑے تھے۔۔

اسکی آنکھیں نکل آئی۔۔

لو یو ٹو۔۔ اذان ہنسی دبا کر بولا۔۔

پلیز اپنا خیال رکھیے گا۔۔ ہم تم بھی۔۔

جنید اور نعمان نے پریشا اور شہریار کی ایکٹنگ کر کے کہا۔۔

...You b

شہریار کہتے ہوئے رک گیا اور انکے پیچھے بھاگا۔۔

وہ تینوں آگے آگے۔۔

سب انکی طرف دیکھ رہے تھے پر ان تینوں کو کائی فکر نہیں تھی کے اگر شہریار

کے ہاتھ لگ گئے اور اس نے اسامارنا ہے کے سارا لوگوں نے ان پر ہنسنا

ہے۔۔۔۔

لو یو ٹو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اذان اسکو چڑھنے سے باز نہیں رہا تھا اور نعمان

اور جنید بھی اسی کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

خیال رکھیے گا۔۔۔ تم بھی۔۔۔

وہ سب ان دونوں کی باتیں بار بار دورہ رہے تھے۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

صبح سے نعمان اور جنید فارس کے گھر چلے گئے تھے کیونکہ وائیز اکا کوئی بھائی نہ تھا

تو نعمان، جنید اور فارس نے سارے بھائیوں والے فرض ادا کیے تھے۔۔۔ سارا

دن کام کرنے کے بعد وہ واپس میکال کے گھر آ گئے تھے تیار ہونے۔۔۔ تیار

ہونے کے بعد پھر انکو فارس کے گھر جانا تھا دو لہن والوں کے پاس۔۔۔۔۔

میکال کا کمر احفصہ اور سوہادو پہر میں سجا گئی تھی۔۔۔

اسی لیے ان سارے لڑکوں کے گندے کپڑے اور سامان دوسرے کمرے میں

پھینک دیے تھے جیسے کوئی کباڑ تھا۔۔۔

شہریار بھی اپنے کپڑے اور باقی کام کا سامان رات کو ہی لیکر میکال کے گھر میں
شفٹ ہو گیا تھا۔۔۔

رات کے سات بجے رہے تھے۔۔۔ شہریار اور اذان کمرے میں الٹے منہ سوئے
ہوئے تھے۔۔۔

نعمان اور جنید دیکھ کر تپ گئے کے ہم سارا دن محنت مزدوری کر کے آئے اور
یہ دونوں ابھی بھی مزے سے سو رہے ہیں۔۔۔

دونوں نے مل کر زور زور سے اپنی بے سروی آواز میں گانے گئے۔۔۔
پر مجال ہے شہریار اور اذان دونوں میں سے کیسی نے تھوڑا بھی رد عمل دیکھایا
ہو۔۔۔

وہ دونوں شکی ہو گئے پھر انھوں نے آلارم کی گھنٹی بجا کر انکے کان کے سامنے
رکھ دی۔۔۔

اور دونوں ہنسی دبانے لگے۔۔۔

اذان نے دیر ہی نا لگائے اور موبائل کو زور سے زمین پر پٹکھ دیا۔۔۔

نعمان کے ہوش خطا ہو گئے کتنی مشکلوں سے اس نے اتنا مہنگا موبائل لیا تھا۔۔ اور
اذان نے ایک سیکنڈ بھی نا لگایا۔ اس کا کچھ مرنے میں۔۔۔ وہ صدمے سے اپنی
موبائل اٹھانے لگا۔۔

جنید کا قہقہہ بلند ہوتا۔۔۔

مر جا منحوس۔۔۔ تیری بد دعا لگی۔۔۔ نعمان جنید کو انگلی دیکھا کر بولا۔۔۔۔

ابہے یہ تیرے شو آف کا نتیجہ ہے کہتا بھی تھا میں تمیں مجھے نا جلایا کر۔۔۔ مجھ
غریب کی اہ لگے گی پر ناجی تیرے تو ٹشن ہی ختم نہیں ہوتے تھے۔۔۔
جنید کہہ کر جانے لگا۔۔۔

چپ کر جا کالی زبان والے تیرے منہ کالا۔۔۔۔

نعمان اپنی موبائل کو دل سے لگا کر بولا۔۔۔

جنید نے اسکی طرف اشارہ کے زور سے قہقہہ لگایا اسکی آنکھیں بھی بند تھی۔۔۔

نعمان نے سامنے پڑا ٹکلیا اٹھا کر اسکے منہ پر مارا۔۔۔

ابہے تیری تو۔۔۔ تو نے مجھے مارا۔۔۔

جنید نے تپ کر نعمان کو وہی تکیا اٹھا کر مارا پر نشانا چوک گیا۔۔۔

نعمان زور زور ہنسنے لگا بچ گیا بچ گیا۔۔۔ ارے ارے تیرا نشانا چوک گیا۔۔۔

جنید اسکے چڑھانے پر اور تپ گیا۔۔۔ وہ دونوں تکیوں سے ایک دوسرے کو

مارنے لگا اور نشانہ لگانے پر یا چھوٹ جانے پر خوشی بھی مناتے بھنگڑے ڈال

کر۔۔۔

اذان ان دونوں کے شور سے اٹھ گیا۔۔۔ جیسے ہی اس نے دیکھا جھنگ لگی ہے

اٹھ کر میدان میں کود پڑا۔۔۔

کس کو مارنا ہے اس نے یہ نہیں پوچھا بس دونوں پر دھڑا دھڑا تکیوں کی برسات

کردی۔۔۔

لڑتے لڑتے جب اسکو تکیے نہیں ملے تو اس نے شہریار کا تکیا کھینچ کر پھر سے
جھنگ شروع کر دی۔۔۔

شہریار جھٹکا کھا کر اٹھا تو سامنے میدانے جنگ دیکھ کر چلایا۔۔۔
کیا ہوا بھائی لو گون۔۔۔۔

اس اذان نے میرا موبائل زمین کر پٹکھ دیا۔۔ میرا اتنا قیمتی موبائل تھا۔۔۔ کتنی
مشکلوں سے لیا تھا۔۔ نعمان رونے والی آواز میں بولا۔۔۔

شہریار کو یہی سنے کی دیر تھی۔۔ وہ بیڈ پر آٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس شیطان کو سات کنکریاں مارو۔۔۔ یہ ہے ہی فسادِ آدمی ختم کرو اسکو۔۔۔

شہریار بیڈ سے اٹھ کر اس پر تکیے مارنے لگا۔۔۔

تینوں نے مل کر اذان کی بولتی ہی بند کر دی تھی۔۔۔

کب اسکو چھوڑ کر وہ چاروں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے پتا ہی نا چلا۔۔۔
کسی کا نشانا لگ جاتا تو باقی سب اسکو دات دیتے۔۔۔

دروازہ کھولا تو میکال اندر ا کے کیا دیکھتا۔۔۔ وہ چاروں بچوں کی طرح لڑ رہے تھے
اور ہنس رہے تھے۔۔۔

وہ چلا چلا کر بولا میری شادی ہے کچھ تو رحم کھا لو۔۔۔ جلدی تیار ہو جاو تا کے
وقت پر بارات لے جائے۔۔۔

پر وہ اسکو ہاں کہہ کر ٹال دیتے۔۔۔

ارے جلدی کرو۔۔۔ تا ئم ہو گیا ہے جانے کا۔۔۔

وہ چلا چلا کر تھک گیا۔۔۔

جب وہ نعمان کی طرف منہ کرنے لگا۔۔۔ ٹھا کر کے نعمان کا نشانا اسکے منہ میں

لگا۔۔۔ وہ غصے سے آگ بھگولا ہو گیا۔۔۔

باقی تینوں لڑکے اس پر ہنسنے لگے تو وہ اور تپ گیا۔۔۔

میسکی تجھے تکیا مارا۔۔۔ مار دے اس بے غیرت گلینز آدمی کو۔۔۔

اذان نے نعمان کی طرف تیلی پھنک دی تھی۔۔۔ اور میکال کی آگ اس پر برس
پر ہی۔۔۔

میکال نے نعمان کے بال کھینچ کھینچ کر اسکو گھوسے مارے۔۔۔

اذان تجھے اللہ پوچھے اللہ کرے تیری شادی ناہونا پاک انسان۔۔۔

نعمان مار کھاتے کھاتے ہوئے بولا۔۔۔

میسکی اور مار اس کو۔۔۔ مجھے بددعا دے رہا۔۔۔

اذان نے میکال کو اڈر دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میکال اذان پر تپک پڑا۔۔۔ مجھے پتا ہے ساری آگ تیری لگائی ہوگی تو نے کچھ کیا
ہوگا۔۔۔

ایک گھوسا دوسرا گھوسا۔۔۔

میکال کا بس نہیں چل رہا تھا آج اسکا قتل کر دیتا۔۔۔

نعمان نے بھی خوشی منائی اور جلدی سے میکال کو کہا ہاں ہاں اس کی لگائی ہوئی آگ ہے۔۔۔ اس نے میرا موبائل گرایا اور ہم دونوں کی لڑائی شروع ہوئی پھر سارا تماشا لگا۔۔۔

ہاں ہاں پتا ہے مجھے یہ ہے ہی واپسیات قسم کا ادا می۔۔۔ ایک نمبر کا شیطان ہے۔۔۔ میکال اسکی گردن دبوچ کر بولا۔۔۔

میکال مار مار کر جب تھک گیا تو۔۔۔ ہاتھ جوڑ کر بولا خدا کو مانو اب جلدی تیار ہو جاؤ پلیز میں تیار ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر لمبی لمبی سانے لیکر چلا گیا۔۔۔

اور وہ چار پھر سے لڑنے لگے۔۔۔
بس۔۔۔ بس۔۔۔

اذان لمبی لمبی سانے لیکر بولا۔۔۔

وہ سب بھی چپ ہو گئے۔۔۔

بھائی اپنا موبائل تو دیکھا کتنا نقصان ہوا ہے جس کی وجہ سے اتنی مار پر ہی ہے۔۔۔ دیکھو تو صحیح جتنا نقصان کیا ہے اتنی مار کھائی ہے یا زیادہ کھالی۔۔۔

اذان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

موبائل تو بیچ گئی تھی شکر ہے اسکو ایک اسکرپچ بھی نہیں آیا۔۔۔

اور چل بھی رہی تھی۔۔۔ نعمان سادگی سے بتانے لگا۔۔۔

اذان نے اسکو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔۔۔ پھر شہریار کو اور پھر جنید کو۔ دیکھا۔۔۔

تینوں تپ گئے اور ساتھ اسکو مارنے کے لیے دور ہے۔۔۔ پر نعمان ان سے پہلے

ہی باتھ روم میں جا کر چھپ گیا۔۔۔

نکل رہے تو نے اتنا شور دلوایا۔۔۔ جب کے تیری موبائل کو کچھ ہوتا تک نہیں

تھا۔۔۔

اذان چبا چبا کر بولا۔۔۔

یار معاف کر دو غلطی ہو گئی۔۔۔ نعمان رونے والی آواز میں بولا۔۔۔

ایسے کیسے بہے۔۔ نکال آج تیرا فالدہ بنائے گے۔۔ شہر یار بھی تپ کر بولا۔۔

بہت دیر بعد بھی جب وہ نہیں نکالا تو شہر یار اور اذان نے سوچا اب ایک ہی طریقہ ہے اسکو نکالنے کا۔۔

نعمان یار نکال آ۔۔۔ اذان نے پیار سے ہاتھ روم کے دروازہ کھٹکتا کر کہا۔۔

پہلے قسم کھاؤ کچھ نہیں کرو گے۔۔ نعمان ڈر کے بولا۔۔

نہیں بابا نہیں کرے گے اجا و دیر ہو رہی۔۔ اذان نے شہر یار کو آنکھ ماری۔۔

ہاں میرے بھائی جلدی کر بات بھی لیکر جانی ہے دیر ہو جائے گی۔۔ شہر یار

غصہ ضبط کر کے پیار سے بولا۔۔

پکا وعدہ کرو۔۔ نعمان نے پھر سے یقین چاہا۔۔

اذان کو ایسا غصہ آیا۔۔ ابھی کچا چبا جاتا۔۔ پر شہر یار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر اسکو ٹھنڈا کیا۔۔

ہاں بھائی اجا۔۔ شہر یار پیار سے بولا۔۔

او کے۔۔ وہ دروازہ کھول کر ڈرتے ہوئے آہستہ آہستہ باہر آنے لگا۔۔

ارے ڈر مت یار۔۔ کوئی بات نہیں ہوتا رہتا ہے۔۔ شہر یار نے اس کے گلے میں

ہاتھ ڈال کر پیار سے کہا۔۔ تو نعمان مسکرایا۔۔

تینوں نے مل کر جم کے اس کی پٹائی لگئی۔۔

خامخا ہمارا وقت زیا کیا۔۔ فضول ادی۔۔

اذان انکو بیچھ چھوڑ کر خود ہاتھ روم بھاگ گیا نہانے کے لیے پیچھے سے وہ سب

چلاتے رہ گئے۔۔ پر کچھ کر نہیں سکے۔۔

ایک ایک کر کے سب ناہادو کر تیار ہونے لگے۔۔

ابھی لڑنے مرنے میں لگے ہوئے تھے شیشے پر ایک دوسرے کو دھکا بوجی کرنے

لگے۔۔

میکال اندر آیا تو وہ ان کو دیکھ کر چلایا۔۔ انہی بھائیوں تم لوگ کیا کر رہے ہو

جلدی جلدی کرو۔۔

ہو تو رہے ہے۔۔۔ مر کیوں رہا ہے۔۔۔ اذان باڈی اسپرے لگا کر بولا۔۔۔
چلو بھائی ہم تو چلے۔۔۔

نعمان اور جنید تیار ہو کر دولہن والوں کی طرف جانے لگے۔۔

ابھے اومیکال اور شہریار کے سالوں اگر ہمارا اچھا استقبال ناکیاناتو جان لو کیا
کرو گا۔۔۔

اذان ان دونوں کو دھمکی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ روب اپنے سالوں پر چلانا۔۔ اگر شادی ہو جائے۔۔

جنید اور نعمان کہہ کر ایسے بھاگے۔۔ جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔۔۔

اذان دانت پیستارہ گیا اور شہریار اور میکال نے قہقہہ لگا کر اسکے زخموں پر اور نمک
چھڑکا۔۔۔

اچھا چلو اب جلدی کرو۔۔ میکال نے انکی مدد شروع کر دی۔۔۔ دولہا وہ تھا تیار

ہونے میں اسکو مدد کی ضرورت تھی پر یہاں الٹا حساب چل رہا تھا۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

بارات آگئی بارات آگئی۔۔۔ پریشا کھڑکی سے دیکھ کر چلائی۔۔۔

وانیزا شرمہ کے سر نیچے کر گئی باقی سب لڑکیاں پریشا کے ساتھ دیکھنے لگی۔۔۔

میکال گاڑی سے اتر اٹھا۔۔۔ اور سارے باراتی اسکے آگے ناچ رہے تھے۔۔۔

ہائے کتنا مزہ آتا ہے نا بارات لیکر آنے میں بندہ خوب نچتا ہے۔۔۔

پریشا حسرت سے بولی۔۔۔

اچانک اسکی نظر شہریار پر پڑ ہی۔۔۔ گولڈن کرتا پجامہ میں ملبوس اسکا دولہا نچتا

ہوا آ رہا تھا۔۔۔ اتنا خوش لگ رہا تھا پریشا اسکو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پھر اپنی پرس سے موبائل نکال کر اسکی ویڈیو بنائی۔۔۔ اور سنو کر کے نیچے

بھاگی۔۔۔

چلو لڑکیوں لڑکے والوں کا استقبال بھی تو کرنا ہے وہ شرارت سے بولی۔۔۔

تو سب لڑکیاں اسکے پیچھے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

وہ گیٹ پر پھولوں سے بھری پلیٹ لیکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

بارات ناچ ناچ کر آگے آنے لگی۔۔

سب لڑکیوں نے ان پر خوب پھولوں کی برسات کی۔۔۔

جب دروازے سے وہ اندر آنے لگے۔۔۔ پریشا سامنے آکر رک گئی۔۔۔

اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔ ذرا صبر کر لے۔۔۔ پریشا میکال کو دیکھ کر بولی۔۔۔

شہریار اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔ ریڈ کلر کے شرارے میں خوبصورت سامیک اپ کروا

کر بالوں کو رول کروا کے ایک طرف رکھے وہ آسمان سے اتری شہزادی لگ رہی

تھی۔۔۔ وہ اسکو دیکھ کر مسکرایا تو پریشا نے اپنی آنکھیں شرم سے موڑ لی۔۔۔

لوجی بارات آئی نہیں بیکھاری پہلے ہی تپک پر ہے۔۔۔

حفصہ تنز کر کے زور سے چلائی تو سب دولہے والوں نے زور سے ہوٹنگ شروع

کردی۔۔۔

ارے یہی ثابت ہو جائے گا۔۔۔ کون بیکھاری ہے چلو جلدی سے نکالو نیک۔۔۔

سوہانے بھی چلا کر کہا تو سب نے ہو ٹنگ کی۔۔۔

پریشانے اپنے ہاتھ میکال کے آگے کیے۔۔۔

چلیں دیور جی۔۔۔

نکلے پچاس ہزار۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

بھا بھی کیا ہو گیا۔۔۔ پچاس ہزار۔۔۔ اتنے پیسے؟؟

میکال حیرت سے بولا۔۔۔

ارے بس صرف پچاس ہزار چاہیے نایے تو ہم ہر روز غریبوں میں بناٹ دیتے

ہے۔۔۔

اذان فخر سے بولا۔۔۔

میکال نے اذان کے پیٹ میں کوئی ماری۔۔۔

کینے لمبی لمبی ناچھوڑ۔۔۔

سسس۔۔۔ آہستہ مارا کر ظالم۔۔۔ اذان درد سے چلا کر بولا۔۔۔

تو چلو آج بھی نکالو پچاس ہزار۔۔۔

پریشا بولی۔۔۔

پہلے یہ بتاؤ پچاس ہزار میں زیر و کتنے ہوتے ہیں۔۔۔

اذان بات کو گھمانے لگا۔۔

ارے اب اتنا ٹائم زیامت کرو۔۔۔ ڈر گئے کیا۔۔۔ نعمان چلا کر بولا۔۔۔

ابہ تیری تو میں۔۔۔ اذان اسکو ڈرانے کے لیے آگے برہا۔۔۔ شہریار نے اسکو ہاتھ

دیکر روک دیا۔۔۔

اچھا چلو میکال دے دو بچیوں کو۔۔۔ میکال کی ماما نے میکال کے کندھے پر ہاتھ

رکھ کر کہا۔۔۔

اوکے ماما۔۔۔ وہ فرمانبردار سے بولا۔۔۔ اور اپنی جیب سے پیسے نکالنے لگا۔۔۔

چلو بھائی راستا دو ہم جائے گے وہ سب لڑکی والوں کو دھکا دے کر جانے لگے۔۔۔ پروہ بھی کم نہیں تھے انکو روک دیا۔۔۔

بہت دیر بھس کے بعد انکو پچاس ہزار آخر کار مل گئے اور دولہے والوں کو اندر جانے کی اجازت۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

دلہن کا نکاح پڑوا دیا تھا سب اسکو مبارک باد دے رہی تھی۔۔۔

اور اب دولہے کے پاس آرہے تھے۔۔۔

دیکھ میکاں ابھی بھی وقت ہے بھاگ جا۔۔۔

اذان اسکے کان میں بولا۔۔۔

چپ کر بے۔۔۔ کتنی مشکلوں سے بے دن دیکھنا نصیب ہونا ہے اور تو ہے

کے۔۔۔ میکاں تپ کر بولا۔۔۔

شہر یار نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔

انہے دیکھ شروع شروع میں سب اچھا لگتا ہے بعد میں دیکھنا زندگی برباد ہوتی ہے۔۔ ہر چیز بیوی کے کہنے پر کرنی پڑتی ہے اس لیے سوچ لے۔۔ وہ شرارت سے اسکو چھیڑ رہا تھا۔۔ اور میکال اس پر غصہ کہا رہا تھا۔۔

نکاح ہو جانے کے بعد سب میکال کو مبارکباد دینے لگے۔۔ دولہن کو بھی اسٹیج پر بیٹھایا گیا۔۔ سب نے فوٹو گرافی کرائی اور دولہا دولہن کو وشرز دینے لگے۔۔۔ پریشا جنید، نعمان اور سوہا کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

تم لوگوں کے لیے سر پرائیز ہے۔۔

وہ تینوں خوشی سے بولے کیا۔۔۔

سامنے دیکھو پریشا نے اشارہ کیا۔۔۔

ان تینوں کے منہ کھل گئے۔۔ سوہا کا شوہر اور جنید اور نعمان کی منگیتر بھی آئی تھی۔۔۔۔

تم نے انکو کب بلوایا اور اماں ابا کو کیسے منالیا کے یہ یہاں اجائے۔۔۔۔۔ جنید
نے آنکھیں پھاڑ کر خوشی سے پوچھا۔۔۔

بس دیکھ لو میں نے منع لیا انکو اور آج صبح ہی ان سب کو بلوالیا۔۔ پریشا جھوٹ
کے کلر اچاکنے لگی۔۔

...Thank you sherni

نعمان خوشی سے بولا۔۔۔

اچھا اچھا بس بس تم لوگ بات کرو میں۔ آتی ہو۔۔۔۔۔

پریشا شہریار کے سامنے جا کر رک گئی۔۔۔ شہریار نظر بھر کے اسکو دیکھا اور

بولا۔۔۔۔۔ اج میری دو لہن تو سب سے خوبصورت لگ رہی۔۔۔۔۔

شہریار کہہ کر آنکھیں جھکا گیا۔۔۔

جس کے لیے تیار ہوئی ہو وہ کیوں اپنی نظریں ہٹا رہا ہے پریشا بھی دھیرے سے

بولی۔۔۔

کہی میری نظر ناگ جائے۔۔۔ شہریار نے پیار سے کہا۔۔۔

ناممکن۔۔۔ آپکی نظر نہیں لگ سکتی مجھے۔۔۔ تاڑو۔۔۔ پریشا شرات سے بولی۔۔۔
شہریار نے قہقہہ لگایا۔۔۔

ویسے کتنا تارتے ہے اپ میری توبہ انٹری کے وقت ایک دفعہ بھی آنکھ نہیں
نکالی اپنے۔۔۔ کیا کہے گے لوگ۔۔۔۔۔ پریشا بظاہر خفگی سے پر اندر سے خوش
ہو کر بولی۔۔۔

کہو تو دوسری لڑکیوں کو تاڑ لو۔۔۔ شہریار نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔
پریشا نے اپنی بلی جیسی تیز آنکھیں اسکو دیکھائی۔۔۔ اور بولی تو آپکی آنکھیں نکال
دونگی مسٹر شہریار۔۔۔ یہ آنکھیں صرف مجھے دیکھنے کے لیے ہے سن لے۔۔۔
پریشا پہلے غصہ سے بولی پھر پیار سے کہا۔۔۔

پر لوگ کیا کہے گے بیوی کو تاڑ رہا ہے۔۔۔

شہریار اپ بھی نا۔۔۔ وہ دونوں مسکرا دیے۔۔۔

حفصہ مان جاونا۔۔ دیکھو۔۔ ثانیہ کو میرے جتنی ہے اسکا بچا بھی ہو گیا۔۔
شیری بھی میرے جتنا ہے وہ بھی خوش ہے اور میکال بھی آج شادی شدہ
ہو گیا۔۔ باقی میں ہی اکیلا رہ گیا۔۔ 26 سال عمر ہو گئی ہے آخر کب تک انتظار
کرو انو گی۔۔

اذان رونی شکل بنا کر سامنے کھری حفصہ کو بولا۔۔

بھیج دینا اپنی امی ابو کو۔۔ حفصہ شرما کر بولی۔۔

کہاں بھیج دو۔۔ اذان نا سمجھی سے بولا۔۔

اف بدو ہو۔۔ میرے گھر رشتے کے لیے۔۔

حفصہ اس کے سر پر آہستہ سے تھپڑ مار کر بولی۔۔

سچ کہہ رہی ہو مجھے تو یقین نہیں آرہا ہے۔۔

اذان اپنے سر پر ہاتھ رکھ کے بولا۔۔

میں سب کو ایک دم جھٹکا لگا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔
سب کو ایک دم جھٹکا لگا۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔
حفصہ مان گئی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

انہی یار اب رخصتی کروا بھی دو اور کتنی دیر بیٹھنا پڑے گا۔۔۔

میکال بے چینی سے بولا۔۔۔

صبر کر بھائی صبر کر۔۔۔ شہر یار نے شرارت سے اسکی کندھے پر تھپکی مار کر
کہا۔۔۔

اور کتنا کرو۔۔۔

وہ سب جان بوجھ کر رخصتی میں دیر کروا رہے تھے۔۔۔

جب میkal کا صبر برداشت سے باہر ہو گیا تو اس کے دوستوں نے جلدی رخصتی
کردی۔۔۔

اذان میkal کے گلے لگ کر رونے لگا بھائی آج تجھے رخصت کر دیا۔۔ اپنے گھر
میں خوش و آباد رہنا۔۔ بیوی کو شکایت کا موقع نادینا۔۔ اس کے سارے کام
اپنے ہاتھوں سے کرنا۔۔

سب نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا پر میkal نے ٹیڑی نظریں کر کے شہریار کو
دیکھا۔۔۔

بھائی صحیح کہہ رہا ہے بیوی کو شکایت کا موقع نادینا کہی گھر سے لات مار کرنا
پھنک دے۔۔۔

شہریار قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔

کمینو دیکھ لونگا۔۔۔ تم دونوں کو۔۔۔

میkal اپنی آنکھیں دیکھا کر بولا۔۔ اور وہ دونوں خوب اسکی کھچائی کرنے لگے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

گھر پہنچ کر بھی میکال اور وانیزا کی رات کے چار بجے تک رسے کرنے لگا جان
بوجھ کر کوئی نا کوئی رسم لے اتے۔۔۔

میکال بار بار پوچھتا یہ آخری رسم سے نا وہ ہر بار یہی کہتے ہاں آخری ہے۔۔۔

میکال کے اپنے دوست اسکی بری حالت کر رہے تھے۔۔۔

آخر کار وانیزا کو کمرے میں بیٹھا دیا تو وہ بھی جانے لگا۔۔۔ جیسے ہی کمرے

گیا۔۔۔ سامنے شہریار اور اذان بیڈ پر بیٹھے تھے۔۔۔

اگیا بھائی۔۔۔ اچ ہم یہی سو جائے گے۔۔۔

اذان بیشر مون کی طرح بولا۔۔۔

ابے پورا گھر خالی ہے تجھے جاتے جاتے یہی جگامی تھی۔۔۔ نکل جا۔۔۔ اور شیر

تو کیوں آیا ہے چل نا بھائی جا جلدی سے۔۔۔

نہیں بھائی ایسے کیسے۔۔۔ وہ دھکے دے کر انکو نکالنے لگا۔۔۔ کے دروازے پر پریشا

اور باقی سب بھی آگئے اور آکر بیڈ پر ڈھیر اجمائے بیٹھ گئے۔۔۔

اب کیا ہے یار۔۔ میکال چڑھ کر بولا۔۔

وہ دیور جی بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔ دلہن کا چہرہ دیکھنے سے پہلے سب بہنوں کو نیک دیا جاتا ہے۔۔ اور بھائیوں کو بھی۔۔۔ پریشا بول رہی تھی تو اذان نے بیچھ میں کہا۔۔

جی تو نکالے نیک پھر ہم چلے جائے گے۔۔

میکال نے اپنی جیب میں سے پچاس ہزار نکالے اور انکے ہاتھ میں رکھ دیے۔۔

ساری جیب کھالی ہو گئی ہے اب تو جان بخش دو۔۔

وہ سب قہقہہ لگا کر نکل گئے۔۔۔ پریشا و انیزا کے گلے لگ کر نکل گئی۔۔

شہر یار اسکے پیچھے جانے لگا۔۔

تیری بیوی واقعی چڑیل ہے۔۔ میکال ہنس کر بولا۔۔

شرم کر بے بھابھی وہ تیری۔۔

شہر یار شرارت سے بولا۔۔۔ اور وہ دونوں گلے لگ گئے۔۔

بے صبرے انسان۔۔۔ شہریار اسکے کان میں بولا تو دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

سب پریشا کے پیچھے پیچھے گھوم رہے تھے میرا حصہ دو میرا حصہ دو۔۔۔۔۔ شہریار
اسکو مسکراتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ پھر سے وہی نٹ کھٹ سی پریشا ہو گئی تھی جو ہر
وقت خوش رہتی تھی۔۔۔ وہ آج اسکو دیکھ کر بہت خوش تھا۔۔۔

* ختم شد *

